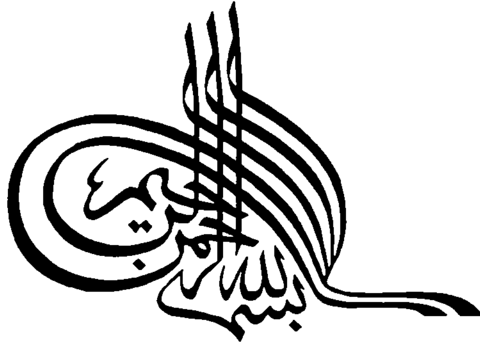
ابھی ہم تمہارے ہیں

الماس شبی



میرے خدا......!اب معجزے کیوں نہیں ہوتے میں اس ایجاد کے دور میں معجزے کی منتظر ہوں۔ عرصہ دراز سے سوچتی ہوں ایک رات سوکر اٹھوں گی تو معجزہ رونما ہو چکا ہوگا۔ کبھی سوچتی ہوں کہ پلک جھپکوں گی اور معجزہ ہو چکا ہوگا۔ کبھی کبھی تو لگتا ہے کہ ایک آندھی آئے گی ایک طوفان آئے گا اور معجزہ ہو جائے گا۔ میرے رب...... میں عبادت میں ہوں۔ انتظار بھی تو اک عبادت ہے۔ میں انتظار میں ہوں تیرے انتظار میں معجزے کے انتظار میں اور یہ دھڑکا بھی ہے کہ یہ معجزہ کبھی نہیں ہوگا۔ میں اس معجزے کی آخری سانس تک منتظر ہی رہوں گی۔ لیکن نہیں...... میرے خدا...... کوئی معجزہ دکھا۔ کوئی معجزہ دکھا۔

(پیش لفظ سے اقتباس)



ابھی ہم تمہارے ہیں

جہاں ہاتھ بھی نہ سُجھائی دے
وہ وہاں بھی مجھ کو دکھائی دے

وہ جو لامکاں کا مقیم ہے
مجھے دھڑکنوں میں سُنائی دے

الماس شبی

ضابطہ

کتاب کا نام	:	ابھی ہم تمہارے ہیں (مکالمے)
مصنف	:	الماس شبی
اشاعت اول	:	1997ء
اشاعت دوم:	:	2012ء
تعداد	:	1000
کمپوزنگ	:	گرافکس وژن 0343-3082591
قیمت	:	300 روپے، 20 ڈالر، 15 پاؤنڈ، 40 درہم
پرنٹر	:	کینوس کمیونی کیشن۔ کراچی 0300-2175990
تقسیم کار	:	ویلکم بک پورٹ۔ اردو بازار کراچی۔

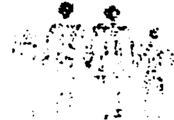
ناشر

شبی پبلشنگ نیٹ ورک

کراچی۔ پاکستان

+92 307 2257826

زیراہتمام



SHABI FOUNDATION

ابھی دلوں میں کدورتیں ہیں
ابھی ہماری ضرورتیں ہیں
ابھی یہ دل زنگ شدہ ہیں لیکن
یہ کھل ہی جائیں گے ہم پہ اک دن
مگر ذرا دیر تو لگے گی
جگے گی محبت ضرور جگے گی
مگر ذرا دیر تو لگے گی

انتساب

اپنے شہرِ خموشاں کے نام

بے بے (نواب بی بی) جو واقعی عورت کی عظمت اور بہادری کی مثال تھیں۔

ابا جی (رحمت علی) جو صحیح معنوں میں آئیڈیل تھے، میں اگر آج کچھ ہوں تو ان کی خاموش حمایت کی وجہ سے ہوں۔

ماں جی جب تک زندہ رہیں ہمیں تتی ہوا نہ چھو سکی اتنا کچھ ہونے کے باوجود میں اگر آج اوقات میں ہوں تو یہ اُن کی ڈانٹ ڈپٹ کا نتیجہ ہے

لالہ (اشرف علی) خوبصورت انسان لیکن جن کا لالوں والا ڈر آج بھی دل میں ہے۔

جاوید بھائی...... بہت ہی سادہ معصوم اور بے ضرر انسان تھے۔

ندیم بھائی...... بہت ہی پیارا انسان جس کی بیماری نے ہم بہن بھائیوں کو محبت کی لڑی میں پرو دیا تھا۔

بھابھی کوثر...... جس نے واقعی بڑے لاڈ اور ناز اُٹھائے۔

بہنوئی (ریاض بٹ) محبت والا انسان جسے یہ کتاب بہت پسند تھی۔

میرے مالک اب اور نہ آزمانا اعصاب شَل ہو چکے ہیں۔

اپنی بات

دینے کی عادت اتنی ہوگئی ہے کہ لیتے ہوئے عجیب سا لگ رہا ہے۔ رات سے اپنا حصہ دن سے اپنا حق دکھ سے اپنی جائیداد اور سکھ سے اپنی جاگیر یہی سوچ سوچ کے پریشان ہوئے جا رہی ہوں کہ رکھوں گی کہاں ۔ دل کے اوطاق میں وہاں تو چراغ ہی چراغ جل رہے ہیں۔ آنکھوں کی دہلیز پہ وہاں تو پانی ہی پانی ہے تو کہاں ۔ میں نے اتنی ساری جگہیں بنا رکھی ہیں لیکن اصل میں میری جگہ کوئی نہیں کیوں ۔

میں کون ہوں کیا ہوں کیسی ہوں کیوں ہوں۔ مجھے اس کا جواب چاہئے اللہ میاں پہلے زندگی کے بارے میں اتنی بے یقینی نہیں ہوا کرتی تھی جتنی کہ اب ہے۔ زندگی میں کبھی دیکھے ہوئے خواب پورے نہیں ہوتے۔ سوچی ہوئی باتیں کبھی نہیں ہوتیں اس لئے سوچتی ہوں کہ کبھی ''کل'' کے بارے میں سوچ کر اپنا ''آج'' خراب نہیں کرنا چاہئے اور جو ہوگا دیکھا جائے گا کا نعرہ لگانا چاہئے اور جو ہو اسے دیکھتے اور قبول کرتے چلے جانا چاہئے۔ ورنہ تو زندگی بہت مشکل ہے۔ زندگی نے دکھ دینا ہو تو کدھر کدھر سے ہو کر آ جاتی ہے۔ نہ زندہ رہتی ہے نہ زندہ رہنے دیتی ہے۔ نہ محبت کرتی ہے نہ محبت کرنے دیتی ہے۔

ویسے نقصان دکھ تکلیفیں اور اذیتیں دینے کیلئے نفرتیں ضروری نہیں ہوتیں۔ بعض دفعہ تو یہ کام محبتیں ہی کر لیا کرتی ہیں۔ ناسمجھ نادان پاگل محبتیں محبت انسان کو کتنا خوبصورت بنا دیتی ہے۔ ہمیں اس کا احساس ہی نہیں ہے۔ ورنہ کبھی بھی کوئی نفرتوں اور کدورتوں سے اپنے چہرے کو مسخ نہ کرے۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہمیں اپنی بدصورتی کا احساس ہی نہیں ہوتا ۔ !

یہ نہیں کہ میں اپنی بیوقوفیوں اور پاگل پن سے واقف نہیں ہوں۔لیکن سوچتی ہوں کہ اگر کوئی یہ سوچ کر خوش ہوجاتا ہے کہ ہم نے اس پاگل لڑکی کو بیوقوف بنالیا تو اس میں میرا کیا جاتا ہے خوش ہونے کا حق تو سبھی کو ہے مگر خوش ہونے والے یہ نہیں جانتے کہ اس بیوقوف پگلی دیوانی لڑکی کی رسائی کہاں تک ہے۔ جو بات وہ خود سے چھپاتے ہیں یہ اسے بھی جانتی ہے۔اپنی طرف اُٹھنے والی نظر نظر اور خود سے بات کرنے والوں کی نس نس سے واقف ہوتی ہے۔نہیں کہتی تو کیا...... نہیں جتاتی تو کیا یقین رکھو کہ اس کے اندر کے اندھیرے تمہارے اُجالوں کو شرمندہ کردیں گے کہ وہ اندھیرا بھی رکھتی ہے تو چاند تاروں کو روشنی دینے کیلئے اس کے اندر اگر کانٹا بھی ہے تو پھولوں کی حفاظت کیلئے وہ اگر دکھ بھی سہتی ہے تو کسی کی خوشی کیلئے ...... وہ جانتی ہے کہ کوئی شخص اپنی ضرورت اپنی مصلحت سے زیادہ کسی کو چاہ ہی نہیں سکتا اس لئے اسے نہ کسی سے شکوہ ہے نہ گلہ اور خود سے وہ مطمئن ہے گو کہ اس نے ہر شخص سے کچھ نہ کچھ ضرور سیکھا ہے۔وہ بھی انہیں سکھا سکتی ہے تمام بدلے چکا سکتی ہے مگر ایسا کرنے کو دل ہی نہیں مانتا۔واہ رے! دل...... جب مجھ میں آگ بھڑکتی ہے تو بارشیں برسا دیتا ہے عجب حوصلے دیتا ہے کہ میں روتے روتے بے اختیار ہنس پڑتی ہوں۔اپنی ہی سادگی اور شاید بیوقوفی پر لیکن میں ڈرتی ہوں اور تُو بھی ڈر اس دن سے جب میں ''دلداری'' چھوڑ کے ''دنیاداری'' پہ اُتر آئی۔جو کچھ دنیا نے مجھے دیا ہے لوٹانے پہ آ گئی جو کچھ دنیا کو میں نے دیا چھیننے پہ آ گئی۔یادرکھنا۔

بننے میں صدیاں لگتی ہیں اور ٹوٹنے میں پل۔شاید جھوٹ کے بغیر دنیا کے کاروبار نہیں چل سکتے۔اس لئے دنیا میں جھوٹ وافر مقدار میں بولا جاتا ہے۔میں یہ نہیں کہتی کہ جھوٹ نہ بولو بعض دفعہ تو جھوٹ سچ سے زیادہ ضروری ہوتا ہے۔لیکن میں یہ کہتی ہوں کہ جھوٹ ان سے بولا جائے۔جن میں سچ سہنے کی ہمت نہیں۔مجھ میں سچ سہنے کا بہت حوصلہ ہے۔شاید دنیا میں سب سے زیادہ تو پھر کوئی مجھ سے جھوٹ کیوں بولے۔میں اس کا حق کسی کو نہیں دیتی کہ اس

طرح میرے خلوص کی بے حرمتی کرے۔میری دعا ہے کہ...... میری دعائیں بھی عجیب اور پیچیدہ ہوتی ہیں مجھے خود سمجھ میں نہیں آتیں شاید اس لئے رب سوہنا انہیں پورا کرتے کرتے ادھورا چھوڑ دیتا ہے۔اس قدر ادھوراپن کہ پرانے زخم بھرتے ہی نہیں اور نئے زخم لگ جاتے ہیں۔جب ان کی کوئی حد نظر نہیں آتی تو میرا بھی حد سے گزر جانے کو دل چاہتا ہے۔شاید میں خود سے بچھڑ گئی ہوں۔بچپن کے ایک میلے میں جسے میں اب تک تلاش نہیں کرسکی۔عجیب دربدری ہے اور جانے کب تک رہے گی۔میں ڈرتی ہوں خوشی کی آہٹ سے بھی ڈرتی ہوں اور شاید ڈرنا بھی چاہئے اور بھولنا نہیں چاہئے کہ...... خوشی کے دل تک آنے میں کتنے اندھیرے آتے ہیں کتنے آنسو آنکھوں کی دہلیز پہ آ کھڑے ہوتے ہیں اور پھر...... پانی کا بہاؤ تیز ہو تو بند ٹوٹنے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے۔ویسے بھی انسان جب اندر سے کمزور پڑ جائے تو اسے احتیاط کا دامن نہیں چھوڑنا چاہئے۔ہمارے دکھ کتنے آگے بڑھتے ہوئے ہیں اور ہم کتنے پیچھے ہیں۔کبھی کبھی اسکا شدید احساس ہوتا ہے۔واہ ری قسمت......! لوگوں کے راستے میں کانٹے آتے ہیں اور میرے کانٹوں میں راستے ہیں۔کیا کیا جائے کچھ سمجھ نہیں آتی۔تقدیر کی سنگلاخ چٹانوں کو عبور کرنے کی کوشش کرتی ہوں تو خود ہی اپنے قدموں میں آ گرتی ہوں۔زنجیروں کو توڑنا چاہتی ہو تو خود ٹوٹ کے بکھر جاتی ہوں۔

مگر ''اے زندگی''...... آ...... دیکھتے ہیں کہ تجھ میں دکھ دینے کی طاقت زیادہ ہے یا مجھ میں دکھ سہنے کی ہمت زیادہ ہے۔مگر اک بار مجھے بتادے تو نے کب تک مجھے آزمانا ہے۔جو سچ سن سکے تو سن میں تھک گئی ہوں۔

ایک ایک کرکے پھول جمع کرتی ہوں اور خوشبو کا گلدستہ بناتی ہوں اور ایک لمحے میں سارے بکھر جاتے ہیں۔میں حیران تکتی رہ جاتی ہوں اور پھر اپنی عقل فہمیوں گویا خوش فہمیوں پر ہنس پڑتی ہوں۔اور کر بھی کیا سکتی ہوں۔اور شاید کہ کچھ اور کرنا بھی نہیں چاہئے۔انہیں پھر سے چنتی ہوں اکٹھا کرکے ہاتھ میں لے لیتی ہوں۔لیکن جو پتیاں اور ٹہنیاں پھولوں سے جدا

ہو چکی ہیں ان کو ان کی جگہ پہ لانا میرے لئے ممکن نہیں ہوتا۔ اس کا بہت دکھ ہوتا ہے۔ یہی دکھ دینے والے ہمارے سکون کی ضمانت ہوتے ہیں۔ پتا ہے کچھ لوگ ہماری زندگی کی ضمانت سی لگتے ہیں۔ وہ لوگ نہیں جو ہم سے محبت کرتے ہیں یا ہمیں اچھا سمجھتے ہیں بلکہ وہ لوگ جو ہمارے لئے دلوں میں نفرتیں لئے کدورتیں لئے پھرتے ہیں موقع بہ موقع ہماری برائیاں کرتے ہیں جنہیں ہماری کوئی خوبی نظر ہی نہیں آتی اور اگر نظر آ بھی جاتی ہے تو انہیں کمال حاصل ہوتا ہے۔ خوبیوں کو خامیاں کرنے میں خوش رہیں۔

سب کہتے ہیں کہ میں بہت جلد گھل مل جاتی ہوں فری ہو جاتی ہوں۔ اس کا مجھے فائدہ بہت ہوتا ہے۔ کہ اگلا بھی جلد فری ہو جاتا ہے اور مجھے فیصلہ کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے کہ مجھے اس کے ساتھ چلنا ہے اسے اپنے ساتھ چلانا ہے یا نہیں۔ اس سے پیچھے رہ جانا ہے یا اس سے آگے نکل جانا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میرے پاس بہت Selective لوگ ہیں۔ وہ مجھے سنبھال کے رکھتے ہیں اور میں انہیں سنبھال کے رکھتی ہوں قیمتی اور نازک کم یاب اور نایاب چیزوں کی طرح۔ میں کسی کے ساتھ کبھی ناانصافی نہیں کرتی اور نہ ہی اپنے ساتھ ہونے دیتی ہوں۔ میں نہ احسان کرنے والوں کو اور نہ احسان فراموشوں کو بھولتی ہوں۔ میں محبت کرنے والوں کو بھولتی نہیں ہوں اور نفرت کرنے والوں کو میں بھول کر بھی یاد نہیں کرتی۔ کیونکہ میں نے آج تک اپنے دل و دماغ کو ہر قسم کی نفرتوں کدورتوں رنجشوں اور ناراضگیوں سے کسی مقدس شے کی طرح مبرا اور پاکیزہ رکھا ہے اور دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ دوسروں کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مجھے دکھ دینے والوں کو کیا ملے گا کم از کم کوئی خوشی تو مل نہیں سکتی میرے ساتھ جو ناانصافی کرتا ہے میں اسے اپنے رب کیلئے معاف کر دیا کرتی ہوں۔ اس یقین کے ساتھ کہ وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ اور ایسا ہوتا ہے ضرور ہوتا ہے یہ اور بات ہے کہ کسی کو احساس ہو یا نہ ہو۔ اصل میں ہم اتنے گناہگار ہوتے ہیں کہ جب ہمیں سزا ملتی ہے تو ہمیں پتا ہی نہیں چلتا کہ

کس بات پہ ہم کو سزا ملی ہے۔ میں تو بس اتنا جانتی ہوں اور اتنا ہی کافی سمجھتی ہوں کہ ہر شخص کی اپنی زبان اور ذہن ہوتا ہے اور وہ اسے جتنا چاہے گندہ اور میلا کرے اور ویسے بھی جس انسان کا جتنا ذہن و عقل ہے وہ اس سے بڑھ کر سوچ ہی نہیں سکتا اس میں اس کا قصور کیا۔

میں کہاں سے چلی ہوں کہاں جانا چاہتی ہوں اور کہاں ہوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آتی۔ میں چراغ جلاتی ہوں تو ہوائیں جلانے نہیں دیتیں۔ میں اندھیرے بننے لگتی ہوں تو تارے ٹمٹمانے لگتے ہیں۔ ویسے مائی ڈیئر اللہ میاں۔ آپس کی بات ہے تو مجھے بتانا جتانا سمجھانا کیا چاہتا ہے۔ آخر بتا ہی دیتا ہے نا کہ تو خدا ہے۔ لیکن تجھے ضرورت کیوں پڑتی ہے تجھے تو ہم نے اپنا سب کچھ مانا ہی ہوا ہے۔ پھر یہ آنکھ مچولی کا کھیل کیوں دیکھ تیری دنیا نے میری آنکھوں پہ اپنی خدائی کی پٹی باندھ کے مجھے ایک گول چکر دے دیا ہے کہ اب ڈھونڈو اور میں ہوں کہ ابھی تک چکر ہی کھا رہی ہوں کبھی کوئی چیز ہاتھ آ جاتی ہے کبھی کوئی ٹٹولتی ہوں جاننا چاہتی ہوں کہ غم ہے یا خوشی دکھ ہے یا سکھ ناکامی ہے یا کامیابی میرا ہاتھ آنکھوں تک پہنچ نہیں پاتا پٹی ہٹانے کو کہ وہ چیز پھر ہاتھ سے نکل جاتی ہے اور مجھے مجبوراً پٹی آنکھوں پہ ہی رہنے دینی پڑتی ہے۔ سوچتی ہوں کیا کروں گی ہٹا کے لیکن کیوں...... کہا جاتا ہے کہ جس چیز کا علاج نہ ہو تو اسے سہنا ہی پڑتا ہے۔ لیکن یہاں تو معاملہ ہی اُلٹا ہے یہاں تو جس کا علاج ہے وہ بھی سہنا ہی پڑتا ہے۔ وہ تو بھلا ہو میرا اپنا کہ مجھ میں منفی چیزوں کو قبول کرنے والے Receptors ہی کم ہیں اور جو ہیں انہیں میں استعمال میں ہی نہیں لاتی۔ جو چیز جتنی استعمال کی جائے اتنی ہی کام آتی ہے۔ لیکن بعض دفعہ زندگی میں اس کا احساس بہت شدت سے ہوتا ہے کہ نہ کرنے والے کام ہو جاتے ہیں اور ہونے والے کام رہ جاتے ہیں۔ انسان زندگی کے ہاتھوں اتنا مجبور کیوں ہے۔ اپنی مرضی سے زندہ رہنے کی خواہش میں اپنی مرضی کے بغیر مر جانا پڑتا ہے۔ یہ سب کیا ہے۔

وہ تو شکر ہے کہ ہم رشتوں کی مضبوط رسیوں زنجیروں سنگلوں سے بندھے ہوئے ہیں اس

لئے بے لگام نہیں ہوتے۔ ورنہ تو جانے کیا کر ڈالیں۔

چیزوں کا گم ہو جانا اور مل جانا بڑا عجیب سا ہے۔ عام طور پر چیزیں کسی ایک سے گم ہو جائیں تو کسی دوسرے کو مل جاتی ہیں۔ لیکن ہر گمی ہوئی چیز کی قسمت میں ایسا ہوتا نہیں۔ بعض اوقات تو یہ جس کے پاس ہوں نہ ان کے پاس رہتی ہے اور نہ کسی دوسرے کو ملتی ہیں۔ ان کی قسمت میں گمنامی ہوتی ہے۔ در بدری ہوتی ہے۔ لوگوں کی ٹھوکریں ہوتی ہیں۔ اس میں چیز کا کیا قصور ایسا کیوں ہوتا ہے۔ دنیا میں اتنی بے ترتیبی اور Unbalancement کیوں ہے۔

کتنی عجیب بات ہے ناجن چہروں کو دیکھنے یا نہ دیکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ آنکھوں سے ٹکراتے پھرتے ہیں اور جنہیں دیکھنے کیلئے آنکھیں مچلتی ہیں ترستی ہیں ان چہروں کو دوسروں کی آنکھیں دیکھتی رہتی ہیں ایسا کیوں۔ میرے رب...... میرے سائیں! میرے پاس بہت سے سوال جمع ہو گئے ہیں۔ آ کبھی بیٹھ کر دنیا کے مسائل پر بات کریں چھوڑ آسمانوں کو فرشتے سنبھال لیں گے۔ انسان یہاں بہت مشکل میں ہے۔

میرے خدا! اب معجزے کیوں نہیں ہوتے میں اس ایجاد کے دور میں معجزے کی منتظر ہوں۔ عرصہ دراز سے سوچتی ہوں ایک رات سو کر اٹھوں گی تو معجزہ رونما ہو چکا ہوگا۔ کبھی سوچتی ہوں کہ پلک جھپکوں گی اور معجزہ ہو چکا ہوگا۔ کبھی کبھی تو لگتا ہے کہ ایک آندھی آئے گی ایک طوفان آئے گا اور معجزہ ہو جائے گا۔ میرے رب..... میں عبادت میں ہوں۔ انتظار بھی تو اک عبادت ہے۔ میں انتظار میں ہوں تیرے انتظار میں معجزے کے انتظار میں اور یہ دھڑکا بھی ہے کہ یہ معجزہ کبھی نہیں ہوگا۔ میں اس معجزے کی آخری سانس تک منتظر ہی رہوں گی۔ لیکن نہیں.... میرے خدا کوئی معجزہ دکھا۔ کوئی معجزہ دکھا۔

الماس شبی

dj.almas.shabi@facebook.com

آپ سے بات

"ابھی ہم تمہارے ہیں" کل پاکستان روٹری اہلِ قلم کانفرنس سے ایوارڈ یافتہ کتاب ہے۔ نیویارک امریکہ کے ٹی وی چینل JUS1 T.V. پر میرے پروگرام Live Show پکار شب میں "ابھی ہم تمہارے ہیں" ایک مقبول ترین سلسلے کے طور پر شامل رہا۔ اس کے بعد Punjradio U.S.A. کے پروگرام بزمِ الماس شبی میں ان مکالموں کی نشریات سامعین کے بے حد اصرار پر تا حال جاری ہے۔

پہلے ایڈیشن کے بعد اس دوسرے ایڈیشن میں بھی آپ کو کوئی تعریفی فلیپ یا مضمون دکھائی نہیں دے گا۔ وجہ صرف یہ ہے کہ لکھنے والوں کو خواہ مخواہ کی زحمت سے بچانا چاہتی تھی اور ہوں۔ جن لوگوں سے مجھے اس کی سند مل چکی ہے وہی بہت ہے اور پھر میرے اپنے دل کی سند ہے اس سے بڑی بھلا کیا ہوگی ویسے بھی کتاب کی سند پڑھنے والا ہوتا ہے جسے کتاب مجبوراً یا مروتاً نہیں پڑھنا پڑتی وہ اپنی مرضی اور خوشی سے کتاب کسی سے لے کر یا خرید کے پڑھتا ہے۔ کتاب پہ کہنے کا حق بھی اسی کو ہوتا ہے سو آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ جو چاہیں وہ کہیں اور لکھیں۔

اس کتاب میں صرف دو کردار ہیں۔ جن میں سے ایک آپ ہیں اور دوسرا جسے آپ خود سے زیادہ چاہتے ہیں گویا دونوں ہی آپ ہیں۔ میری اس کتاب کی زمین پرانی ہے زمین کو بدلا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ وہ ازل سے ایسی ہی ہے اور ابد تک ایسی ہی رہے گی۔ بات ساری اس کی "بنت" کی ہوتی ہے یہی اسے منفرد کرتی ہے اس کتاب کی خوبصورتی اس کی "بنت" ہے۔ چھت فرش دیواریں کھڑکیاں اور دروازے وہی ہیں لیکن ذرا دیکھیں کہ کس جگہ پہ ہیں اور کیسے بنے ہیں۔ یقیناً آپ کو اپنے اپنے لگیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب آپ کو پسند آئے گی۔ کیونکہ یہ وہ لمحے ہیں جو آپ پہ گزر رہے ہیں گزر چکے ہیں یا کہ گزرنے والے ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو آپ کر رہے ہیں کر چکے ہیں یا کرنے والے ہیں۔ آپ کی سوچ میں "لکنت" ہے تو اسے ضرور پڑھیئے آپ کے خیالات

کے ساتھ ساتھ زبان کی لکنت بھی ختم ہو جائے گی میرا دعویٰ ہے۔

بسم اللہ کریئے......لیکن ٹھہریئے......!

پہلے اگر کوئی ضروری کام ہو تو نمٹا لیجئے کیونکہ یہ کتاب آپ نے شروع کر لی تو آپ کو ختم ہونے سے پہلے اُٹھنے نہیں دے گی۔ ہو سکتا ہے آپ کو یہ اتنی اچھی لگے کہ آپ اسے دوبارہ پڑھنا شروع کر دیں۔

الماس شبی
(punjbroadcasting@hotmail.com)

اس کتاب نے بہت سوں کی زندگی بدل دی میری اپنی بھی۔ حیات اور شریکِ ذات کا سفر ابھی ختم نہیں ہوا۔ ''کبھی ہم تمہارے تھے'' کی صورت میں جاری ہے جس کا آپ کی طرح مجھے بھی شدت سے انتظار ہے۔ دعا کیجئے گا ہم ان کرداروں کو جلد ہی چلتے پھرتے، ہنستے بولتے، سُن اور دیکھ سکیں۔

آپ سب کا شکریہ جنہوں نے سراہا پسند کیا اور ساتھ دیا شریکِ ذات تمہارا تو بہت ہی شکریہ۔

الماس شبی

Chapter # 1

بات یہ ہے کہ تم اگر دوست رہو تو میں ساری دنیا سے تمہارے لئے لڑ سکتی ہوں لیکن تم ادھر اُدھر کی بات بیچ میں لاؤ گے تو میں بھی دریا کے اس کنارے جا کھڑی ہوں گی جہاں سے سب سے شدید حملے میرے ہوں گے بچ سکتے ہو تو بچ جانا تنہا لڑ سکتے ہو تو ضرور لڑنا۔

تم اتنی حسین نہیں ہو کہ تمہاری خاطر میں دنیا سے لڑوں جبکہ تم بھی ساتھ نہ دو۔

میں نے یہ دعویٰ کیا ہی کب تھا کہ تم اس کا طعنہ دے رہے ہو۔

پتا نہیں تم کیا چاہتی ہو۔

صرف اور صرف بے لوث بے غرض دوستی۔ جس میں تم مجھے محسوس کر سکو ہر پل ہر جگہ مگر جسے چھو نہ سکو۔

بڑا شوق ہے تمہیں خود کو آزمانے کا۔

نہیں تقدیر بضد ہے مجھے آزمانے کو

یہ خود ساختہ جال ہے اسے توڑ دو۔

یہ تقدیر ساختہ جال ہے ٹوٹ نہیں سکتا۔

کیا کہنا چاہتی ہو۔

تم دوستی پہ راضی بہ رضا کیوں نہیں ہو جاتے۔

دل سے کہہ رہی ہو۔

نہیں...... مجبوری ہے۔

جب تم سچ بول سکتی ہو تو سہہ کیوں نہیں سکتیں۔

میں ایک بڑی خوشی کیلئے چھوٹی چھوٹی خوشیوں کو قربان نہیں کر سکتی وہ بھی ایسی کہ پتا نہیں مجھ تک آتے آتے وہ خوشی خوشی رہے بھی کہ نہیں۔

تم مجھے آزمانا چاہتی ہو۔

نہیں! تمہیں آزمائشوں سے بچانا چاہتی ہوں۔

اتنا خیال ہے تمہیں میرا۔

اس سے بھی زیادہ۔

تو پھر تم مجھے یہ مقدمہ لڑ لینے دو۔

ہار جاؤ گے۔

کسی ایک نے تو ہارنا ہے میں ہی سہی۔

میں تمہیں شکست خوردہ نہیں دیکھنا چاہتی ویسے بھی ایک دوستی ہے مقدمے بازی کے بعد وہ بھی جاتی رہے گی۔

دیکھو میں یہ مقدمہ دنیا سے لڑوں گا تم سے نہیں پھر ہماری دوستی کیوں جاتی رہے گی۔

اس میں بار بار میرا نام آئے گا You Know

خلقتِ شہر تو کہنے کو فسانے مانگے

تم خلقت شہر کو فسانہ دینا چاہتے ہو۔

نہیں ... اس فسانے کو حقیقت کا رنگ دینا چاہتا ہوں۔

چپ ہو گئی ہو یا لا جواب۔

نہیں ..... بے سوال ہو گئی ہوں۔

پھر کیا سوچنے لگی ہو پھر کوئی بہانہ تراش رہی ہو۔

تراش سکتی تو تمہارے ہاتھوں میں اپنا نصیب نہ تراش لیتی۔

تم تو میرے ہاتھ پہ جو اک حرف ہے اسے بھی مٹانا چاہتی ہو۔

یہ حرفِ غلط ہے اس کا مٹنا ہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

تم کون ہوتی ہو میرا اچھا برا سوچنے والی۔

تمہاری دوست۔

کیا میعاد ہے تمہاری دوستی کی۔

تمہاری شادی تک۔

پھر اس کے بعد۔

ایک عورت دوسری عورت کو برداشت ہی نہیں کر سکتی اس کی گھٹی میں ہی نہیں ہوتا۔

اسی لئے تو کہتا ہوں ایک ہو اور......

ادھوری چیزیں کیسی لگتی ہیں تمہیں۔

بات تو مکمل کر لینے دیا کرو۔

Sorry

It's Ok۔ کیا پوچھ رہی تھیں تم۔

ادھوری چیزیں کیسی لگتی ہیں تمہیں۔

میں انہیں مکمل کر دیا کرتا ہوں۔

لیکن میں تو

افوہ تم مان کیوں نہیں لیتیں کہ میں تمہیں

رک کیوں گئے کہو نا........

جب بھی کہوں میں ہی کہوں تم کچھ نہ کہنا۔

میرے ہاتھ لفظ ہی کب آتے ہیں۔

تم لفظوں کو ہاتھ ہی کب لگاتی ہو۔

لفظ نہ ہو گئے گھر کے کام ہو گئے۔

موضوع بدلنے کی کوشش نہ کرو میں نے کچھ کہا ہے۔

کیا فائدہ میرے ہاتھ لگاتے ہی لفظ پتھر ہو جاتے ہیں۔

آؤ ان پتھروں کو جوڑ کر اک گھر بنائیں۔

جس میں کھڑکی دروازہ کوئی نہ ہوتا۔

میں نے گھر کہا ہے تم قبر بنانے چل دیں۔

جھوٹے گھر کو گھر کہیں سچے گھر کو گور۔

تم شاعری اچھی کر لیتی ہو۔

یہ میری شاعری نہیں ہے۔

I know لیکن میں تمہاری شاعری کی بات کر رہا ہوں۔

بس ہو جاتی ہے لیکن مجھے تمہاری نظمیں غزلیں پسند ہیں۔

گویا تمہیں اپنا عکس پسند ہے۔

تم کہنا کیا چاہتے ہو۔

جو تم سمجھنا نہیں چاہتیں۔

اچھا یہ بتاؤ تمہارا ستارہ کیا ہے۔

بات بدلنا تو کوئی تم سے سیکھے۔

میں پوچھ رہی ہوں کہ تمہارا ستارہ کیا ہے۔

ستارہ تو کوئی نہیں آج کل سیارہ ہے۔

کیا مطلب۔

مطلب یہ کہ جو گردش میں رہے وہ ستارہ نہیں سیارہ ہوتا ہے۔

تمہارا مطلب ہے کہ۔۔۔

ہاں میرا مطلب ہے کہ میرا ستارہ گردش میں ہے۔

خدا کرے تمہاری گردش ایام کو

"تم ملو"

بدتمیز

شکریہ

Stupid

ایک ہی مطلب ہے دونوں کا۔ ایک بات پوچھوں سچ سچ بتاؤ گی۔

کوشش کروں گی۔

تم مجھ سے محبت کرتی ہو نا۔

میں تم سے نفرت نہیں کرتی۔

غزل کے لہجے میں بات نہ کیا کرو ٹھیک سے بتاؤ۔

کہا نا میں تم سے نفرت نہیں کرتی۔

اس سے تو بہتر ہے کہ تم نفرت ہی کرتیں۔

میرے خیال میں جو محبت نہیں کر سکتا اسے نفرت کا بھی کوئی حق نہیں۔

تمہارے خیالات تو بہت اچھے ہیں۔

صرف خیالات حالات نہیں۔

☆☆☆

Chapter # 2

کبھی کبھی میرا دل چاہتا ہے کہ وہ جو جگہ بورڈ لگے ہیں نا کہ ''سنگدل محبوب آپ کے قدموں میں'' وہاں چلا جاؤں تا کہ تمہیں مجبور کردوں۔

میں تو پہلے ہی مجبور ہوں تم اور مجبور کروانا چاہتے ہو۔ ویسے تمہیں یہ سوجھی کیا میں تو تمہیں خاصا عقلمند سمجھتی تھی۔

تم بھی کو ''ہوں'' ہی رہنے دو میں مذاق کر رہا تھا۔
تم نے وہ جگجیت چترا کی غزل نہیں سنی

ہر بات گوارہ کرلو گے منت بھی اُتارا کرلو گے
تعویزیں بھی بندھواؤ گے جب عشق تمہیں ہوجائے گا

اور جب اس کا اثر ختم ہوگا تو !

اس کا ذکر انہوں نے غزل میں نہیں کیا۔ ویسے یہ بتاؤ تمہیں میرا خیال نہیں آتا۔

تمہارا ہی خیال تو آتا ہے ورنہ کبھی کبھی تو میرا دل بھی چاہتا ہے کہ اس زندگی سے اک اک لمحہ خوشیوں کا چھینتی چلی جاؤں جو زد میں آتا ہے آنے دوں۔

پتا ہے اپنے حق کیلئے لڑنا پڑتا ہے۔

جانتی ہوں سر تسلیم خم کرنے والوں کے سر قلم کردیئے جاتے ہیں۔

کیا چاہتی ہو تم زندگی سے کبھی کبھی تو تپتی جھلستی دھوپ میں مزے سے بیٹھی رہتی ہو۔ کبھی ٹھنڈی چھایا میں جل اُٹھتی ہو۔

میں خود نہیں جانتی۔ میں کبھی کبھی تلخ حقیقتوں کا زہر بھرا پیالہ ایک گھونٹ میں پی جاتی ہوں اور کبھی کبھی مہرباں ہوتی ہوئی قسمت کو ایک جھٹکے سے خود سے الگ کردیتی ہوں۔

اس کا مطلب ہے کہ تم زندگی کو سمجھ ہی نہیں سکی ہو۔

میں ہی سب کو سمجھتی جاؤں کوئی مجھے نہ سمجھے۔

تم سب کے بارے میں یہ کہہ سکتی ہو میرے بارے میں نہیں۔ میں تمہاری رگ رگ سے

واقف ہوں۔

پھر بھی اقرار کروانا چاہتے ہو میری زبانی سننا چاہتے ہو۔

میں تمہاری اَنا توڑنا چاہتا ہوں۔

تم مجھے توڑ سکتے ہو میری انا کو نہیں۔

تمہیں توڑنے کا مطلب ہے کہ میں خود کو توڑ دوں۔

گویا تم میرا بچاؤ نہیں اپنا بچاؤ کرتے ہو۔

تم مجھے خودغرض کہہ سکتی ہو۔

یہ انا کا دوسرا نام ہے تمہیں خودغرض کہنے کا مطلب ہے کہ میں خود کو بھی خودغرض کہہ رہی ہوں۔

ہم میں بہت ساری چیزیں مشترک ہیں۔

قسمت کے سوا۔

اسے ہم خود لکھ لیں گے۔

فرشتوں کا کام فرشتوں کو اچھا لگتا ہے۔

تو تم بھی انسان بن جاؤ انسانوں سے ماورا کیوں ہونا چاہتی ہو۔

میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی کوئی ایسا کام نہیں کیا کہ ماورا ہو جاؤں۔

بقول تمہارے تم انکار میرے بھلے کیلئے کرتی ہو۔ کبھی اپنا بھلا بھی سوچ لیا کرو۔

کوئی اور بات کرو۔

تمہیں خوف نہیں آتا تنہا رہ جانے سے۔

تم کہنا چاہتے ہو کہ تمہیں کسی اور کے ساتھ دیکھنے سے۔

جو کہہ لو۔

تمہیں خوش دیکھ کر مجھے خوشی ہوگی۔

یہاں میری خوشی کہاں سے آ گئی۔

تم نے ابھی دنیا ہی کتنی دیکھی ہے کہ یہ کہہ رہے ہو۔

تم نے تو جیسے ساری دنیا دیکھ لی ہے۔

ساری تو نہیں مگر تم سے زیادہ دیکھی ہے۔

دیکھنے اور سمجھنے میں بہت فرق ہوتا ہے۔

تم نے کبھی موت کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔

ہاں اکثر... تمہاری صورت میں۔

مذاق نہیں۔

ہاں ایک دفعہ تو بہت قریب سے جب ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا۔ ایسا لگا کہ موت چھو کر گزر گئی ہو۔

میں کسی ایکسیڈنٹ والی یا کسی بیماری میں مرتے مرتے بچنے کو نہیں کہہ رہی۔ میں نے اس کے علاوہ بھی موت کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ اپنے اندر کی لڑکی وہ لمحہ اس سے جنگ کرتے... لیکن وہ کب تک لڑے گی پتا نہیں کہاں وہ تھک جائے ہتھیار ڈال دے ہار جائے۔ بس اسی لئے... !

ہر گھڑی ہر کسی کے اندر کا انسان کسی نہ کسی محاذ پر جہاد کر رہا ہے۔ اپنی بقاء کے لئے لڑو یہاں تک کہ تم جیت جاؤ یہی زندگی ہے۔

مت نام لو میرے سامنے اس کا بہت دکھ دیئے ہیں اس نے مجھے۔

سکھ بھی تو یہی بانٹتی ہے۔

پتا نہیں کہاں بانٹ آتی ہے۔ مجھ تک آتے آتے اس کا دامن خالی کیوں ہو جاتا ہے۔

بہت اُداس ہو آج۔

اُداسیاں تو اندر تک اُتر گئیں ہیں۔ پتا نہیں جس بھی کیسے لیتی ہوں۔

ہنستی رہنا رونے والوں کا ساتھ کوئی نہیں دیتا۔

تم کیوں بیٹھے ہو یہاں۔

مجھے تو لگتا ہے میں تم سے نہیں خود سے باتیں کر رہا ہوں۔ تمہیں دیکھ کے ایسا لگتا ہے کہ میں آئینے میں اپنا عکس دیکھ رہا ہوں۔

اتنی دور سے تمہیں آئینے میں عکس نظر آ جاتا ہے۔

ہاں کیوں نہیں۔

تمہیں خوف نہیں آتا کہ دور سے یہ عکس تمہیں جیسا لگتا ہے قریب آ کر ویسا نہ ہوا تو... !

میں تمہیں کیسے بتاؤں کہ یہی فرق تو جینے کا احساس دلاتا ہے تم مانتی کیوں نہیں۔

کیا......۔

تم شاید ترتیب کو حسن اور زندگی کا نام دیتی ہو جب کہ سارا حسن ساری زندگی تو بے ترتیبی میں ہے۔

"میں نہیں مانتی..."

تم نے کبھی میری کوئی بات نہیں مانی۔

اس کا تو مجھے بھی اقرار ہے اور افسوس بھی ہے۔

کیا آگے بھی کبھی نہیں مانو گی۔

یہ تو حالات پر Depend کرتا ہے اسے چھوڑو کوئی اور بات کرو۔

میں تمہیں کہتا ہوں کہ آؤ حالات ساز گار کریں میرا ساتھ دو میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر دو قدم آگے کرتا ہوں تم چار قدم پیچھے چلی جاتی ہو۔

پیچھے کہاں چلی جاتی ہوں تمہاری اوٹ میں ہو جاتی ہوں۔

کس سے ڈرتی ہو۔

تقدیر کے ستائے ہوئے کس سے ڈرتے ہیں بھلا۔

تم ڈرو نہیں میں خوشیوں سے تمہارا دامن بھر دوں گا۔

مجھے خوشیاں راس نہیں آتیں اور تم مجھے خوشیاں دینا چاہتے ہو۔ یہ کیسی دوستی ہے۔

مجھے غم راس نہیں آتے اور تم مجھے غم دینا چاہتی ہو یہ کہاں کی دوستی ہے۔

باتیں بہت کرنی آتی ہے تمہیں۔

تمہیں بھی تو بہانے بنانا بہت آتے ہیں۔

چلو دونوں کو کچھ نہ کچھ تو آتا ہے۔

☆☆☆

Chapter # 3

سنو کیا دیکھ رہی ہو۔

تمہارے چہرے پر جنگ کے آثار۔

میں نہ صرف دنیا سے بلکہ تم سے بھی تمہارے لئے لڑ رہا ہوں۔ میں کب تک لڑتا رہوں گا۔

تم خود ہی تو کہتے ہو ہر شخص کسی نہ کسی محاذ پر لڑ رہا ہے۔ ویسے بھی تم میری سرحدوں پر حملے کرتے ہو میں اپنا بچاؤ بھی نہ کروں۔ آخر کیا چاہتے ہو تم۔

میں میں فتح کرنا چاہتا ہوں تمہیں۔

شکستہ زمیں ویراں جزیروں کو فتح کر کے کیا کرو گے تم۔

میں انہیں آباد کروں گا۔

باز نہیں آؤ گے تم۔

کبھی نہیں! میں تمہارے لئے لڑوں گا چاہے مجھے تم سے بھی لڑنا کیوں نہ پڑے۔

ایک بات یاد رکھنا۔

مجھے تمہاری کوئی بات نہیں بھولتی تم کہو۔

تم میری حمایت میں کبھی نہ بولنا لڑنا تو دور کی بات ہے۔

کیا کہنا چاہتی ہو۔

حمایتیں مجھے کمزور کر دیتی ہیں۔

تم تپتی دھوپ میں ننگے سر ننگے پاؤں بھاگتی رہو اور میں تمہیں سایہ بھی نہ دوں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔

میں! اصل میں وہ مخالفتیں سہہ نہیں پاؤں گی جو تمہاری اک حمایت سے اُٹھ کھڑی ہوں گی۔

تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ میں تمہارے واہموں خوف اور اندیشوں کے یہ جال توڑنے کے بجائے اپنی پناہیں توڑ دوں۔

لگتا ہے ساری زندگی نہ تم سمجھ پاؤ گے اور نہ میں سمجھا پاؤں گی۔

غلط کہہ رہی ہو تم جان بوجھ کر پہلو تہی کر رہی ہو ورنہ یہ سارا مسئلہ تو سمجھ لینے سے اُٹھ کھڑا ہوا

ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم میری کہی اَن کہی ہر بات کو ایسے ہی سمجھ لیتی ہو جیسے میں تمہاری ہر کہی اَن کہی کو سمجھ لیتا ہوں۔ ورنہ میں اتنا پاگل تو نہیں کہ مسلسل تمہارے انکار پر بھی تمہیں ......

بات ادھوری کیوں چھوڑ دی۔

تم پوری سننا چاہتی ہو۔

ظاہر ہے ادھوری چیزیں ادھوری باتیں کس کو پسند ہوتی ہیں۔

مجھے تمہاری ادھوری چیزیں اور ادھوری باتیں بھی پسند ہیں۔

"بھی پسند ہیں" سے کیا مطلب۔

محترمہ جہاں آپ میں بہت ساری خامیاں ہیں ناں وہاں کچھ خوبیاں بھی ہیں۔

شکریہ

کس کا۔

ایسا سمجھنے والوں کا۔

اور ایسا نہ سمجھنے والوں کا۔

ان کا بھی۔

ان کا بھی کیوں۔

ظاہر ہے میں ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔

بالفرض اگر بگاڑ سکتیں تو......

تو بھی نہ بگاڑتی۔

کیوں۔

ہم جب سنوار نہیں سکتے تو بگاڑنے کا حق بھی نہیں رکھتے۔

بس یہی تمہاری خوبی ہے۔

اور خامی......

اس پر میں نے کبھی غور نہیں کیا۔ لیکن میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ تمہارے اندر کی لڑکی تم سے زیادہ خوبصورت ہے۔

یہ تو میں بھی مانتی ہوں۔

تو تم اسے چھپائے کیوں بیٹھی ہو۔

مجبور ہوں۔

کس سے۔

حالات سے۔

کیوں ...۔

یہ تم "کیوں" بہت پوچھتے ہو۔

چلو "وجہ" بتا دو۔

بات تو ایک ہی ہے نا۔

جیسے میں اور تم ..... !

او گاڈ! تم ہر بات میں مجھے کیوں لے آتے ہو۔

اس لئے کہ میں جہاں ہوں وہاں تم ہی تم ہو۔

تم آگے کیوں نہیں بڑھ جاتے۔

تم ساتھ نہیں دیتیں ورنہ کب کا میں دنیا فتح کر چکا ہوتا۔

کتنی بار بتاؤں۔

کچھ لوگ سفر کے لئے ہوتے نہیں موزوں

اگلا مصرعہ بھی تو کہو

کچھ راستے تنہا نہیں کٹتے اسے کہنا

سنو! میں ایک راستہ ہوں جس پر تم چل تو سکتے ہو قیام نہیں کر سکتے ان راستوں کو تم گھر نہیں بنا سکتے منزل تمہاری کوئی اور ہے۔

میں تمہارے سب اندیشوں اور مفروضوں کو غلط ثابت کر دوں گا۔

کیا پتا اس وقت تک تم رہو یا میں نہ رہوں یا میں رہوں اور تم ...

نہیں کوئی کہیں نہیں جائے گا۔ ہم دونوں یہیں ہوں گے میرے آنگن میں تم خوشیوں کے پھول سجاؤ گی اور تمہارے آنچل کو تارے میں دوں گا۔

دن میں بھی خواب دیکھتے ہو۔

آنکھیں کھول کر دیکھتا ہوں اتنی جرأت ہے مجھ میں۔

زندگی اتنی سہل نہیں ہوتی جتنا تم سمجھتے ہو۔

زندگی اتنی مشکل بھی نہیں ہوتی جتنا تم سمجھتی ہو اور جتنا مشکل اسے بنا رہی ہو۔

جانتے ہو ... مجھے زندگی کے بٹوارے میں کیا ملا۔

بتاؤ میں بھی تو سنوں۔

ایک حصہ خشکی اور تین حصے پانی۔

یعنی آنسو۔

ہوں۔

جانتی ہو ہر انسان کی آنکھوں میں پانی کی ایک امانت رکھوائی جاتی ہے جو اسے لوٹانا ہوتی ہے۔ کیا فرق پڑتا ہے اگر تمہارے پاس ذرا زیادہ امانت رکھوا دی گئی ہے۔

میں اصل میں تھک گئی ہوں۔

تو مت بھاگو اتنا !

میں تقدیر کی جس دلدل میں ہوں بھاگتی نہ رہوں باہر نکلنے کو ہاتھ پاؤں نہ ماروں تو کبھی نکل نہ پاؤں۔ ٹھہر گئی تو دھنستی چلی جاؤں گی۔

تم کیا کرنا چاہتی ہو۔

پتا نہیں۔

میں پوچھنا چاہتا ہوں کوئی منزل ہے تمہاری۔

شاید نہیں! لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ مجھے کوشش کرنے کا بھی کوئی حق نہیں۔

میں نے یہ کب کہا۔

تم بہت کچھ نہ کہہ کر بھی کہہ جاتے ہو۔

مطلب یہ کہ میری کہی ان کہی سب باتوں کو تم سمجھ لیتی ہو مگر انجان بن جاتی ہو۔

مجبوری ہے، کیا کیا جا سکتا ہے۔

ایک تو تمہیں مجبوریاں بہت ہیں۔ کب تک ایسا کرتی رہو گی۔

۔

کچھ خواب ادھورے رہتے ہیں
کچھ زخم کبھی سلتے ہی نہیں

میں سامان کروں گا رفوگری کو۔

تم بھی کانٹے ہی دو گے زخم سینے کو۔

میرے پھول بھی تمہیں کانٹے لگتے ہیں۔

نہیں تمہارے کانٹے بھی پھول ہیں۔

تمہیں پتا ہے کچھ لفظوں کی کچھ باتوں کی کچھ جملوں کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ لیکن بولے جاتے ہیں اور اچھے لگتے ہیں۔ اور شاید ضرورت ہوتی ہے ان جھوٹے سہاروں کی اور کچھ لوگوں کو یہ لفظ بہت اچھے آتے ہیں۔

جیسے تم! لفظوں کا صحیح استعمال کرتے ہو گلے میں جان ڈال دیتے ہو۔

اور بعض لوگوں کو بڑا کمال حاصل ہوتا ہے جان لینے میں۔

تم نے کبھی چاند کو گہناتے دیکھا ہے۔

جو خود گہنائے ہوں وہ چاند گہنائے دیکھ کر کیا کریں گے۔

واہ کیا بات کہی ہے۔ ویسے مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔

ہر وقت ہر کسی سے ہر قسم کی امید رکھنی چاہیے؟
تم مجھ سے کیا امید رکھتی ہو۔

تم کوئی بھی موڑ مڑ سکتے ہو۔ تم کہیں بھی پلٹ سکتے ہو۔ کبھی بھی تم اپنی ان باتوں کو جذباتی وقتی اور ناسمجھی کہہ کر بنا سوری کیے نظروں سے اوجھل ہو سکتے ہو۔ ہزار ہا قسم کی مجبوریاں تمہیں پیچھے ہٹا سکتی ہیں یا بہت آگے لے جا سکتی ہیں۔

میرا دل چاہ رہا ہے تمہاری جان لے لوں۔

لے لو میں تمہیں اپنا خون معاف کرتی ہوں۔

تو لے لوں تمہاری جان۔

ہاتھ پیچھے کرو خبردار میری گردن کی طرف بڑھے۔

مجھے پتا تھا جو دل نہیں دے سکتا وہ جان کیسے دے سکتا ہے۔ کیا سوچنے لگیں۔

اب ایک بات میں کہاں تک دوہراؤں۔

ایک بات یا ایک فلسفہ۔

تلخ حقیقتوں کو لوگ فلسفے کا نام دینے لگتے ہیں۔ جب وہ لفظوں کا روپ دھارنے لگتی ہیں۔

برا لگا تمہیں۔

مجھ میں برداشت کا مادہ بہت ہے۔

Sorry۔

جہاں دوستی ہوتی ہے وہاں سوری کی گنجائش نہیں ہوتی۔ اتنا بھی پتا نہیں تمہیں۔ آئندہ No Sorry no Thanks۔

جناب سوری اور تھینکس وہی کہتا ہے جو احساس نام کی کوئی چیز رکھتا ہو۔ مجھے تو اچھا لگتا ہے تھوڑی سی گنجائش نکل آتی ہے خوبصورت لمحوں کی۔

اچھا بابا تم جیتے میں ہاری۔

Oh Really۔

نہیں میرا مطلب یہ نہیں تھا۔

تھوڑی دیر خوش تو ہو لینے دیا کرو۔

سوری۔

It's all right۔

منہ کیوں بنا لیا ناراض ہو گئے۔

نہیں! فرض کرو میں ابھی تمہارے پاس سے اٹھ کر چلا جاؤں اور کبھی نہ واپس آؤں تو

اک دن ایسا ہی تو ہونا ہے اور ہونا بھی چاہیے میں نے تمہیں دیا ہی کیا ہے۔

خوشی دی ہو یا نہ دی ہو دکھ بہت دیے ہیں۔

دکھ دینے والوں کو خوشیوں کا کیا حق۔

حق کی بات نہ کرو بات دور تک چلی جائے گی۔

اور تم دور تک جانا نہیں چاہتے۔

ہاں ... اکیلا جانا نہیں چاہتا تمہیں ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں۔

میرے پاؤں میں بہت کانٹے ہیں میں چل نہیں سکتی۔

صرف میرے ساتھ چل نہیں سکتیں ویسے تو دوڑتی پھرتی ہو۔

کچھ تو ہی میرے درد کا مفہوم سمجھ لے۔

کیا کروں بتاؤ درد کا مفہوم سمجھ کے کیا کروں جب کہ تم دکھ سمیٹنے کا حق بھی نہیں دیتی ہو۔

بھلا دکھ بھی کوئی بانٹنے کی چیز ہوتے ہیں۔

ٹھیک ہے تم آئندہ سے میرے دکھ نہیں بانٹنا کبھی مت پوچھنا ان درد کے لمحوں میں جب تمہارے لفظ مرہم ہوتے ہیں مجھے زندہ کر دیتے ہیں۔

یہ کیا کہہ رہے ہو تم یہ کیسے ممکن ہے کہ ایسے لمحوں میں جب ایک انسان کو دوسرے کی ضرورت ہو اور دوسرا اس کے کام نہ آئے۔

یہی تو کہنا چاہتا ہوں یہ کیسے ممکن ہے۔لیکن تم تو جیسے ہر ممکن کو ناممکن بنانے پر تلی ہوئی ہو۔

تم کیا سمجھتے ہو مجھے کانٹوں پہ چلنے کا شوق ہے۔کانچ میں اپنی مرضی سے چنتی ہوں؟

ایسا نہیں ہے لیکن بہت سارے عذاب تم نے خود اپنے لئے پال رکھے ہیں۔تم اپنی دشمن خود ہو محبتوں کو تو خاردار جھاڑی سمجھتی ہو۔

تم کبھی محبتوں کے عرش سے اُترو تو تمہیں فرش کی نفرتوں کا اندازہ ہو۔

میں بھی وہیں رہتا ہوں جہاں تم رہتی ہو۔

بظاہر ایسا ہی ہے مگر بہت فرق ہے۔تم خوابوں کی دنیا میں رہتے ہو اور میری آنکھیں نیند کو ترستی ہیں۔

تعبیریں پانے کیلئے خواب ضروری ہوتے ہیں۔

میرا تو کوئی خواب بھی نہیں ہے۔بس چند خیال ہیں تتلیوں کے کچے رنگوں جیسے!

پھر کیوں بھٹکتی ہو۔

کیوں بھٹکتی ہوں۔پتا نہیں۔

یہی سمجھانا چاہتا ہوں تمہیں پہلے راستوں کا تعین کر لو پھر ان پر چلو۔

زندگی کب مہلت دیتی ہے ان سوچے سمجھے راستوں پر چلنے کی۔

زندگی کی جس بگھیا پر تم سوار ہو اس کی باگ تمہارے ہاتھ میں ہے۔

چابک تو تقدیر کے ہاتھ میں ہے جدھر چاہتی ہے اس کو ہانک کے لے جاتی ہے۔

تدبیر بھی کوئی چیز ہوتی ہے بی بی۔

تقدیر والوں کی تدبیریں کامیاب ہوتی ہیں ہر کسی کے ہاتھ کب یہ خزانے لگتے ہیں۔

اوہ! میرے خدا...... تمہیں سمجھانا بہت مشکل ہے۔

اپنا ہاتھ دکھاؤ ذرا۔

میں کسی کو اپنا ہاتھ نہیں دکھاتا ڈرتا ہوں وہ میرے ہاتھ کی لکیروں میں تیرا نام نہ پڑھ لے
اور یہ نہ کہہ دے تو اسے پالے گا

بدتمیز۔

شکریہ!

بات کیا ہو رہی تھی اور تم شاعری کرنے لگے۔

ویسے "بائی داوے" تم دیکھنا کیا چاہتی ہو۔

یہی کہ تمہارے ہاتھوں کی لکیریں ایک جیسی ہیں یا مختلف اور مختلف ہیں تو کیوں اور ایک جیسی ہیں تو کیوں۔

اب اس پر تحقیق نہ کرنے لگ جانا جانکاری اچھی ہوتی ہے مگر کچھ باتوں کا نہ جاننا بھی بُرا نہیں۔

تم میری توجہ ادھر سے ہٹانا چاہتے ہو۔

سمجھدار ہو گئی ہو۔

تمہاری صحبت کا اثر ہے۔

دکھائے گی محبت اپنا رنگ دھیرے دھیرے آہستہ آہستہ۔

بدتمیز۔

شکریہ

تمہیں یاد ہے وہ غزل جو میں نے پچھلے ہفتے تمہیں لکھ کر دی تھی۔

وہی...... جو تم نے پنسل سے لکھنے پر اصرار کیا تھا۔

ہاں وہی.....!

تم لکھنے کیلئے زیادہ تر پنسل کا استعمال کرتی ہو کیوں۔

شاید اس لئے کہ کوئی حرفِ آخر نہیں ہوتا۔

اچھی منطق ہے لیکن تم اسے اپنی کم قوتِ ارادی اور کم اعتمادی بھی کہہ سکتی ہو۔

تم چین سے لکھتے ہونا۔

ہاں! اور اس اعتماد کے ساتھ کہ جو لکھ دیا سو لکھ دیا۔

اگر کبھی مٹانا ہو تو کیا کرتے ہو۔

لکھ کر مٹانے کی عادت تمہیں ہے مجھے نہیں۔

لکھ کر پھاڑنے کی عادت تو ہے تمہیں وہ مجھ میں نہیں۔

بات تو ایک ہی ہے نا لکھ کر مٹا دیا جائے یا پھاڑ دیا جائے۔

کہاں ہے ایک سی بات مٹائے ہوئے لفظ دوبارہ لکھے جا سکتے ہیں۔ ٹکڑے ٹکڑے کانچ اور کاغذ کو چنا نہیں جا سکتا۔ دونوں ہی زخمی کر دیتے ہیں۔

مجھے اندازہ نہیں تھا اس کا۔

ہو جائے گا جب کسی نے تمہارے لفظ ٹکڑے ٹکڑے کر کے تمہیں پہ دے مارے تو۔

چوٹ لگی ہے کیا۔

ایسی ویسی بھول گئے کیا......۔

کیا یاد دلانا چاہتی ہو۔

ایک ہی بار تو تمہیں غصّے میں دیکھا تھا اور...... مجھے اس ایک لمحے کی وحشت نہیں بھولتی۔

کیا کہوں اب تمہیں۔

کچھ مت کہنا اس کا کوئی مداوہ نہیں ہے۔

عذاب جھیلتی ہو اور تنہا جھیلتی ہو بانٹ لیا کرو۔

یہ ثواب تو نہیں یہ خوشیاں تو نہیں ہوتیں کہ انہیں بانٹا جائے۔ بٹنے والی چیزوں کا بٹوارہ ہوتا ہے۔

تمہارے پاس دلیلیں بہت ہیں۔

اور تمہارے پاس تاویلیں۔

چلو دونوں کے پاس کچھ نہ کچھ تو ہے۔

☆☆☆

Chapter # 4

اُف...... اتنی خاموشی وحشت ہو رہی ہے۔

عادی ہو جاؤ گے ان وحشتوں کے۔

اپنا عادی بنا کے اب وحشتوں کا عادی بنانا چاہتی ہو۔

تمہیں قدم اُٹھانے سے پہلے دیکھ لینا تھا کہ یہ رستہ کن صحراؤں میں جا کر رکتا ہے۔

مجھے تو اس رستے پہ تم جاتی ہوئی نظر آئیں اور میں تمہارے پیچھے ہو لیا کتنی صدائیں دیں تم جانے کس کی لگن کس کی دھن میں مگن جا رہی تھیں کہ مڑ کے دیکھا نہیں۔

میں تو ہمزاد کا دکھ لئے جا رہی تھی اپنی ہی لاش اپنے کاندھوں پہ اٹھائے کہ تمہاری آوازوں نے چونکا دیا۔ بہت چاہا کہ مڑ کے نہ دیکھوں مگر اب رکوا ہی چکے ہو تو کہو کیا بات ہے۔

میں تمہیں اپنے ساتھ لے کر چلنا چاہتا ہوں بس دو قدم پیچھے آنا ہو گا تمہیں۔

پگلے...... آگے جا کے بھی کوئی پیچھے آتا ہے۔

کوئی خلوص سے پیار سے پکارے تو بھی نہیں۔

ذرا مڑ کے دیکھ تو لو کہ خلوص اور پیار سے اک پکارنے والے کے پیچھے دنیا ہاتھ میں پتھر لئے کھڑی ہے۔

ان پتھروں سے ڈرتی ہو ان زخموں سے گھبراتی ہو۔

روح کے زخموں سے ڈرتی ہوں جو کبھی نہیں بھرتے۔

بے فکر رہو یہ پتھر تمہیں لگنے سے پہلے مجھے زخمی کریں گے۔

میں تمہیں ہی تو زخمی نہیں دیکھنا چاہتی۔

تم چاہتی کیا ہو۔

میں تمہیں راستہ دینا چاہتی ہوں آگے نکل جانے کا۔

تم کیا سمجھتی ہو میں نے تمہیں رکوا کے یہی کہنا تھا مجھے آگے جانے کا راستہ دو۔ پگلی میں نے تو ان رستوں کو منزل کر لیا ہے۔

افوہ! نہ تمہیں میرا خیال ہے نہ اپنا۔ یوں رستے میں لئے کھڑے ہو۔

کہیں چل کے بیٹھیں۔

تم صرف میری سوچوں تک آئے ہو میرے دل کے دروازے ہنوز بند ہیں۔

چلو سوچوں تک تو آئے۔

خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں سوچوں پہ پہرے بٹھانا بھی جانتی ہوں۔

کاش کہ میں بھی ایسا کر سکتا۔

بہت سے کام بہت سوں کیلئے نہیں ہوتے۔

سنو میں دستکیں دیتا رہوں گا۔

ضرور ضرور دینا مجھے بھی دیکھنا ہے کہ دوسروں کی طرح جواب نہ ملنے پر تم بھی لوٹ جاتے ہو یا آگے بڑھ جاتے ہو۔

میں جانے والا نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں اندر کوئی ہے جو کھڑکی سے جھانکتا ہے ہاتھ سے لوٹ جانے کا اشارہ کرتا ہے مگر آنکھوں میں اُمید کی قندیلیں لیے کہتا ہے مت جاؤ.....!

دیکھتے ہیں کون جیتتا کون ہارتا ہے۔

لگی شرط۔

اس شرط پہ کھیلوں گی پیا پیار کی بازی

اگلا مصرعہ تو تمہیں آتا ہی ہوگا۔

ہاں آتا ہے۔

تمہاری یہی باتیں تو......

خدارا! میری باتوں میں مت آجانا میں تو یونہی بکتی رہتی ہوں۔

زہر لگتے ہیں مجھے ایسے لوگ جنہیں دوسروں کے احساسات کی پرواہ نہیں ہوتی۔

گویا تم کہنا چاہتے ہو کہ......

ہاں میں یہی کہنا چاہتا ہوں۔

شکریہ

ویلکم......! ناراض ہوگئی ہو۔

تمہیں کس نے کہا۔

تمہاری خاموشی نے تمہارا لہجہ چغلی کھا رہا ہے کہ......

مجھے کیا حق کسی سے ناراض ہونے کا۔

پگلی! یہ پوچھو تمہیں کون سا حق نہیں ہے۔

ہر اختیار دے کر بے اختیار کر دیتے ہو عجیب منطق ہے تمہاری۔

تمہارا بھی تو کبھی کبھی لگتا ہے پوری کی پوری سمجھ آ گئی ہو اور کبھی کبھی ایسا لگتا ہے کہ تم کوئی اور ہو وہ نہیں ہو جسے میں جانتا ہوں۔

جانے کس کے دھوکے میں تم مجھ تک آئے ہو جانے مجھ میں تم کسے تلاشتے ہو۔ کبھی کبھی تم سے ڈر لگنے لگتا ہے تم ویسے نہیں ہو جیسے نظر آتے ہو تمہارے اندر کوئی اور ہے جو.....!

گھبرا کیوں گئیں۔ کل میں تمہارے اندیشوں کو غلط ثابت کردوں گا تو تم جان لوگی کہ

کل کی کسے خبر۔

خیر چھوڑو اعتبار کرنا تو تمہیں کسی نے سکھایا ہی نہیں۔

میں سیکھنا بھی نہیں چاہتی۔

کیوں.....کیا بگاڑا ہے اس نے تمہارا۔

اس نے کسی کا سنوارا بھی کیا ہے۔

میں کسی کی نہیں تمہاری بات کر رہا ہوں۔

تم میری بات نہ ہی کرو تو اچھا ہے۔

میں اگر صرف تمہاری ہی بات کروں تو پھر۔

تو اپنا وقت ہی ضائع کرو گے۔

انفارمیشن کا شکریہ۔

مزید شکریہ کا موقع دیں گے آپ۔

مطلب۔

مطلب یہ کہ مزید آپ کو آپ کے نفع نقصان کا بتا دوں اگر......

کبھی اپنے نفع نقصان کا بھی سوچا ہے تم نے۔

چلو بانٹ لیتے ہیں نفع تمہارا نقصان میرا۔

ہاتھ تمہارے جھکڑیاں میری۔

گویا پاؤں میرے بیڑیاں تمہاری۔

نہیں ! پاؤں تمہارے پازیبیں میری۔

پلیز پلیز دائرے تنگ نہ کرو میرا دم گھٹنے لگتا ہے۔

تم گھبرا بہت جلدی جاتی ہو۔

قسمت ہی ایسی پائی ہے کہ.....

خدارا بخش دو قسمت کو۔

قسمت سے کہو نا کہ مجھے بخش دے۔

کیا۔

تم۔

☆☆☆

Chapter # 5

یہ کیا۔

پھول۔

خوبصورت ہیں۔

انہیں چھو کے اور خوبصورت کر دو۔

بدتمیز..... کس کے لئے ہیں۔

یہاں تمہارے سوا کون ہے۔ بہت دور سے لایا ہوں تمہارے لئے۔

کیوں۔

آج تمہارا جنم دن ہے نا۔

ارے ہاں! مجھے تو یاد ہی نہیں رہا۔

جھوٹ۔

یقین کرو۔

پتا ہے یہ دن انسان کیوں بھولتا ہے۔

کیوں۔

تا کہ کوئی اور یاد دلائے۔

اچھا ویسے مجھے پتا نہیں تھا۔

یہ بھی جھوٹ..... جھوٹ بول کے مسکراتی اچھی لگتی ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ جھوٹ بولتی جاؤ۔

تعریف کا شکریہ اور پھولوں کا بھی۔

تکلف نہیں۔

ہوں..... تمہیں بھی رسم دنیا نبھانا آ گئی۔

جی.....! رسم دنیا نہیں رسم دل نبھانا آ گئی۔

گویا تمہیں بھی دنیاداری آ گئی۔

دنیاداری نہیں مائی ڈیئر دل داری۔

جناب کچھ وضع داری بھی ہوتی ہے کیا خیال ہے اس کا۔

اس کا خیال آپ رکھیں۔

تو پھر تم کس کا خیال رکھو گے۔

تمہارا۔

اور تمہارا کون رکھے گا۔

تم۔

اور اگر میں نہ رکھوں تو ۔

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اتنا اعتماد ہے۔

اس سے بھی زیادہ۔

جانتے ہو جب ایک بار اعتماد بکھر جائے تو آگے کی راہیں مسدود کر دیتا ہے۔

میں کشتیاں جلا کر آیا ہوں۔

میں تمہیں لائف بوٹس (Life Boats) دیتی ہوں۔

واپسی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

تمہیں واپس جانے کو کون کہہ رہا ہے آگے بڑھ جاؤ۔

میرے آگے تو تم ہو۔

محترم ... ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں۔

بتانا چاہتی ہو کہ ۔

ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

جو میں بتانا چاہتی ہوں وہ تمہارے دماغ میں کیوں نہیں آتا۔

آج کل دل کی حکمرانی ہے۔

تختہ اُلٹ دو اس کا۔

دل اور سوچ مل جائے تو تختہ الٹنا ناممکن ہوتا ہے۔

کوئی چیز ناممکن نہیں ہوتی۔

تمہیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ ہر چیز ناممکن ہے۔

مجھے دیکھ کر مت سوچو...... بلکہ سوچ سمجھ کر مجھے دیکھو۔

جب ٹھہرا ہی تمہیں دیکھنا تو دیکھ کر سوچوں یا سوچ کر دیکھوں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔

پڑتا ہے فرق۔

تم اپنا کام کرو میں اپنا کام کر رہا ہوں۔

کام کر رہے ہو یا وقت برباد کر رہے ہو۔

تمہیں اس سے کیا اپنے کام سے کام رکھو۔

ٹھیک کہا تم نے مجھے اس سے کیا میں تو پاگل ہوں۔

نہیں پاگل تم نہیں پاگل تو میں ہوں جو تم جیسی لڑکی سے

میں نے تمہیں پابند نہیں کر رکھا۔ تم جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ میں تمہیں نہیں روکوں گی۔

تم سے یہی اُمید ہے میں اُٹھا تو تم روک بھی نہیں پاؤ گی اور میں چلا ہی جاؤں گا۔

تو تمہارے اندر کوئی باغی بھی ہے۔

ہاں ہے مگر سچ سچ مجھے بتاؤ۔

کیا۔

میں چلا گیا تو میرے لوٹنے کا انتظار کرو گی۔

وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا تم اگر وقت کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال سکتے ہو تو میں ساری عمر تمہارا انتظار کر سکتی ہوں۔

کسی انگوٹھی وگوٹھی سے کام چلے گا۔

یہ کچے دھاگے ہیں۔

کچے دھاگے چاہئیں۔

ہاں...... کبھی نہ ٹوٹنے والے ویسے تم کیا سوچتے ہو کیا میں ان کھلونوں سے کھیلتی رہوں گی تمہارے آنے تک کوئی میرے ہاتھ سے لے کر یہ کھلونے توڑ نہیں سکتا کیا۔

تم چاہتی کیا ہو۔

انہیں لوگوں کا دیا ہوا دھاگہ جس کا ایک سرا میرے پاس ہو تو دوسرا صرف تمہارے پاس۔

تو تم کیا سمجھتی ہو ان دوسروں کے درمیان دنیا نہیں آئے گی۔

آئے گی... مگر ہم اپنی دنیائیں بدل لیں گے تم میری دنیا سنبھال لینا میں تمہاری دنیا کو اپنا لوں گی رہی بیچ کی دنیا تو اس کی کون پرواہ کرتا ہے۔

تو گویا کہیں بھی جانے سے پہلے مجھے تمہیں ......

جی... بصورت دیگر آپ خود ذمہ دار ہوں گے۔

لیکن تم میری مجبوریاں تو سمجھتی ہو نا۔

میں تمہاری مجبوریاں سمجھتی ہوں مگر کسی کو سمجھا نہیں سکتی یہ کام تمہیں خود کرنا ہوگا ورنہ

ورنہ مجھے تنہا ہی جینا ہوگا یہی کہنا چاہتی ہو نا۔

کوئی تنہا نہیں رہتا۔

میں تمہیں تنہا ہی جی کر دکھاؤں گا۔

میں اس ادا سے بھی ہوں آشنا
تجھے جس کا اتنا غرور ہے
میں جیوں گا تیرے بغیر بھی
مجھے زندگی کا شعور ہے

کتنے نفلوں کا ثواب ملے گا تمہیں گھر آباد ہونے سے پہلے دل برباد کرنے کا۔

محبت میں نفع نقصان نہیں دیکھا جاتا۔

گویا تم کہنا چاہتے ہو کہ محبت اندھی ہوتی ہے۔

امجد اپنی نظم ''عمر کی سیڑھیاں'' میں کہتا ہے

کچھ بھی دنیا کے پرکھے بنا مان لینا نہیں

امجد کو چھوڑو یہ بتاؤ تم کیا چاہتی ہو۔

میں نے کیا چاہنا ہے۔ ایک بات سمجھانا چاہتی ہوں جو تم سمجھتے نہیں۔

تمہاری اس بات کے علاوہ مجھے تمہاری ہر منطق سمجھ میں آ جاتی ہے۔

تم اب نہیں سمجھنا چاہتے نا تو وقت تمہیں خود ہی سمجھا دے گا۔ وقت سمجھانا خوب جانتا ہے۔

میں اس سزا کے لئے بھی تیار ہوں جو خطا میں نے نہیں کی۔

ذرا اپنے علاوہ اس ان دیکھی ہستی کا بھی سوچ لیا کرو جو

اے میرے ناصح......! خدا کیلئے کبھی مجھ سے بھی پوچھ لیا کر میں کیا چاہتا ہوں کیا سوچتا ہوں میرے ارادے کیا ہیں۔ میں کیا کر رہا ہوں اور میں کیوں اور کس کیلئے کر رہا ہوں۔

میں سب جانتی ہوں اور قدر بھی کرتی ہوں لیکن...

ایک بات پوچھوں۔

ایک سو ایک پوچھو۔

ایک کا ہی صحیح جواب دے دو تو میں کسی کنارے نہ لگ جاؤں۔ خیر! یہ بتاؤ تم مجھ سے محبت کرتی ہو کہ نہیں تمہیں مجھ سے پیار ہے کہ نہیں۔

پہلے تم بتاؤ۔

کیا۔

یہی کہ تم ......

ہاں میں تم سے پیار کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا۔

مجھے نہیں پتا کہ میں تم سے پیار کرتی ہوں یا نہیں لیکن یقین رکھو میں تمہاری بہت قدر کرتی ہوں۔

اس سے مجھے کیا فائدہ۔

اس کا فائدہ تمہیں یہ ہوگا کہ اگر وقت حالات نے کبھی مجھے تمہارے ہاتھوں میں تھما دیا تو تم مایوس نہیں ہو گے مجھے خود سے بڑھ کر ہی پاؤ گے۔

یہ تو تمہاری مجبوری ہوگی۔

نہیں یہ مجبوری نہیں ہوگی اصل میں میں تو ابر کا ٹکڑا ہوں جسے ہوائیں اڑا نہ لے گئیں تو سورج کے سامنے آ کے تمازتیں کم کر دوں گی اور غم کی گرد کو کن من کن من برس کر ختم کر دوں گی۔

کاش ایسا ہی ہو۔

ایک بات پوچھوں۔

ضرور پوچھو۔

کیا تم نے محبت کی ہے سچی محبت سچ سچ بتانا۔

بتا تو چکا ہوں۔

میرے علاوہ مجھ سے پہلے ......!

سچ سننا چاہتی ہو یا جھوٹ۔

جھوٹ سے مجھے نفرت ہے سچ بولنے والوں کی عزت کرتی ہوں۔

اس سلسلے میں تم مجھ سے کیا توقع رکھتی ہو۔

تم وہ انسان ہو جس پہ مجھے مان ہے کہ تم کبھی بھی مجھ سے جھوٹ نہیں بولو گے۔

میں کوشش کروں گا کہ تمہارا مان نہ ٹوٹے۔

پلیز...... مجھ پہ اتنا رحم کرنا کہ تم اگر مجھے زہر بھی دینا چاہو تو بتا دینا میں اپنے ہاتھوں پی لوں گی مگر......

تم مجھے میرے سچ کا صلہ کیا دو گی۔

تم کیا چاہتے ہو۔

شکر خدا کا آج تم نے بھی پوچھا کہ میں کیا چاہتا ہوں۔

اچھا اب پٹڑی سے نہ اُتر جانا اور سچ بتاؤ۔

جانے تم میرے بارے میں کیا سوچو۔

اس کا مطلب ہے کہ تم مجھے سمجھے ہی نہیں۔

یہ بات نہیں ہے۔ اچھا پہلے تم یہ بتاؤ محبت کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔

میرے ہاں محبت بہت وسیع معنوں میں پائی جاتی ہے۔

ایک شخص سے محبت کے بارے میں پوچھ رہا ہوں صرف اسی سے تعلق ہونا چاہئے یا...

نہیں......! اس شخص سے متعلقہ ہر شئے سے محبت ہی اصل محبت ہوتی ہے اور دوسری بات یہ کہ انسان جسے چاہتا ہے اس کے بارے میں ساری معلومات ہونی چاہئے مگر یاد رہے کہ مداخلت نہیں۔

تمہاری معلومات ٹھیک ہیں مگر سچ یہ ہے کہ وہ بچپنا تھا۔

یاد آتی ہے۔

کبھی کبھی۔

میں ڈھونڈ کے لادوں تو......

تمہاری بے وقوفی ہی ہوگی میں نے کبھی ایسا نہیں سوچا۔

نہیں سوچا تو اب سوچ لو۔

پلیز......!

خیر اسے چھوڑو ایک اور ہستی ہے جو تمہیں چاہتی ہے تم اس کے بارے میں کیوں نہیں سوچتے جب کہ وہ تمہاری پہنچ سے دور نہیں۔

اس کے علاوہ بھی بہت ہیں مگر میں نے جو سوچنا تھا سوچ لیا۔

سوچوں کی چٹانوں کو وقت بڑی آسانی سے پاش پاش کر دیا کرتا ہے۔

اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ انسان سوچے بھی نہیں۔

نا جی...... ! میں نے کب یہ کہا بلکہ ہم تو اس خیال کے حامی ہیں کہ سوچو تاکہ اک دن سچ مچ کا تاج محل بن جائے گا۔

تمہیں تاج محل بہت پسند ہے۔

میرے خیال میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جسے تاج محل پسند نہ ہو۔

مگر تمہاری پسند کی کیا وجہ ہے۔

پتا نہیں میں نہیں جانتی بس پسند ہے اتنا پتا ہے۔
لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔

انسان جو چیز پسند یا ناپسند کرتا ہے اس کی کوئی وجہ ہوتی ہے۔

تم بس اتنا جان لو میرے شوق صرف شوق ہیں میری کمزوری نہیں۔ بعض چیزیں جو میری کمزور ہیں اللہ کا شکر ہے کہ وہ میری مجبوری نہیں۔

وہ تو ٹھیک ہے مگر......

نہیں شاید تمہیں کوئی ڈاؤٹ ہے۔

نہیں بس ... میری ایک خواہش ہے تمہاری ہر خواہش پوری کردوں۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ ۔

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے

ہاں یہ جانتے ہوئے بھی ... کس سوچ میں پڑ گئیں کن اُلجھنوں کو سلجھانے لگیں۔

مجھے بہت اُلجھن ہوتی ہے جب کوئی میری وجہ سے خواہ مخواہ مشکل میں پڑے۔

خواہ مخواہ کی باتیں مت سوچا کرو۔

سوچوں پہ پابندی تو نہیں لگائی جا سکتی نا خوابوں پر پہرے تو نہیں بٹھائے جا سکتے نا۔

بالفرض اگر ایسا ہو جاتا تو

تو میں خوابوں کی حدود متعین کر دیتی ہر کوئی اپنا خواب دیکھے اپنے آپ کو دیکھے کسی دوسرے کو نہیں۔

خواب انسان ہمیشہ اپنے متعلق ہی دیکھتا ہے مگر دوسرے کے حوالے سے۔

انسان اتنا مجبور کیوں ہے۔

یہ تو مجھے نہیں معلوم مگر ... یہ ہے کہ بس مجبور ہے۔

کتنے دکھ دیتے ہیں وہ خواب جو اُدھورے رہ جاتے ہیں جنہیں برسوں کی نیندیں بھی مکمل نہیں کر سکتیں۔

پورے خواب بھی کہاں سکھ دیتے ہیں جب قسمت میں دکھ ہوں۔
ایک بات یاد رکھنا ... خواب پورے ہوں یا اُدھورے رہ جائیں کام ہمیشہ دوست ہی آتے ہیں۔

دکھ بھی تو وہی دیتے ہیں۔

تم تصویر کا تاریک پہلو ہی کیوں دیکھتی ہو روشن پہلو پہ نظر کیوں نہیں رکھتیں۔

بس دل ہی نہیں چاہتا مصنوعی روشنیوں سے بہلنے کو۔

مصنوعی روشنیاں۔

ہاں اُجلے دھوکے کھانے کو۔

یہ زندگی کی مجبوری ہے بہت سارے جھوٹ ہم جانتے بوجھتے قبول کر لیتے ہیں ہنسی خوشی کہ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔

ارے میں تو یونہی مذاق کر رہی تھی حالانکہ میں جانتی ہوں کہ ... چھوڑو کوئی اور بات کرو۔

زندگی یونہی گزر جائے گی کوئی اور بات میں اور اصل بات کہیں بیچ میں ان کہی رہ جائے گی۔

کیا فائدہ ایسی باتوں کا جو پہلے سن لی جائیں اور بعد میں پچھتانا پڑے۔

لیکن یہ باتیں پہلے ہی اچھی لگتی ہیں بعد میں کہنے کی پتا نہیں فرصت ملتی بھی ہے کہ نہیں۔ ان میں وہ حسن رہتا ہے کہ نہیں تمہیں پتا ہے بہت بڑا ظلم ہے کسی بات کو اس وقت نہ کہا جائے جب اسے کہنا چاہئے۔

یہ ظلم تو عام ہے۔

خاص ہونا چاہئے کیا۔

کتنی بڑی زیادتی ہے نا جن لوگوں کے دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں انہیں دوسروں کی آنکھیں دیکھتی رہتی ہیں اور جن کو دیکھنے نہ دیکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ چہرے آنکھوں سے ٹکراتے پھرتے ہیں میں تو آنکھیں بند کر لیا کرتی ہوں اس زیادتی پر۔

اس سے زیادتی ختم ہو جاتی ہے کیا۔

نہیں ... بلکہ کوئی چیز دل کے اندر ٹوٹی محسوس ہوتی ہے۔

زندگی اسی کا نام ہے۔

کیوں ... زندگی اسی کا نام کیوں ہے۔

یہ زندگی سے پوچھو۔

کبھی ہاتھ تو آئے۔

شاید اسی لئے تو ہاتھ نہیں آتی میں چلتا ہوں۔

کہاں چل دیئے۔

تمہیں پتا ہے کہ مجھے جانا ہے مجبوری ہے یقین جانو یہ دل نہیں مان رہا مگر ...

جاؤ ... ہنسی خوشی جاؤ اور اس دعا کے ساتھ کہ خدا کرے زندگی کے ہر جہاد میں آخری اور سچی فتح تمہاری ہو۔

وہ کہونا جو میں سننا چاہتا ہوں۔

کیا ... میں کیا کہوں۔

میں تمہارے دوغلے پن سے بہت عاجز ہوں۔

میرے دوغلے پن سے۔

تمہاری آنکھیں جو کہتی ہیں تمہاری زبان کہہ کیوں نہیں دیتی۔

آنکھیں مجبور ہیں شاید اس لئے۔

کیسی مجبوری۔

جانتی ہیں شاید کہ ان کی کوئی منزل نہیں ہے لہٰذا رستوں کو سجانے سنوارنے میں لگ گئیں یادوں کی شجرکاری کر رہی ہیں کہ...... ستانے کو یادوں کے سبھی کچھ سائے تو ہوں گے۔

چلو تمہارے پاس کچھ سائے تو ہوں گے۔

ہاں تپتے سائے ڈھل جانے والے سائے۔

میں بہت کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

کچھ نہ کہنا کہ تمہاری خاموشی تم سے اچھا کہتی ہے۔

ہاں... شاید مصلحت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ.........

کسی عقلمند نے کہا ہے کہ ایک مصلحت کیلئے اظہار نہ کرنا بہت بڑی بے وقوفی ہوتی ہے۔

اس عقلمند کو اس دور کے انسانوں کی مجبوریوں کا پتا نہیں ہوگا۔

پہلے میں سوچتی تھی کہ معذور انسان کو محبت نہیں کرنی چاہئے کہ یہ اگلے کے ساتھ ظلم کی بات ہے اور اب تو یہ خیال آتا ہے کہ مجبور انسان کو تو محبت کرنی ہی نہیں چاہئے کہ یہ نا صرف اگلے کے ساتھ بلکہ یہ تو اپنے ساتھ بھی ظلم ہوتا ہے۔

شاید ٹھیک کہتی ہو تم کبھی کبھی تو میں سوچتا ہوں کہ شادی سے پہلے لوگ محبت کا وبال کیوں پال لیتے ہیں۔

جو دکھ در قسمت میں ہوں انہیں کون روک سکتا ہے۔

تم محبت کو ''دکھ'' کہہ رہی ہو۔

نہیں ''دکھ'' کو ''محبت'' کہہ رہی ہوں۔

یہ محبت ہے کیا۔

شادی سے پہلے اپنے اور دوسرے کے ساتھ دھوکہ۔

اور شادی کے بعد۔

مجبوری۔

یہ اصلی کھری سچی محبت کب کہاں اور کیسے ہوتی ہے۔

پتا نہیں بہرحال اس سے اچھی تو نفرت ہی ہوتی ہے جب بھی کرو نفرت ہی ہوتی ہے نہ دھوکہ نہ مجبوری۔

خیر چھوڑو یہ بتاؤ تمہاری وحشتوں کا کیا ہوگا۔

وحشی بن کر کبھی اپنی ذات کے جنگل میں اور کبھی تمہارے گلستان میں جا نکلیں گی۔

جنگل میں کیا ملے گا۔

اندیشے۔

گلستان میں کیا ملے گا۔

اُمیدیں..... کبھی میں خود سے الجھتی ہوں تو اُلجھتی چلی جاتی ہوں کہ میں نے جو زندگی میں پہلی بار اور ڈرتے ڈرتے جو تھوڑا بہت اعتماد کیا ہے پتا نہیں مجھے اس کا خمیازہ کیا بھگتنا پڑے کفارہ کیا ادا کرنا پڑے۔

تم اندیشوں کو اپنے دل سے نکال کیوں نہیں دیتیں۔

نکلتے ہی نہیں دھرنا مارے بیٹھے ہیں مجھے بھی اُٹھنے نہیں دیتے ایسی محفل جمائی ہے۔

بہرحال تم مجھ سے کیا سننا چاہتی ہو اس سلسلے میں۔

اعتبار اعتماد کے لمحے بہت نازک ہوتے ہیں مقدس ہوتے ہیں میں ہر قیمت پر ان کے تقدس کو قائم رکھنا چاہتی ہوں۔ اس سلسلے میں مجھ کو ہر گھڑی اقرار چاہئے۔

لکھ کر دے دوں۔

اب اتنی بھی بے اعتباری نہیں۔

اعتبار کا شکریہ

ایک بات تو بتاؤ تم جو اتنی اتنی دیر تلک مجھ سے اُلجھتی رہتی ہو اتنی دیر تک مجھے برداشت کرتی ہوئی اُکتا نہیں جاتیں۔

اصولاً تو ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔

یعنی ایسا نہیں ہے۔

ظاہر ہے۔

کیوں۔

شاید مجھے ضد سی ہوگئی ہے تم سے۔

ضد اور مجھ سے۔

پتا نہیں تم سے خود سے یا پھر دنیا سے۔

بھلا وہ کیا۔

بس تمہارے متعلق مگر اس سلسلے میں تم اپنے سے بھی زیادہ پرخلوص اور بے غرض مجھے پاؤ گے۔

مگر پتا بھی تو چلے۔

تمہیں کامیاب اور بہت کامیاب دیکھنے کی ضد۔

کونسا ٹوٹکہ استعمال کرو گی۔

محبت کا۔

گویا تم مجھ سے.........

نہیں میرا مطلب ہے کہ......

تھوڑا سا خوش تو ہو لینے دیا کرو۔

تم جانتے ہونا میں محبت کسے کہتی ہوں۔

ہاں جانتا ہوں پانی کو جسے جس رنگ کے سانچے جس شیپ (Shape) کے سانچے میں ڈالو وہی رنگ اور وہی شیپ (Shape) اختیار کر لیتا ہے۔

جی.........

تو محترمہ نے کس سانچے میں ڈھالی ہے ہماری محبت۔

دوستی۔

بے غرض بے لوث جس میں تمہیں چھو نہ سکوں نا.........

طنز کر رہے ہو۔

تم مجھے یہ بتاؤ ہمارے سماج ہمارے معاشرے میں ایک لڑکی اور ایک لڑکے کی دوستی کے کیا معنی ہو سکتے ہیں۔

کیا کہنا چاہتے ہو۔

کہ تم میری محبت کو قبول کر لو۔

میں نے تمہاری محبت کو ٹھکرایا کب ہے۔ میں نے تمہاری محبت کو دوستی کے مقدس سانچے میں قبول کیا ہے۔

تین دفعہ کہو قبول کیا ہے قبول کیا ہے قبول

بدتمیزی نہیں کرو۔ تم بات کو کہاں سے کہاں لے جا رہے ہو۔

خیر چھوڑو! یہ محبت تو خوامخواہ بیچ میں ٹپک پڑی ہم کیا بات کر رہے تھے۔

کامیابی کی۔

ہاں تو آپ بات کر رہی تھیں ہماری ناکامی کو کم کرنے کی۔

میں تمہاری کامیابی میں اضافہ کرنے کی بات کر رہی تھی۔ یہ ناکامی کہاں سے آ گئی۔

بات تو ایک ہی ہے نا۔

ہرگز نہیں۔

خیر چھوڑو یہ بتاؤ کہ کب سے کوشش کر رہی ہو۔

پتا نہیں۔

کوئی کامیابی ہوئی۔

کبھی کبھی تو لگتی ہے۔

مزید کوئی اُمید ہے۔

اُمید نہیں یقین بھی ہے صرف تھوڑا سا تمہارے ساتھ کی ضرورت ہے۔

بھلا میں کیا کر سکتا ہوں۔

تمہارے کرنے کو بہت کچھ ہے۔

خیر یہ بتاؤ پھر کیا کرو گی۔

تمہیں تمہارے حوالے۔

تو گویا تب تک میں تمہارے حوالے۔

مجبوری ہے۔

کس کی میری یا تمہاری۔

جس کی بھی ہو میں تب تک تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گی۔

اور اگر میں اس کے بعد بھی نہ جانا چاہوں تو

تو ...... تو تمہاری مرضی!!

یہ سب تم کیوں کر رہی ہو۔

جو چیز ہماری ہے ہمیں اسے سجانے سنوارنے کا حق ہے۔

تمہیں کیا پتا اس حق سے میں نے خود کو خود ہی محروم کیا ہو۔

ممکن ہے۔

تو پھر ...... !

ازالہ ممکن ہے۔

شکر ہے آج تم نے بھی ممکن کی بات کی اور ایک دفعہ نہیں دو دفعہ !

بس اتنی سی بات سے خوش ہو گئے۔

یہ اتنی سی بات نہیں ہے۔

گھڑی ہے تمہارے پاس۔

گھڑی وہ پہنتے ہیں جنہیں وقت کی قدر رہو اور ہم ٹھہرے سدا کے بے قدرے۔

مگر میرے پاس ہے دیر ہو رہی ہے تمہیں کسی کو سی آف کرنے جانا ہے۔

ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں۔

مگر اس بار نہ کرنا کوئی داؤ پر لگا ہوا ہے۔

کوشش کروں گا۔

ویسے عادتیں اتنی جلدی جایا نہیں کرتیں۔

شاید کسی کے آنے کی منتظر ہوتی ہیں۔

بہت باتیں کرنی آ گئی ہیں تمہیں۔

تمہی نے سکھائی ہیں۔

یعنی میری بلی مجھے ہی میاؤں۔ بدتمیز

شکریہ۔

☆☆☆

Chapter # 6

تمہیں یاد ہے ہماری کلاس میں ایک لڑکا ہوا کرتا تھا نیلی نیلی آنکھوں والا۔

ہاں کیا ہوا اُسے۔

اس کا فون آیا تھا۔

کیا کہہ رہا تھا۔

کہہ رہا تھا کہ وہ جو ہماری کلاس میں کالی کالی آنکھوں والی لڑکی تھی نا اس کی شادی ہوگئی۔

تم نے پوچھا نہیں تمہاری کب ہو رہی ہے۔

پوچھا تھا۔

کیا کہہ رہا تھا۔

کہہ رہا تھا کہ جب تم ہاں کر دو۔

پھر تم نے کیا کہا۔

ہم چپ رہے ہم ہنس دیئے۔

منظور تھا پردہ کس کا۔

کسی بے پردہ کا۔

تمہارے قول و فعل میں کتنا تضاد ہے ایک طرف تو تم محبتوں کا پرچار کرتی نظر آتی ہو اور ایک طرف محبتوں کو ٹھکراتی چلی جا رہی ہو تم اتنی دوغلی کیوں ہو۔

میں محبتوں کے بوجھ نہیں اُٹھا سکتی۔

جو خود نہیں اُٹھا سکتیں وہ دوسروں پہ لادنا چاہتی ہو۔

کیا مطلب۔

کتنا پیار دیتی ہو تم لوگوں کو اور جب وہ

جو دے دیا وہ لینا کیا۔

عجیب لڑکی ہو۔

ہاں..... عجیب اور اتنی عجیب کہ ۔

خود کو تباہ کرلیا اور ملال بھی نہیں

تباہی پر یہ حال ہے نہ تباہ ہوئے ہوتے تو کیا ہوتے۔

کس نے کہا کہ ہم تباہ ہوئے ہیں۔

تو پھر اتنی اُداسی۔

بس یونہی!

اک خوف دامن گیر رہتا ہے

مجھ میں کوئی فقیر رہتا ہے

بہت خوب گویا آپ فقیر ہیں۔

جی ..... مانگنے والے فقیر نہیں دینے والے فقیر۔

میں کچھ مانگوں تو دو گی۔

وہ اصل میں بات یہ ہے کہ۔

بی بی دینا اتنا آسان نہیں ہوتا۔

تم بھی تو وہ مانگتے ہو جو میرے پاس ہے ہی نہیں۔

خیر یہ تو وقت ہی بتائے گا کس کے پاس کیا ہے۔

میں چائے بنا کے لاتی ہوں۔

ضرور۔

بیٹھے بیٹھے سو گئے کیا۔

ہاں تم یہی سمجھو۔

ناراض ہو گیا۔

ہاں ہوں تو پھر.....

میں منانا چاہتی ہوں۔

نہ مانوں تو.....

تو میں ناراض ہو جاؤں گی۔

پھر کیسے مانوگی۔

اب یہ بھی میں ہی بتاؤں۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔

کیوں اس کی ضرورت کیوں نہیں۔

کیونکہ میں جانتا ہوں تم مجھ سے ناراض ہو ہی نہیں سکتیں۔

اس کا مان تو مجھے بھی تھا۔

تو کیا ہوا تمہارے مان کو۔

مبخت صحیح سلامت ہے۔

مطلب۔

مطلب یہ کہ تم بھی مجھ سے ناراض نہیں ہو سکتے۔

کیوں کیوں میں تم سے ناراض ہوں۔

ایسے ناراض ہوتے ہیں۔

تو کیسے ہوتے ہیں۔

کم از کم ناراضگی میں زبان چپ ہوتی ہے۔

اچھا۔

البتہ آنکھیں کبھی کبھی کوئی بات ضرور کر لیتی ہیں۔

ایسا بھلا کیوں ہے۔

شاید اس لئے کہ زبان "زبان درازی" پہ اُتر آتی ہے مگر آنکھیں "آنکھ درازی" پہ نہیں اُتر سکتیں اور ویسے بھی آنکھیں کبھی جھوٹ نہیں کہتیں۔

میری طرف دیکھو۔

کیوں … ۔

دیکھو نا۔

لیکن کیوں۔

کہا نا کہ دیکھو کیونکہ میں کوئی سچی بات سننا چاہتا ہوں۔

مطلب … !

مطلب یہ کہ جب بھی میں نے پوچھا تم مجھ سے پیار کرتی ہو۔ تم کہتی ہو مجھے پتا نہیں یہ بات تم نظریں چرا کر جھکا کر کہتی ہو ملا کے نہیں۔ گویا تم جھوٹ کہتی ہو۔

نہیں میں سچ کہتی ہوں۔

ہاں جیسے اب کہہ رہی ہو مسلسل بے مقصد ہاتھوں کی لکیروں کو گھور رہی ہو حالانکہ مجھے پتا ہے کہ تمہیں کچھ نظر نہیں آ رہا اس کے باوجود……

کیوں……کیوں نظر نہیں آ رہا دیکھو یہ لکیر پہلے نہیں تھی۔ سنا ہے لکیریں نوے دن کے بعد بدل جاتی ہیں۔

یہ بات میں نوے دن کے اندر اندر سو دفعہ پوچھ چکا ہوں۔

اپنا ہاتھ دکھاؤ ذرا۔

بات کو پلٹنے کی کوشش نہ کرو۔

تم بھی تو کوئی اور بات کرو نا۔

اگر نہ کروں تو……

تو پہلے کی طرح بیٹھے بیٹھے سو جاؤ۔

بہت خوب پہلے خود ہی بلاتی ہو اور پھر……

Sorry For Disturbance

No Accepting

کیوں … ۔

یہ ایک خوبصورت سا جملہ تمہارے لبوں سے کیوں ادا نہیں ہو جاتا۔

میں تمہیں خوبصورت لفظوں کی بدصورتی سے بچانا چاہتی ہوں۔

کب تک بچاتی رہو گی۔

جب تک تمہیں خود بچنے کی عادت نہ ہو جائے۔

جب تک بچانے والے ہوں یہ عادت نہیں جاتی۔

تو کیا چاہتے ہو بچانے والے کہاں چلے جائیں۔

کہیں نہیں یہیں رہیں ہمیشہ قریب ایک بات تو بتاؤ۔ اقرار کرنے میں تمہارا کیا جاتا ہے۔

اقرار کے بعد میرے پاس رہ کیا جاتا ہے۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔

مطلب یہ کہ اسی اک اقرار کیلئے ہی تو بتا دوں۔

بتاؤ نا پلیز

پتا ہے کہ یہی اقرار سننے کے لئے جب تم دانتوں میں ہونٹ دبائے آنکھوں کو بھی جھپکے بنا مجھ پر نگاہ سانس تک روکے ہوئے دیکھتے ہو ساری دنیا کو بھول جاتے ہو چند لمحوں ہی کے لئے سہی لیکن صرف میری طرف دیکھتے ہو

:

تو یہ میری اپنی سانسیں رک جاتی ہیں رگوں میں خون تھم جاتا ہے۔

جیسے اب،

ہاں عجیب کر اس خوشی سے ملتے ہوتے ہیں میں کیوں سوا دوں انہیں۔

ہوں تو یہ شرارت ہے۔

نہیں ویسے بھی مجھے پتا نہیں کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں یا نہیں۔

ان سب باتوں کے باوجود۔

ہاں ان سب باتوں کے باوجود اس کے باوجود کہ میں جب نماز کیلئے ہاتھ اٹھاتی ہوں تمہارا نام زباں پہ آ جاتا ہے۔

پھر بھی تمہیں پتا نہیں۔

ہاں پھر بھی مجھے پتا نہیں چلتا میں فیصلہ نہیں کر پائی۔

یہ اتنی بے یقینی بے اعتمادی بے اعتباری کیوں ہے۔

مجھے نہیں پتا کیا تمہیں پتا ہے کہ تم

مجھے تو پتا ہے کہ میں محبت کرتا ہوں اور تم سے ہی کرتا ہوں۔

اس کے باوجود بھی کہ شاید ہم کبھی نہ مل سکیں۔

محبت پانے یا نہ پانے سے ماورا ہوتی ہے۔

میں ایسی کتابی اور دوغلی محبت کو نہیں مانتی شاید اسی لئے نہیں جان پائی اسی لئے یقین نہیں کر پائی میں کہتی ہوں کہ جس سے محبت کی جائے ساری صرف اور صرف اسی سے ہو ورنہ ہو ہی نہ۔

کیا مطلب۔

میں محبت میں بھی توحید کی قائل ہوں تم ہو

ہاں ہوں۔

میں محبت میں ملنا ضروری سمجھتی ہوں جیسے دن کے لئے سورج رات کے لئے چاند پھول کیلئے خوشبو، بادل کیلئے پانی دل کے لئے دھڑکنیں اور زندگی کے لئے سانسیں۔

میں سمجھا نہیں۔

میں اس کی ہرگز قائل نہیں ہوں کہ محبت کسی سے کی جائے شادی کسی سے۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن

دیکھو اگر یہ زندگی کسی کے بغیر گزاری جا سکتی ہے تو اگلی زندگی بھی اس کے بغیر گزارنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ کیا بات ہوئی کہ جسم و جان کسی اور کو دیا جائے اور روح کسی اور کی منتظر ہو۔ محبت کی معراج تو یہی ہے کہ اس زندگی میں بھی وہی ہو اور روح بھی اسی سے ملے۔

اس بے ایمانی کے بارے میں تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا یعنی

یعنی یہ کہ جو یہاں نہیں ملا اس نے وہاں کیا ملنا ہے اور جو یہاں ملا تو کیا عالم ارواح میں رقیبوں کی رو میں بیٹھے گا۔

ہاں جہاں روح نہ ہو وہاں جسم کا کیا فائدہ۔ تو طے یہ پایا کہ محبت میں ملنا ضروری ہے۔

ہاں نہیں تو محبت کا کیا مطلب پھر احترام کیا جائے۔ کس سوچ میں پڑ گئے۔

ہم خدا کو بھی تو اسی لئے چاہتے ہیں کہ ہمیں اس کے بارے میں یقین ہے کہ وہ آج بھی ہمارا ہے اور کل بھی ہمارا ہوگا۔

جی جناب !

تم نے تو واقعی مجھے سوچ میں ڈال دیا۔

تو کیا اب تک تم بے سوچے سمجھے۔

نہیں ایسی بات بھی نہیں لیکن بہر حال

تو پھر کرو میرا شکریہ ادا۔

اکٹھا ہی کروں گا۔

کیا مطلب۔

اتنی بڑی بڑی باتیں کرنے والی کو اتنی چھوٹی سی بات سمجھ میں نہیں آتی کہو تو ابھی سمجھا دوں۔

نہیں نہیں اس کی ضرورت نہیں۔

تو کس کی ضرورت ہے۔

پتا نہیں ..... ہنس کیوں رہے ہو۔

تمہاری بے خبری پر تم کیوں ہنس رہی ہو۔

تمہاری بے صبری پر ..... ایسے کیوں دیکھ رہے ہو۔

شاید تمہیں کسی نے بتا دیا ہے کہ تم جھوٹ بول کر مسکراتے بہت اچھی لگتی ہو۔

بدتمیزی نہیں کوئی اور بات کرو۔

کب سچ بولو گی۔

شاید کبھی نہیں۔

کیوں ..... ۔

شاید تمہیں کسی نے نہیں بتایا کہ تم یوں بے چین بے چین پریشان سے کتنے اچھے لگتے ہو۔

چلو یہ بات تو طے ہوئی کہ میں اچھا لگنے لگا ہوں۔

ایک وہ وقت تھا جب ہم اک دوجے کو صرف پہچانتے تھے اب ایک یہ وقت ہے کہ ہم اک دوجے کو جانتے بھی ہیں فرق تو پڑنا تھا۔ ویسے میں چاہتی ہوں کہ تم سدا اچھے لگو۔

تو تم نے سچ نہ بولنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔

میرے خیال میں وہ سچ نہ بولنے میں کوئی حرج نہیں جس کے بارے میں تم بھی جانتے ہو اور میں بھی کہ یہ سچ ہے۔

ہاں شاید۔

اتنے بجھے بجھے اُداس لہجے میں کیوں کہہ رہے ہو "ہاں شاید"۔

میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم اقرار کرتے ہوئے کیسے لگتی ہو۔

یقین کرو اس سے زیادہ اچھی نہیں۔

تمہیں کیسے پتا.......... ۔

میں نے کئی بار آئینے کے سامنے اقرار کر کے دیکھا ہے۔

کبھی میری آنکھوں میں دیکھ کر اقرار کرو تو بتاؤں۔

پلیز...... مجھے ڈر لگتا ہے۔

کس سے اقرار سے یا مجھ سے۔

شاید دونوں سے۔

اچھا بابا اس اقرار سے تو انکار بھلا کیسی بُری شکل بنائی ہے۔

مان گئے نا۔

منوا ہی لیا تم نے۔

دیکھ لو میں اپنی بات کیسے منوا لیتی ہوں اور ایک تم ہو اتنے عرصے میں ایک بات نہیں منوا سکے۔

مجھے غصہ نہ دلواؤ۔

نہیں تو ......

نہیں تو منوانا مجھے بھی آتا ہے۔

تو منوا کیوں نہیں لیتے۔

اس کے لئے مجھے تشدد کرنا پڑے گا۔

نہیں نہیں ....

ہاں ہاں ......

دیکھو.....

ڈر گئیں نا۔

ڈرا ہی دیا تم نے۔

اسی طرح منوا بھی لوں گا۔

تشدد سے۔

نہیں پیار سے۔

دھنے وار۔

کس بات کا۔

آپ کے نامنوانے کا۔

تو کرو شکریہ ادا۔

اکٹھا ہی کروں گی۔

اوریلی (Oh Really)

بدتمیز۔

شکریہ۔

☆☆☆

Chapter # 7

سنو۔

ہوں۔

میرا کچھ سامان تمہارے پاس پڑا ہے وہ بھجوا دو۔

اور جو میرا سارا سامان ہی تمہارے پاس پڑا ہے ایسا کرو اس کے ساتھ تم آ جاؤ۔ پلیز کتنے دن ہو گئے تمہیں دیکھے۔

ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔

تو ایسا کرو تم سامان رہنے دو خود آ جاؤ۔

میرا خیال ہے تم مجھے تو رہنے ہی دو

نہیں ۔ ہرگز نہیں۔

Face کرنا سیکھو حالات کو۔

کیسے حالات کہاں کے حالات قدرت کی طرف سے ہوں تو مان بھی لوں اپنے ہی جیسے لوگوں کے بنائے ہوئے حالات کو کیونکر قبول کروں۔ میں لڑوں گا۔

کس سے۔

حالات سے۔

ہار جاؤ گے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

کیوں ۔

کیونکہ حالات پیدا کرنے والے میرے اپنے تمہارے اپنے لوگ ہیں کیسے لڑا جا سکتا ہے۔ ہم لوگ رشتوں ناطوں کی ان دیکھی مگر بہت مضبوط زنجیروں سنگلوں سے جکڑے ہوئے ہیں آزاد نہیں ہو سکتے۔

اگر وہ ہم سے لڑ سکتے ہیں تو ہم ان سے کیوں نہیں لڑ سکتے۔

شاید اس لئے کہ ہم اکیلے اور وہ بہت سارے لوگ ہیں۔

ان لوگوں کو شرم نہیں آتی اتنے ساروں کو ایک اکیلے سے لڑتے ہوئے۔

انہیں شاید مان ہوتا ہے ایک اکیلے پر اور شاید اپنی طاقت کا زعم بھی۔

یہ ناانصافی کب تک ہوتی رہے گی۔

جب تک ناانصافی سہنے کی عادت نہیں جاتی جہاں محبت انسان کو مضبوط بناتی ہے وہاں اسے کمزور بھی بنا دیتی ہے۔

دیکھو.... تمام محبتوں کے حاوی ہونے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ سب کی سمجھ میں کیوں نہیں آتا۔ ایک وقت ہوتا ہے ماں باپ بہن بھائیوں کی محبتوں کا وقت پھر دوست احباب محبوب محبتوں کا وقت پھر بیوی بچوں کی محبتوں کا وقت یہ ایک نیچرل سائیکل ہے ہم لوگ اسے اُلٹا گھمانے کی کوشش کیوں کرتے ہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ ساتھ چل کر انہیں مضبوط اور خوبصورت کیوں نہیں بنا لیتے۔

اس کی وجہ شاید محبتوں کی کمی ہوتی ہے۔ ہر محبت میں سے اس کا اصل حصے سے کاٹ کر دوسرے کو دینا پڑتا ہے۔ شاید یہ کمی اگلی نسلوں کو مجبور کرتی ہے کہ وہ اپنے آنے والی نسلوں کو اُداس کریں اور انہیں بھی مجبور کرتی ہیں کہ اپنے سے اگلی نسل کو خوش نہ ہونے دیں۔ جس دن ہم نے یہ کمی پوری کر لی ہر کسی کو اس کی محبت کا پورا حصہ دینا شروع کر دیا تو یہ دنیا بہت خوبصورت ہو جائے گی۔

دیکھو.... میں ہر کسی کو اس کا حصہ دیتا آ رہا ہوں مگر پھر بھی یہ لوگ مجھے میرا حصہ دینے کیلئے تیار نہیں۔

ان میں کمی ہے نا.... کیونکہ انہوں نے اپنے حصوں سے دیا ہوا ہے اور جس دن تم نے بھی اپنے حصے میں سے دے دیا پھر تم بھی دوسروں سے زیادہ طلب کرنے لگو گے۔

مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آتا مجھے کوئی راستہ سجھاؤ۔

میں راستے سجا تو سکتی ہوں سجھا نہیں سکتی۔

تو ٹھیک ہے راستے سجاؤ میں انہی پہ چل پڑوں گا۔

لوگ باتیں بنائیں گے۔

لوگوں کو اس کا کیا حق........۔

انہیں شاید ہر طرح کا حق حاصل ہوتا ہے۔

ہر طرح کا حق ہوتا ہے تو یہ مخالفت ہی کیوں کرتے ہیں حمایت کیوں نہیں کرتے۔

کرتے ہیں حمایت کا حق بھی استعمال مگر ظالموں یا ظالم سماجوں کی حمایت۔

محبت اتنی ہی بُری تھی تو یہ بنی ہی کیوں۔

امتحان کے لئے

جس میں کوئی پاس نہیں ہوتا۔

نہیں پاس بھی ہو جاتے ہیں مگر تھوڑی بہت رشوت سے۔

محبت میں رشوت مطلب۔

محبت میں رشوت نہیں بلکہ محبت کے لئے رشوت۔

نہیں سمجھا۔

مطلب یہ کہ تم لوگوں کو یقین دلاؤ کہ تم جس سے شادی کرنا چاہتے ہو تمہیں اس سے کوئی محبت وحبت نہیں ہے تم اسے دل کی رانی نہیں گھر کی نوکرانی بنا کر لانا چاہتے ہو۔

اس سے کیا ہوگا۔

دوسروں کی تسکین۔

اتنے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔

اس سے بھی زیادہ۔

کتنی ناانصافی ہے نا کہ جس کی ایک بندہ ضرورت ہی محسوس نہ کرے۔ جس کے لئے اپنے دل میں کوئی نرم گوشہ ہی محسوس نہ کرے جس کے ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق ہی نہ پڑے تو لوگ اسے ہی سر تھوپنا چاہتے ہیں اور جس کیلئے وہ اپنے دل میں کسک محسوس کرے اس کی ضرورت ہو جس کے دیکھنے سے آنکھیں ستاروں سی چمکنے لگیں اس کی مخالفتیں شروع کر دیتے ہیں کیوں....۔

یہی دنیا ہے۔

یہی دنیا ہے تو ایسی دنیا کیوں ہے۔

لیکن یہ طے ہے کہ نقصان دکھ تکلیفیں اور اذیتیں دینے کے لئے نفرتیں ضروری نہیں ہوتیں بعض دفعہ تو یہ کام محبتیں ہی کر لیا کرتی ہیں نا سمجھ نادان محبتیں۔

پھر کسی نے کچھ کہہ دیا۔

جانتے ہو تمہارے گھر والے مجھ سے کتنی محبت کرتے تھے اور اب کتنا ......

آئی ایم سوری

میں نے کہا بھی تھا کہ میری حمایت نہ کرنا مجھ سے برداشت نہیں ہوں گی وہ مخالفتیں جو تمہاری اک حمایت سے اُٹھ کھڑی ہوں گی۔

محبت انسان کو کتنا خوبصورت بنا دیتی ہے اس کا احساس ہی نہیں ہے، ہم لوگوں کو ورنہ کبھی بھی کوئی نفرتوں کدورتوں سے اپنا چہرہ نہ بگاڑے۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہمیں اپنی بدصورتی کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ تم حوصلہ رکھو اور ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔

میں کسی سے نہیں ڈرتی اور نہ ہی مجھے کسی کی پرواہ ہے لیکن میں دنیا کو خوبصورت دیکھنا چاہتی ہوں۔ صرف اک اپنی خوشی کیلئے دوسرے چہروں کو بگڑتے نہیں دیکھنا چاہتی۔

اتنا اچھا ہونا بھی ٹھیک نہیں مائی ڈیئر۔

اور اتنا سچا ہونا بھی شاید ......!

تمہاری آنکھوں میں آنسو ......

جہاں اتنا عرصہ تم چپ رہے خاموش رہے تو اب بھی خاموش ہی رہتے میں کچھ دن اور آزاد رہ لیتی۔

تم اسے قید کہہ رہی ہو۔

کوئی قید سی قید۔ تم نے مجھے میری سوچ میرے عمل میری آزادی میں قید کر دیا ہے اتنا کہ بعض دفعہ میرا دم گھٹنے لگتا ہے۔

یہ سب کیوں ہے۔

اس لئے کہ میں یقین اور بے یقینی کے دو پاٹوں میں پس رہی ہوں۔ تم نے اپنی محبتوں کے بوجھ مجھ پر کیوں ڈالے۔ مجھے کیوں بتایا۔

اظہار تو محبت کی پہلی سیڑھی ہے۔ میں نے تو JUST ابھی پہلی سیڑھی پہ پاؤں رکھا ہے اور تم اتنا دکھ رہی ہو۔

آگے مجھے کیا دکھ کم ہیں کہ تم نے بھی ...... پہلے میں صرف جسم و جاں کے ادھورے پن کے عذاب میں مبتلا تھی اور اب میری روح بھی مجھے ادھوری ادھوری سی لگنے لگی ہے۔

میں اسے مکمل کر دوں گا۔

اور نہ کر سکے تو

تم ایسا کیوں سوچتی ہو ...... ۔

ایسا نہ سوچنے کی کوئی وجہ بھی تو ہو تم میرے کرب کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ اگر کبھی کرنا چاہو تو کسی نرم و نازک ملائم ریشم سے آنچل کو کسی کانٹوں بھری جھاڑی پر ڈال کر کھینچنا تمہیں اندازہ ہو جائے گا۔

پلیز فار گاڈ سیک کچھ تو خیال کرو۔

تم نے مجھے کیوں بتایا کہ تم مجھے چاہتے ہو یہ بتا کر تم نے میری سوچوں میں جنہیں میں امانت سمجھتی ہوں خیانت پر مجبور کیا۔

تمہاری بے خبری میری جان لے لیتی

اور اب یہی باخبری میری جان لے لے گی تب تم خوش ہو جانا۔

میرا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا۔ مجھے ڈر تھا کہ یہ راز تم پر آشکار نہ ہوا تو میرے سینے میں ہی دم توڑ جائے گا۔ میرے چپ رہنے کی اور سہہ جانے کی عادت اسے ہمیشہ کی نیند سلا دے گی اب کم از کم مجھے اپنے کہے کا مان تو رکھنا ہے مجھے کچھ کرنا تو ہے۔

بھول جاؤ ... تم سمجھو کہ جو تم نے کہا وہ کسی نے سنا ہی نہیں اپنی طرف آتے کسی نے تمہیں دیکھا ہی نہیں لوٹ جاؤ۔ دبے قدموں پلٹ جاؤ۔

کیسے اور کیوں جب کہ مجھے یہ بھی پتا ہو کہ کوئی میری آہٹوں کو کوسوں دور سے سن لیتا ہے۔ میری ان باتوں کو جان لیتا ہے جنہیں میں خود نہیں جان سکتا۔ لیکن اگر تم یونہی پریشان رہیں تو میرا کیا ہوگا......

آئی ایم سوری۔ میں یہ سب نہیں کہنا چاہتی تھی لیکن تمہیں دوست کہا ہے نا یہ سب دوست سے نہ کہتی تو کیا فائدہ تھا تمہارا دوست...... کتنا عجیب لگتا ہے نا ایک لڑکی کا ایک لڑکے کو دوست کہنا کتنے جھوٹے اور دوغلے انسان ہیں ہم لوگ۔ کبھی کبھی تو مجھے بڑی ہنسی آتی ہے خود پر......

شکر ہے تم ہنسیں تو...... ورنہ میں تو ہونے لگا تھا اللہ کو پیارا۔

اب اتنی آسانی سے تم کہیں نہیں جا سکتے۔

لگتا ہے کالے بادل چھٹ گئے ہیں مطلع صاف ہو گیا ہے۔

شاید۔

کبھی کبھی تو میرا دل چاہتا ہے کہ تمہیں صرف دل کے لئے مخصوص کر لیا جائے۔ تم سے دنیا کا کوئی مسئلہ کوئی بات نہ کی جائے جب بھی کی جائے صرف دل کی بات کی جائے۔

کیوں آپ مجھے کارڈیولوجسٹ میرا مطلب ہے ماہر امراض دل سمجھنے لگے ہیں کیا...... ۔

ہاں جس کا مریض خاص صرف میں ہی ہوں۔

بہت باتیں کرنی آ گئی ہیں آپ جناب کو۔

ہاں ورنہ ہم بھی مشہور تھے اپنی بے زبانی میں۔

بدتمیز۔

پتا ہے جب تم مجھے بدتمیز کہتی ہو تو مجھے لگتا ہے کہ دنیا میں مجھ سے زیادہ تمیزدار کوئی نہیں۔

Stupid۔

پتا ہے Stupid کے کیا معنی ہوتے ہیں۔

کسے نہیں پتا۔

جو میں بتانے جا رہا ہوں وہ ہر کسی کو نہیں پتا۔

اب بتا بھی چکو۔

S T U P I D

Sincere   Trust Worthy   Unique   Polite   Intelligent   Dynamic

Sincere, Trust Worthy, Unique, Polite, Intelligent, Dynamic ...... تو کیا بنا۔

ویری گڈ Very Positive Thinking

شکریہ۔

☆☆☆

Chapter # 8

تمہارا کیا خیال ہے محبت پہلی نظر میں ہو جایا کرتی ہے۔

مطلب۔

مطلب یہ کہ کیا یہ سچ ہے۔

نہیں میرا نہیں خیال۔

گویا تم پہلی نظر کی محبت کی قائل نہیں ہو۔

نہیں کیونکہ میرے خیال میں محبت ہو نہیں جاتی بلکہ سوچ سمجھ کر جان بوجھ کر کی جاتی ہے۔

کیا مطلب !

ہاں ہاں کوئی محبت اک نظر میں نہیں ہوتی یہ تو صدیوں سے انسان کے اندر ہوتی ہے بس کسی شریر نٹ کھٹ سے لمحے میں سامنے آ جاتی ہے اور انسان کہتا ہے کہ اسے محبت اک نظر میں ہوئی۔ اصل میں یہ ڈیفنس میکینزم (Defence Mechanism) ہے اور شاید اس کا سبھی کو حق ہے۔

شاید۔

شاید نہیں۔ محمد علی زیبا و حید مراد بھی۔

کیا مطلب۔

کچھ نہیں۔

ایک بات تو بتاؤ۔

ہوں پوچھو۔

تم نے بولنا کہاں سے سیکھا ہے۔

مجھے بولنا کہاں آتا ہے۔

تمہیں نہ صرف اچھا بولنا بلکہ اچھا سننا اچھا لکھنا اچھا ہنسنا بھی آتا ہے۔

میرا نہیں خیال۔

نہیں یہ آپ کا نہیں میرا ہی خیال ہے۔ میں جو روز اتنی دور سے کئی کام چھوڑ کے دوڑا چلا آتا ہوں تو یقیناً یہی وجہ ہے۔

مجھے تو خود سے شکوہ ہے کہ میں کبھی بھی وہ نہیں کہہ پاتی جو کہنا چاہتی ہوں اور خاص کر اس وقت جب کہ وہ کہنا چاہئے۔

یہ ایک کامن پرابلم ہے اور تقریباً ہر کسی کے ساتھ ہے۔ اکثر ہی بات کر چکنے کے بعد خیال آتا ہے کہ کاش یہ کہا ہوتا یہ نہ کہا ہوتا تو اچھا تھا۔

ہاں اکثر... مجھے تو اکثر ہی بڑا قلق ہوتا ہے کہ کاش یہ کہا ہوتا۔

اصل وجہ پتا ہے کیا ہے۔

کیا۔

دوسرا کیا کہہ رہا ہے ہمیں ہم اسے دھیان سے سنتے ہی نہیں ہیں سمجھتے نہیں ہیں۔ ہمیں بس اپنے Views کہنے کی جلدی ہوتی ہے اور ہم کہہ دیتے ہیں اور بعض دفعہ تو دوسرے کی بات کو مکمل ہونے ہی نہیں دیتے۔

گویا آپ کہنا چاہتے ہیں کہ پہلے تو لو پھر بولو۔

بلکہ پہلے سنو پھر بولو۔

اس طرح تو گاڑی نکل جائے گی۔

نہیں نکلتی اب بتاؤ مجھ سے بات چیت میں کتنی دفعہ تم نے محسوس کیا کہ میں یہ کہتی تو اچھا تھا یہ نہ کہتی تو اچھا تھا۔

زیادہ دفعہ نہیں بہت ہی کم۔

وجہ۔

وجہ یہ کہ تمہیں سننا مجھے اچھا لگتا ہے اور میں تمہیں ایسے ہی سنتی ہوں جیسے تم مجھے سنتے ہو۔

تو محترمہ جس طرح میں تمہیں دیکھتا ہوں تم مجھے ایسا ہی کیوں نہیں دیکھتیں اور جس طرح میں تمہیں چاہتا ہوں تم اسی طرح مجھے کیوں نہیں چاہتیں۔

کتنے چالاک ہو تم

اس میں چالاکی کی کیا بات۔

چلو ذہانت کی تو ہے۔

ہاں یہ کہہ سکتی ہو تمہیں ذہین لوگ پسند ہیں؟

ہاں مجھے ذہین لوگ پسند ہیں۔

مجھے پسند کرنے کا شکریہ۔

تمہیں کس نے پسند کیا۔

تم نے ...... !

میں نے کب کیا۔

ابھی تو اقرار کیا۔

لیکن کب کیسے ۔

ذہانت کی بات میں نے کی لہٰذا میں ذہین ہوا اور تم ذہین لوگوں کو پسند کرتی ہو لہٰذا تم نے مجھے پسند کیا لیکن ہائے! کیا ہی بہتر ہوتا کہ تم ذہین لوگوں سے محبت بھی کرتی ہوتیں۔

میرے خدا ....!!

ویسے مجھے بیوقوف لوگ پسند ہیں اور لڑکیاں ہوں تو اور بھی پسند آتی ہیں جیسے تم ..... !

بدتمیز۔

شکریہ۔

کوئی اور بات کرو۔

حد ہوگئی ....!

کس کی ....۔

میرے صبر کی۔

کیا مطلب۔

مطلب نہ پوچھا کرو میری جان جلتی ہے۔

اور ....

اور تم جلتی پر تیل کا کام کرتی ہو۔

ماشاءاللہ کیا خیالات ہیں آپ کے۔

ان حالات میں بھی نہ ہوں۔

پتا نہیں۔

ویسے تمہیں کافی ساری باتوں کا پتا نہیں اس کی کیا وجہ ہے۔

میری کم علمی

کم فہمی بھی کہہ سکتی ہو۔

چلو تم خوش ہو جاؤ۔

مجھے خوش ہونے کے لئے اور بھی کچھ چاہئے۔

مثلاً..... !

مثلاً تمہارا اقرار..... تمہارا پیار۔

ابھی تک ختم نہیں ہوا تمہارا یہ اصرار۔

تم نے کوشش ہی نہیں کی۔

نہیں کوشش تو کی لیکن کامیاب نہیں ہوسکی۔

دل سے نہیں کی ہوگی۔

واقعی دل سے نہیں کی تھی بلکہ عقل سے کی تھی۔

۔

اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبانِ عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

تم نے تو ہمیشہ ہی اسے تنہا چھوڑا ہے کیا ملا تمہیں ۔

ہمیشہ نہیں چھوڑنا چاہئے نا لیکن کیا کروں اپنے بس میں نہیں ہے۔

آپ کی کار میں تو ہوگا۔

کیا...... ۔

کچھ نہیں۔

تم بہت ساری باتیں کہہ نہیں پاتی ہو کیا بات ہے۔

میں اظہار کو مرد کے لئے مخصوص سمجھتی ہوں۔ لڑکیوں پر یہ بے باکی جچتی نہیں ہے۔

ہاں دل جلانے کا ٹھیکہ جوان کے پاس ہوتا ہے۔

کیا مطلب !

جانے دو اب۔ میرے زخموں پہ نمک نہ چھڑکو۔

ارے ایسے تو نہ جھڑکو۔

خدا تمہیں سمجھے گا۔

ایسی کیا خطا ہوئی مجھ سے۔

کوئی ایک ہو تو بتاؤں۔

صرف ایک ہی بتاؤ۔

سنو۔

ہوں۔

میرا شادی کرنے کا سخت موڈ ہو رہا ہے۔

تو کر ڈالو کس نے منع کیا ہے۔

تنہا ہو سکتی تو کب کا کر چکا ہوتا۔

تمہارے گھر والوں کا کیا حال ہے۔

تمہارے حق میں ووٹ نہیں ڈالتے اور میں ویٹو کا حق استعمال کر رہا ہوں۔

ویسے میں ان کی ہم خیال ہوں۔

دل کو سمجھا لیا ہے کیا ....۔

سمجھانا ہی پڑتا ہے۔

لیکن میں نہیں سمجھا پایا۔

ویسے اتنا مشکل نہیں۔

تم نے محبت نہیں کی نا اس لئے کہہ رہی ہو میں نے تو محبت کی ہے۔

میں تجربات سے زیادہ مشاہدات کو ترجیح دیتی ہوں۔

اور میں تم کو ان سب پر ترجیح دیتا ہوں۔

پلیز ... بار بار یہ اقرار کیوں کرتے ہو۔

شاید کہ تم پر اثر ہو جائے اس لئے۔

سنو ... تم سچ مچ کہیں شادی کر لو۔

مجھے مشورہ دینے کی بجائے تم خود کیوں نہیں اس پہ عمل کرتیں۔

میں ذرا مصروف ہوں آج کل.....!

دوسروں کو Underestimate کرنے میں اور یہ بتانے میں کہ تمہاری نظر میں دوسروں کی کوئی وقعت نہیں۔

پلیز تم ایسا کیوں سوچتے ہو..... میں اچھے لوگوں کی قدر کرتی ہوں۔

قدریں ہی کرتی رہنا چاہے وہ......

پلیز خدا کیلئے

ان ہاتھوں کو دور نہ کرنا۔

بدتمیز

شکریہ۔

☆☆☆

Chapter # 9

دور کیوں بیٹھے ہو اور دیر سے کیوں آئے۔

تم سے بھی دلفریب ہیں غم روزگار کے۔

بتانے کا شکریہ۔ کافی دنوں کے بعد ملاقات نہیں ہو رہی۔

شکر ہے کہ تمہیں بھی احساس ہوا ورنہ جب میں کہتا تھا تو تم کہتی تھی کہ ابھی کل ہی تو بات ہوئی ہے۔

بڑی باتیں یاد رکھتے ہو۔

ساری دنیا کو بھول کر صرف تمہاری باتیں یاد رکھتا ہوں۔

دنیا کی باتیں بھی یاد رکھا کرو۔

ان کے لئے تم کافی نہیں ہو کیا۔

میں تو اپنے حصے کی یاد رکھتی ہوں۔

تم اپنے ہی حصے کی نہیں میرے حصے کی بھی خبر رکھتی ہو۔

کیا کروں تم سے ملنا ملانا جو ہوتا ہے۔

پھر تو ضرور رکھا کرو۔

خیر یہ بتاؤ اتنے دنوں کس چکر میں تھے۔

میں دوسری شادی کرنے کے چکر میں تھا۔

پہلی ہو گئی کیا ......

وہ نہیں ہو سکی اسی لئے تو کہہ رہا ہوں۔

ایک ہو نہیں سکی دوسرے کرنے چلے ہیں۔

ویسے تمہارا کیا خیال ہے دوسری شادی کے بارے میں۔

میرے خیال میں تو کوئی حرج نہیں بہر حال میرا یہ خیال صرف اپنی حد تک ہے۔

تمہیں کوئی دوسری شادی کیلئے آفر کرے تو۔

انکار کر دوں گی۔

ابھی تو تم نے دوسری شادی کے حق میں ووٹ دیا تھا۔

یہ تو Depend کرتا ہے کہ حالات کیا ہیں اچھی خاصی بیوی کے ہوتے ہوئے اولاد کے ہوتے ہوئے کوئی مجھے آفر کرے تو اس کی ہمت نہیں ہونی چاہئے۔

نہیں...... بالفرض اچانک کوئی ایسی لڑکی مل جائے کہ جس کے بارے میں یہ خیال ستائے کہ یہ پہلے کیوں نہیں ملی۔

میں سمجھی نہیں۔

مطلب یہ کہ اچانک اس سے محبت ہو جائے تو ......

بیوی بچوں کی موجودگی میں۔

ہاں......!

تو محترم...... یہ محبت نہیں سوچی سمجھی اسکیم ہو سکتی ہے۔

آپ پہلے دوسری شادی کے حق میں ووٹ دے چکی ہیں۔

میرا یہ خیال صرف اپنی ذاتی زندگی تک ہے کہ میرا شریک سفر اگر کسی دوسرے کو شریک سفر کرنا چاہے گا تو میں اس کی یہ خواہش پوری کر دوں گی۔

ویسے اتنی فراخ دلی اچھی نہیں ہوتی۔

اگر میری وجہ سے کسی دوسرے کا بھلا ہو جاتا ہے تو میرے خیال میں مجھے روڑے نہیں اٹکانے چاہئیں۔

یہ کیا بات ہوئی۔

کسی کو باندھ کے رکھنا مجھے کبھی پسند نہیں رہا جس کے کھونے کا ڈر ہو وہ کھو ہی جائے تو بہتر ہے۔

تو کیا تم اس سے بعد میں تعلق نہیں رکھو گی۔

جب اسے میری ضرورت ہی نہیں رہے گی مجھ سے بہتر کوئی اسے مل جائے گا تو تعلق رکھنے سے فائدہ۔

کی نا عورتوں والی بات۔

کیا مطلب۔

مطلب عورت برداشت ہی نہیں کر سکتی دوسری عورت کو۔

کیا مرد برداشت کر سکتا ہے دوسرے مرد کو۔

قطعی نہیں۔

پھر عورت کیوں کرے۔

میں تمہارا یہ روپ پہلی دفعہ دیکھ رہا ہوں۔

تم پہلی دفعہ ایسی بات جو کر رہے ہو۔

سوری شاید میں نے تمہیں ڈسٹرب (Disturb) کیا۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے میں ابھی بھی کلیئر نہیں کر سکی۔

میں سمجھ گیا۔

کیا۔

یہی کہ تمہیں "دوسری" پہ اعتراض نہیں ہے بلکہ "دوسری بننے" پہ اعتراض ہے۔ لیکن اس کے باوجود تمہارے اندر ایک عورت ہے جو دوسری کو برداشت نہیں کر پائی۔

پہلے بھی ایک دفعہ میری ایک دوست سے اس سلسلے میں بات ہوئی۔

کیا...

یہی کہ اگر مرد پہلے سے شادی شدہ ہو تو کیا اس سے شادی کرنا چاہئے۔

تم نے کیا کہا۔

یہی کہ اگر سارے کنوارے مر گئے ہوں تو شادی شدہ سے کر لو ورنہ کوئی تک نہیں بنتی کوئی مجبوری ہو تو الگ بات ہوتی ہے۔

محبت سے بڑھ کر مجبوری کیا ہوگی۔

باز آئے ایسی محبت سے۔ بہر حال میں اپنے ساتھ تو یہ زیادتی برداشت کر سکتی ہوں لیکن کسی کے ساتھ یہ زیادتی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔

اس کا مطلب ہے تمام شادی شدہ عورتوں کو تمہاری طرف سے مطمئن ہو جانا چاہئے۔

بلکہ تمام شادی شدہ مردوں کو بھی۔

دل آخر دل ہے۔

کیوں دل کو عزت راس نہیں آتی کیا۔

تم یہ بتاؤ تم شادی شدہ مردوں کا کرتی کیا ہو۔

اچار ڈالتی ہوں بدتمیز۔ یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے۔

سوری میرا مطلب تھا انہیں کس کیٹگری میں رکھتی ہو۔

میرے نزدیک شادی شدہ مرد قابل احترام قابل عزت ہوتے ہیں اور بس!

محترمہ ویسے وہ قابل رحم بھی ہوتے ہیں۔

ہوتے نہیں ہیں بنا لیتے ہیں خود کو۔

خیر یہ تو مذاق میں بات ہو رہی تھی۔

کیا سوچنے لگا۔

تمہارے بارے میں سوچ رہا تھا۔

کیا۔

تم دوسری خواتین سے مختلف ہو یقیناً تم ہنسی خوشی "دوسری" اپنے ہاتھوں سے لا سکتی ہو لیکن میرے خیال میں تم اس سے تعلق نہیں رکھ سکو گی۔

میرے خیال میں وہ افسانہ جسے انجام تک لانا نہ ہو ممکن اسے اک خوبصورت موڑ دے کے چھوڑنا بہتر۔

تو گویا تم کہو گی۔

چلو اک بار پھر سے اجنبی بن جائیں ہم دونوں

مزہ آئے گا۔

کس بات میں "اجنبی بننے میں"۔

ہاں۔

بہت مشکل ہوتا ہے۔

یقیناً لیکن میں وہاں رہنا چاہتی ہوں جہاں میری ضرورت ہو اہمیت ہو توجہ ہو۔ اسی لئے تو مجھے یہ دنیا بہت چبھتی ہے نہ میری یہاں ضرورت ہے نہ اہمیت نہ جگہ۔ میرے زندہ رہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا یقیناً میرے مرنے سے بھی۔

خدا کے لئے بات کرتے ہوئے کسی دوسرے کا خیال تو کر لیا کرو۔

کیا ہوا تمہارا رنگ فق کیوں ہو گیا تم اتنے ٹھنڈے کیوں ہو رہے ہو۔

تمہاری بے وفائی پر۔

لیکن میں نے وفا کا دعویٰ ہی کب کیا۔ تم اتنے بے چین کیوں ہو گئے ہو کیا مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی۔

سنو ..... کوئی ہے اُلو کا پٹھا جس کے لئے اہمیت رکھتا ہے تمہارا خوش ناخوش ہونا اس کو ضرورت ہے اور صرف تمہاری ضرورت ہے۔ اس کے نزدیک کسی کی اہمیت ہے تو صرف تمہاری اس کے پاس کچھ ہے تو صرف تمہارے لئے۔ میں نے دل کے بند دروازے کو صرف تمہارے لئے کھولا اور تم ہو کہ نجانے کس کس کو ادھر دھکیلتی ہو اور خود قدم بھی نہیں رکھتیں۔ تم تو جانتی ہو کیسی کیسی دستکوں کو میں نے نظر انداز کیا ہے تمہاری تو چاپ نے اتنا شور مچایا کہ ..... اور تم کتنا اِتراتی ہو۔

کہاں جا رہے ہو۔

پانی پینے۔

میں لا دیتی ہوں۔

اس پانی کے ساتھ آنسوؤں کا جو زہر اُدھر جا کے مجھے اپنے اندر اُتارنا ہے وہ ادھر ممکن نہیں۔ تمہارے سامنے اس سے زیادہ گرنا میرے بس میں نہیں۔

فار گاڈ سیک ..... میری بات سنو۔

کوئی کمی رہ گئی ہے کیا۔

مجھے معاف کر دو شاید میں نے تمہارا دل دکھایا ہے۔

یہاں بھی تمہیں یقین نہیں ہے کہ تم نے میرا دل دکھایا ہے اور کس چیز کی معافی مانگ رہی ہو جو تمہارے بس میں ہے ہی نہیں۔

کبھی کبھی تو تم مجھے بہت ڈسٹرب کر دیتے ہو۔

اور تم جو ہمیشہ مجھے ڈسٹرب کرتی ہو۔

ہم کوئی اور بات نہیں کر سکتے کیا۔

سوری ..... میں شاید زیادہ ہی تلخ ہو گیا ہوں۔

اپنے اندر سے یہ کڑواہٹ نکال دو۔

کیسے نکال دوں نس نس میں سرائیت کر چکی ہے لہو میں رچ بس گئی ہے۔

خدا کیلئے یہ تمہیں کیا ہوتا جا رہا ہے تم ایسے ہرگز نہیں تھے۔

مجھے ایسا بنایا گیا ہے اور مزید بنایا جا رہا ہے۔

میرے خیال میں کہیں باہر چلنا چاہئے۔

باہر کے موسم بھی اندر کی وجہ سے ہوتے ہیں اندر آگ لگی ہو تو باہر کا ساون بھی جلانے لگتا ہے۔ اندر بادل ہوں تو باہر کی آگ بھی کچھ نہیں کہہ سکتی۔

لیکن پھر بھی ماحول کا اثر موڈ پر ضرور پڑتا ہے۔

ایک بات مانو گی۔

کہو ..... !

کوئی گیت گنگنا دو پلیز۔

میں ..... نہیں تم گنگنا دو

تمہیں میرے مندر تمہیں میری پوجا تمہیں دیوتا ہو
کوئی میری آنکھوں سے دیکھے تو سمجھے کہ تم میرے کیا ہو

پلیز ..... میرے مستقبل کو تاریک نہ کرو میرے اندھیروں میں صرف ایک تم ہی روشنی ہو۔

میں تمہیں اُجالے دے تو دوں مگر بہت سے دوسرے چراغ جو بجھیں گے۔

کوئی نہیں بجھے گا سب تھرائیں گے کچھ لمحوں کے لئے پھر اپنی بقاء کے لئے زور و شور سے جلنا شروع کر دیں گے۔

تم بھی ان جیسے کیوں نہیں ہو جاتے۔

میرے بس میں نہیں ہے۔

آپ کے ٹرک میں تو ہو گا۔

بدتمیز۔

شکریہ آپ مسکرائے تو

عجیب دھوپ چھاؤں بادل بجلی نرمی سختی پھول کانٹے آگ اور پانی ہوا۔

کیا مطلب۔

مطلب تضاد ہی تضاد۔

گویا آزاد ہی آزاد۔

جی نہیں قید ہی قید۔

کیا مطلب۔

اپنی نہیں دوسروں کی قید۔

عجیب ہے یہ بھید۔

تم ہو بڑی تیز۔

آپ ہیں بڑے شیر۔

فیر بولیں فیر۔

کل سہی بن ہوگی دیر۔

میں ہار گیا۔

جیتنا سیکھو۔

میں جیتا تو تم ہار جاؤ گی۔

میری فکر نہ کرو مجھے ہارنے کی عادت ہے۔

کیوں ہارتی ہو۔ جب کہ جیتنا تمہارے لئے ذرا بھی مشکل نہیں ہوتا۔

پتا نہیں۔

تمہیں بہت ساری باتوں کا پتا نہیں۔

ہاں یہ تو ہے۔

اور اپنی ہی باتوں کا پتا نہیں۔

شاید۔

شاید نہیں یقیناً۔

تو پھر۔

پتا ہونا چاہئے۔

جو پتا ہیں وہی عذاب کم ہیں کیا۔

تم اسے عذاب کہتی ہو۔

کیونکہ اس کا ثواب کوئی نہیں۔ اس لئے کہنا ہی پڑتا ہے۔

عجیب لڑکی ہو۔

غریب بھی۔

ارے ہاں تمہارا بینک بیلنس جو آج زیرو ہو گیا۔

کوئی ایک زیرو قسمت کے اکاؤنٹ میں تو زیرو ہی زیرو بے شمار Uncountable۔

انتظار کرو۔

کس کا۔

ان Uncountable زیروز کے آگے ایک لگنے کا۔

ایک کیوں نو (9) کیوں نہیں۔

اچھی لگتی ہیں تمہاری یہ اُمید کی ننھی منی سی کرنیں۔

اندھیروں سے بچائے رکھتی ہیں۔

تمہیں اب کوئی فیصلہ کر لینا چاہئے۔

کیسا فیصلہ۔

تنہائیوں سے اپنی ذات کے حصار سے باہر نکلنے کا۔

۔

کبھی نہ ٹوٹنے والا حصار بن جاؤں
وہ میری ذات میں رہنے کا فیصلہ تو کرے

میں فیصلہ کر چکا ہوں۔

وہ تو ایسے ہی ایک شعر یاد آ گیا تھا تم میری تنہائیوں کی بات کر رہے ہو میں تنہا نہیں ہوں۔
جن کی سوچیں اراوے اچھے ہوں وہ تنہا نہیں ہوتے۔

وہی تو تنہا ہوتے ہیں مائی ڈیئر۔

میرا نہیں خیال۔

جانتی ہو میں اور میری تنہائی اکثر کیا باتیں کرتی ہیں۔

کیا۔۔۔

تم ہوتیں تو ایسا ہوتا تم ہوتیں تو ویسا ہوتا۔

میں اور تم جتنا ملتے ہیں اتنا کافی نہیں ہے کیا۔

جتنا ملتے ہیں یہ تو کافی ہے مگر جیسے ملتے ہیں وہ کافی نہیں۔

مطلب۔

چھوڑو یہ بتاؤ تم مجھے کسی پار کیوں نہیں تکنے دیتیں۔

میں نے تمہیں کب روکا ہے۔

تو روکو نا۔

سورج میرے ہاتھوں کی اوٹ میں چھپ سکتا ہے کیا۔

تمہارا کیا علاج کیا جائے۔

میرا کوئی علاج نہیں میں لاعلاج ہوں۔

ان ایجادات کے دور میں بھی۔

جس کا کوئی علاج نہ ہو وہ سہنا ہی پڑتا ہے۔

ہاں لیکن میرے ہاں تو جس کا علاج ہے وہ بھی سہنا پڑ رہا ہے۔

بہرحال یہ تمہاری غلطی ہے۔

جانتا ہوں یہ میری بزدلی بھی ہے لیکن بہرحال چلتا ہوں۔

ضرور چلتی کا نام گاڑی ہے۔

کچھ دن شاید ملاقات نہ ہو سکے۔

اچھا۔

پوچھو گی نہیں کیوں......۔

ظاہر ہے تم بزی (Bussy) ہو گے اس لئے۔

اس لئے بھی اور کچھ اور وجہ بھی ہے۔

وہ کونسی وجہ ہے۔

وہ وجہ تم ہو۔

میں میں سمجھی نہیں۔

ناسمجھ نادان پاگل دیوانی تم جانے لگتی ہو تو میں تمہیں روک لیتا ہوں کہ نہیں۔

ہاں ہے تو

بھلا کیوں۔

کیوں کہ تم چاہتے ہو... میرا مطلب ہے کہ

ہاں ہاں ٹھیک ہے میں چاہتا ہی ہوں اس میں گھبرانے کی کیا بات ہے۔

نہیں میرا مطلب یہ نہیں تھا۔

خیر جو بھی تھا یہ بتاؤ کہ تمہارا دل کبھی نہیں چاہتا کہ مجھے روکو۔ ہمیشہ کہا اچھا ٹھیک ہے تمہاری مرضی۔

وہ اصل میں ...!!

ہاں بتاؤ۔

مجھے نہیں پتا۔

یہی فرق ہے تم میں اور مجھ میں۔ یعنی عورت اور مرد میں۔ پگلی دل چاہے تو روک لیا کرو۔
اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اب بٹر بٹر کیا دیکھ رہی ہو روکو نا۔

- نہیں جانے کو دل چاہ رہا تو رُک جاؤ۔
- شاباش بہت خوب...... بڑا اچھا روکا ہے ایسے ہی روکتے ہیں جانے والوں کو تمہارے جیسے ہی بعد میں کہتے ہیں۔

میں نے روکا بھی نہیں اور وہ ٹھہرا بھی نہیں

- میں چلتا ہوں۔
- سنو۔
- ہوں ... کیا ہے۔
- اچھا کچھ نہیں ... جاؤ۔
- بائے بے چاری عورت۔
- بائے (Bye)۔

☆☆☆

Chapter # 10

- ہیلو ... !!
- جی...... کس سے بات کرنی ہے۔
- آواز پہچاننے کے بعد بھی پوچھ رہی ہو۔
- اسی لئے تو پوچھ رہی ہوں۔
- حد ہوگئی ہے۔
- کس کی۔
- آپ کی کمینگی کی۔
- کیوں۔
- اتنے دنوں بعد فون کیا اور..........!
- اب بھی نہ کرتے تو احسان ہی ہوتا۔
- خیر تمہیں تو توفیق ہوئی ہی نہیں۔
- کیوں نہیں ہوئی ہر روز تمہارے آفس 12 بجے کون تمہاری بیلوسن کے فون بند کرتا تھا۔
- تو یہ آپ تھیں بات کیوں نہیں کرتی تھیں۔
- تمہارے آس پاس کے لوگوں کا خیال ہوتا تھا۔
- اور میرا خیال نہیں ہوتا تھا۔
- نہیں ...... !
- انتہائی بے مروت بدلحاظ اور...... پتا نہیں کیا کیا ہیں آپ۔
- ہاں ہوں تو پھر
- لڑنے کا موڈ ہو رہا ہے میں آجاتا ہوں کھڑکیاں دروازے بند کر دیں گے ریڈیو ٹی وی کی آواز Full فل کر دیں گے پھر چاہے جتنا لڑنا۔
- میں کون ہوتی ہوں تم سے لڑنے والی۔

بتادوں۔

ضرورت نہیں ہے یہ بتاؤ فون کیوں کیا ہے۔

میں تمہیں مس (Miss) کررہا ہوں۔

اچھا مذاق ہے۔

یہ مذاق نہیں ہے میں واقعی تمہیں مس کررہا ہوں۔

کہانا اچھا مذاق ہے۔

تم اسے مذاق سمجھ رہی ہو۔

تو اور کیا سمجھوں۔ اس لئے کہ تم مذاق نہ کررہے ہوتے تو یوں اتنے دنوں بعد فون کرتے بلکہ یہاں ہوتے۔

اس طرح بلاتے ہیں اگر کسی کو بلانا ہوتو

میں کسی کو نہیں بلا رہی۔

بی بی اسے بلانا ہی کہتے ہیں خیر تم نہیں جانتیں میں کس قدر بزی (Bussy) ہوں۔ اس وقت بھی بہت مصروفیات ہیں۔ لیکن سوچا پہلے تمہیں فون کرلوں۔

شکریہ اس احسان کا۔

دیکھو !

کچھ دکھانے کی ضرورت نہیں۔

اچھا میں آرہا ہوں۔

ضرورت نہیں ہے۔

تمہیں نہیں ہے مجھے ضرورت ہے۔

میں مارکیٹ جارہی ہوں تمہارا آنا فضول ہوگا۔

وہ تو ہمیشہ سے فضول رہا ہے کوئی اور بات کرو اور تم کہیں نہیں جارہی ہو میرا انتظار کرو۔

سنو ہیلو ہیلو بند کردیا۔ بدتمیز اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے۔ اتنے دنوں بعد فون کیا اور رعب کتنا جمارہا تھا۔ بزی تو خیر ضرور ہوگا۔ لیکن مجھے اس سے کیا۔ فرصت میں کسی سے ملنے کیلئے وقت نکال لینا کسی سے ملنے چلے جانا کسی کو یاد کرلینا تو کوئی کمال نہ ہوا نا۔ اصل

بات تو مصروفیات میں یاد رکھنے کی ہوتی ہے۔ اصل بندے کی اہمیت کا پتا تو صرف ان ہی حالات میں چلتا ہے نا افوہ میں کتنی خود غرض ہوگئی ہوں جانتی ہوں اسے میری کتنی پرواہ ہے مگر اس کے باوجود میں اس سے لڑ پڑتی ہوں خوامخواہ اسے پریشان کردیتی ہوں۔ کیا کروں۔ کسی کام میں دل نہیں لگ رہا۔ گھڑی دیکھ دیکھ کر تو میری آنکھیں تھک گئی ہیں۔ کتنی دیر ہوگئی نہیں آیا۔ آنا ہی نہیں تھا بس ذرا فرصت ملی ہوگی تو سوچا ہوگا کہ چلو ذرا مذاق ہی کرلوں۔ افوہ کیا کروں۔ چائے پینی چاہئے۔ لیکن میں تو چائے پیتی ہی نہیں۔ چائے تو اس کو ہی پسند ہے۔ تو کیا ہوا میں چائے نہیں پی سکتی کیا۔

کوئی ہے گھر پہ !

نہیں کوئی نہیں ہے گھر پہ۔

اچھا تو یہ یقیناً کوئی روح ہوگی مجھے بڑا شوق ہے کسی روح سے ملنے کا۔ آج یہ خواہش بھی پوری ہوگئی ہے۔ روح کچن میں کیا کررہی ہے۔ افوہ چائے بن رہی ہے میرے لئے بنائی ہے تمہیں پتا ہے نا کہ مجھے چائے پسند ہے۔ اسی لئے بنائی ہے۔

خوش فہمی ہے آپ کی میں نے اپنے لئے چائے بنائی ہے۔

اپنے لئے بنائی تھی تو ایک کپ ہی بنائی تھی یہ دوسرا کپ بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ اور ویسے بھی تمہیں تو چائے پسند نہیں تھی ابھی کل کی بات ہے۔

نہیں پسند تھی اب ہے کوئی اعتراض ہے۔

اتنی جلدی بدل جاتی ہے تمہاری پسند۔

میری مرضی۔

جی پتا ہے آپ کی مرضی۔ ویسے چائے اچھی ہے۔

شکریہ یہ بتاؤ کیوں آئے ہو۔

تمہاری یہی باتیں مس کررہا تھا۔

کیوں۔

کچھ باتوں کی بظاہر کوئی وجہ نہیں ہوتی بہت دن ہوگئے تھے کسی نے اس طرح بات نہیں کی تھی۔

کس طرح۔

خیر چھوڑو ذرا احساس نہیں ہے تمہیں کتنا مصروف تھا میں کتنے کام چھوڑ کے آدھ گھنٹے کا راستہ پندرہ منٹ میں طے کر کے پہنچا ہوں اگر کچھ ہو جاتا تو

تمہیں کس نے دعوت دی تھی۔

میرا دل بھی کتنا پاگل ہے۔

علاج کرواؤ اس کا۔

ڈاکٹر کہتا ہے دوا کی نہیں دعا کی ضرورت ہے۔

کسی پیر فقیر مرشد کے پاس جانا تھا۔

میرا قبلہ کعبہ مسجد منبر وی تو مینڈا عشق وی توں مینڈا

اچھی آواز ہے۔

کسی کو اتنا نظر انداز کرنا بھی اچھا نہیں ہوتا ایک بات تو بتاؤ۔

پوچھو۔

تمہیں میرے فون کی خوشی نہیں ہوئی۔ تمہیں میرا یہ کہنا کہ میں تمہیں مس کر رہا ہوں۔ اچھا نہیں لگا کیا۔ تمہیں اس انتظار کی کوفت نہیں ہوئی کیا تمہیں میرا آنا اچھا نہیں لگا کیا۔

پتا نہیں۔

کوئی پتا کرنے والا آلہ ایجاد ہوا تو سب سے پہلے میں تمہیں ہی گفٹ کروں گا۔

ضرور۔

چلتا ہوں۔

آئے کیوں تھے۔

دماغ خراب تھا۔

ٹھیک ہو گیا کیا۔

یقیناً۔

جلدی ہے جانے کی۔

بہت اچھا سواگت کیا ہے اتنے عرصے بعد کوئی ملنے آئے تو اس کا استقبال اس طرح کرتے ہیں کچھ سیکھ لو تو بہتر ہے ورنہ آگے بڑی مشکل ہو جائے گی۔

دیکھی جائے گی۔

باقی سب کہاں ہیں۔

شادی میں گئے ہیں۔

تم اس لئے نہیں گئیں نا کہ میں نے آنا تھا تمہیں انتظار تھا نا میرا۔

کیا بچوں والی باتیں کر رہے ہو۔

میں بچوں والی نہیں بڑوں والی باتیں کر رہا ہوں بچوں والی باتیں تو تم کر رہی ہو۔ کیوں نہیں کہہ دیتی ہو کہ............

اس مسئلے کو کیوں چھیڑتے ہو جس کا کوئی حل نہیں۔

لیکن مسئلہ تو اہم ہے نا اس پہ سوچ بچار تو کرنی ہے کہ نہیں۔

پتا نہیں۔

خیر یہ بھی کیا تمہیں تو بہت سی دوسری باتوں کا بھی پتا نہیں۔ کیوں میں چلا آتا ہوں تم سے ملنے کیوں مس کرتا ہوں میں تمہیں۔ کوئی خاص بات نہیں ہے تم میں ایک عام سی لڑکی ہو۔

شکریہ...... یہ احساس دلانے کا۔

میرا مطلب ہرگز یہ نہیں تھا جو تم سمجھی ہو عام سی لڑکی ہونے کے باوجود کوئی خاص بات ہے ضرور تم میں اور اس کا تمہاری طرح مجھے بھی پتا نہیں۔

تمہیں...... یعنی تمہیں پتا نہیں۔

اس میں حیران ہونے کی کیا بات ہے۔

بس عجیب سا لگا مجھے کہ کوئی ایسی بات بھی ہے دنیا میں جس کا تمہیں بھی پتا نہیں۔

بڑی خوش ہو رہی ہو۔

بات ہی ایسی ہے۔

نہیں اب ایسی بھی خوش ہونے کی نہیں ہے۔

نہ سہی۔

تم ہنستی اچھا ہو۔

بدتمیز۔

شکریہ۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو یہی سوچ رہے ہو نا کہ بھلا کس کے لئے دنیا چھوڑی۔

ایسا سوچ رہا ہوں تو کوئی غلط بھی نہیں۔

ابھی کچھ دیر تو نہیں ہوئی پلٹنا چاہو تو راستے ہیں تمہارے پاس۔

تم نے کیسے یہ سوچ لیا آئندہ اگر میں نے تم سے ایسی بات سنی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

افسوس ہو رہا ہے۔

نہیں اب کیا پچھتانا جب چڑیاں چگ گئیں کھیت اور فصلیں بھی اگائی جا سکتی ہیں۔

تنہائی ہے۔

مجھے بھی۔

تو تم اداس لگتی ہو۔

تم کہاں چلیں۔

اور بھی غم ہیں دنیا میں آپ کے سوا۔

مثلاً۔

پیٹ کا دوزخ

بھوک کی سب۔ ہاں۔ وہ بھی دن تھے کہ وقت نے تقسیم سیکھ لی تھی تم یاد بھی آتی تھیں تو دیواروں سے دھوپ ڈھلنے کے بعد ورنہ تو پہلے غم دنیا غم روزگار ...... !

ہاں جی ... غم دنیا غم روزگار اور میں تھی کتنی بڑی بات تھی نا کہ میں تھی !

یہی تو وجہ زندگی تھی۔ کبھی کبھی میں سوچتا ہوں میری زندگی میں تم نہ آئی ہوتیں تو میں کس قدر نامکمل اور تنہا ہوتا۔ گو کہ میں تمہیں کچھ بھی نہیں دے سکا جس کی تم حقدار تھیں بلکہ دنیا بھر کی مخالفتیں تمہارے دامن میں ڈال دیں۔

میرا دامن بہت وسیع ہے یہ مخالفتیں یہ نفرتیں خود ہی حمایتیں اور محبتیں بن جائیں گی۔

آر یو شور (Are You Sure)

یس آئی ایم۔

ہاؤ مچ (How Much)۔

ہنڈریڈ پرسنٹ (100%)

آج ہنڈریڈ پرسنٹ نہیں ہے۔

مطلب۔

آئی ڈونٹ تھنک سو (I don't think so)۔

وائی ڈونٹ یو تھنک (Why don't you think)۔

یہ لوگ بہت خود غرض ہیں۔

تمام لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔

کیوں ... کیوں ہوتے ہیں۔ یہ خوامخواہ کی ضد کے لئے دوسروں کی زندگیاں عذاب کیوں بنا دیتے ہیں۔

There have been some time.

بہرحال! زندگی دھوپ تم گھنا سایہ۔

شکریہ۔

شکریہ تو ... مجھے ادا کرنا چاہئے تم نے میرے اندھیروں کو روشنی دی میرے پاؤں کے کانٹوں کو پھول کر دیا۔ مجھے تپتی جھلستی دھوپ میں اپنا سایہ دیا۔ میں تمہارے بنا کچھ نہیں ہوں میرے ہونے کی شاید ایک وجہ تم ہو اور وہ بھی لوگ مجھ سے چھیننا چاہتے ہیں۔

لوگوں سے ڈرتے ہو جانتے ہو دنیا کسے ڈراتی ہے جو ڈر جاتا ہے آگے سے پڑنے والوں کو تو یہ بھی نہیں چھیڑتی پتا ہے خوشیاں کسے ملتی ہیں۔

جنہیں خوشیوں کی تمنا ہو۔

نہیں ... خوشیوں کی تمنا تو ہر کسی کو ہوتی ہے خوشیاں صرف انہیں ملتی ہیں جنہیں ان کی کھوج ہو جو غم اداسی رنجشوں اور ناراضگیوں کی گرد اس پہ سے جھاڑنا جانتے ہوں۔ خوشیاں تو گدلا پانی ہیں جنہیں فلٹریشن کی ضرورت ہر وقت رہتی ہے۔ خوشیاں آسانی سے نہیں مل جایا کرتیں بلکہ بعض اوقات تو اس کے لئے گوڈے گٹے بھنوانے پڑتے ہیں۔

تم نے کہاں سے سیکھیں ہیں یہ باتیں۔

دنیا ایک اسکول ہے اور زندگی ایک ٹیچر جو ہر وقت On Duty ہوتی ہے یہی سکھاتی ہے

سب کو۔

مگر انہیں جو سیکھنا چاہتے ہیں۔

بالکل ہمیں وہی ملتا ہے جو ہم چاہتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ ہمیں وہی ملتا ہے جس کی ہم کوشش کرتے ہیں۔ لیکن بعض دفعہ تو وہ بھی نہیں ملتا جس کی بہت زیادہ کوششیں کی جاتی ہیں۔ ہاں لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا۔

یہ ہوئی نہ بات۔ لے ہی آتی ہو اپنی راہ پر۔ پتا نہیں دوبارہ ان رستوں ان راہوں ان پتھروں کو ہمارے قدم چھو بھی سکیں یا نہیں۔

کسے خبر۔

میں جا جا کے لوٹ آتا ہوں یا یہ کہ جاتے جاتے رہ جاتا ہوں پھر بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم مجھے یاد کرو گی۔

یہ تو مجھے پوچھنا چاہئے۔

کیوں ۔

کیونکہ جس جگہ میں ہوں وہاں قدم قدم پر تمہاری پرچھائیاں تمہاری یادیں اور تمہاری باتیں بکھری پڑی ہیں اک اک رستے پہ۔ اس شہر میں کوئی جگہ ایسی نہیں جو میری آنکھوں نے تمہاری آنکھوں کے ساتھ مل کر نہ دیکھی ہو۔ جب کچھ نہیں رہا تو ..... تم اچھا نہیں کر رہے ہو۔

کیا کہنا چاہ رہی ہو۔

تم جہاں جاؤ گے وہاں تمہارے پاس تو صرف یادوں کی پرچھائیاں ہی ہوں گی اور یہاں میرے پاس زندہ و جاوید منظر قدم قدم پر میری نظریں ٹھوکریں کھائیں گی۔ کتنے زخم لگیں گے مجھے کون سنبھالے گا۔ یہاں تو کوئی ہمراز بھی نہیں ہے کسے ٹوٹنے بکھرنے کی کہانی سناؤں گی۔ ہر کسی سے تو انکاری رہی ہوں تمہارے پاس تو اس کی بھی Advantage ہو گی کہ ان لوگوں کو اس ایک فرد کی بابت بتانے میں اس کے متعلق بات کرنے میں کیا حرج جس کے بارے میں وہ جانتے ہی نہ ہوں۔ کافی مواقع ہوں گے تمہارے پاس خود کو Change کرنے کے ایک اچھے اور مخلص دوست کے ناطے میں تمہیں اس کا مشورہ

دیتی ہوں۔

جو تشنگی میں لے کے جاؤں گا اس کا احساس تو تمہیں ہے ہی نہیں کہ تم نے آج تک میری پیاس اپنے پاس گروی رکھی ہوئی ہے اور میرے پاس تو کچھ بھی نہیں کہ اسے چھڑا لے جاؤں۔ شاید اسی لئے میں یہ مسافتیں مول لے لوں کہ اپنی تشنگی کو چھڑانے کیلئے میرے پاس کچھ تاوان تو ہو۔

میں اس کی طلب گار نہیں ہوں۔

مجھے پتا ہے لیکن تمہاری وجہ سے لوگ اس کے طلبگار ہیں۔

میری طرف سے تم پوری طرح آزاد ہو۔

میں آزادی ہی تو نہیں چاہتا۔ میں تو اپنی گرفتاری پیش کرنا چاہتا ہوں میں ساری دنیا کے سامنے اقرار کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے اپنے صیاد سے محبت ہو گئی ہے۔ میں اس کی زلفوں کا اسیر ہو گیا ہوں مجھے اگر آزاد کیا گیا تو باخدا میں مر جاؤں گا۔

فار گاڈ سیک۔ ایسی باتیں نہ کیا کرو مجھے ڈر لگتا ہے۔

مجھے تو ان سب ڈروں سے مکتی مل گئی تم بھی اقرار کر لو میری طرح قبول کر لو۔

یہ تو شاید مجھ سے کبھی نہ ہو سکے۔

کیوں آخر کیوں۔

تمہیں ستانے میں مجھے مزہ آتا ہے۔

یاد رکھنا۔

کوشش کروں گی۔

اب زیادہ اتراؤ نہیں۔ چلو اٹھو دیر ہو رہی ہے۔

کہاں جانے کی جلدی ہے۔

جہاں میری چاہتوں ضرورتوں کی قیمت لگنی ہے سب بولی لگا کے بیٹھے ہوں گے۔

بری بات ہے تم ایسا سوچتے ہو۔

تم نے رات کی گفتگو نہیں سنی نا۔ سنی ہوتی تو ایسا نہ کہتیں۔ سب اپنے اپنے رونے اس لئے رو رہے تھے کہ میں اپنا رونا رو نہ سکوں۔

چلو تم میرے سامنے رولو۔

تمہارے سامنے روؤں۔

ہاں ہاں آنسو زہر ہوتے ہیں اس زہر کو آنکھوں سے نکل جانا چاہئے۔ چاہے وہ عورت کی آنکھوں میں ہوں یا مرد کی آنکھوں میں اس سے فرق نہیں پڑتا۔

پتا نہیں ابھی کتنے موقعے آئیں گے آنسو بہانے کے ہو جائے گی تمہاری یہ آرزو بھی پوری۔

میں تو میڈیکل پوائنٹ آف ویو سے کہہ رہی ہوں۔

تم اندھیروں کو بھی کس طرح روشن کر دیتی ہو کانٹوں کو بھی کیسے پھول کر دیتی ہو تم بہت یاد آؤ گی۔

جہاں جاؤ گے وہاں اتنے غم ہوں گے یعنی غم دنیا غم روزگار۔ ذرا کم ہی فرصت ملے گی تمہیں ان فضولیات کے لئے۔

میں جتنا قریب آنا چاہتا ہوں تم دھکا دے کر اتنا ہی دور کر دیتی ہو تم سمجھتی کیا ہو اپنے آپ کو۔

اک ادنیٰ کنیز آداب عرض ہے۔

تم بہت بدتمیز ہو۔

معاذ اللہ یہ آپ نے اپنا خطاب ہمیں کیوں دے دیا۔

بدتمیز ... !!! ابھی ہم تمہارے ہیں اس لئے جو چاہے ستم کرلو۔

وہ دوسرا کہو کیا کہتے ہوتے ہو تم ... ہاں ....

ابھی ہم تمہارے ہیں
بہت ہی پیارے ہیں

اُف اللہ ہم تو کچھ کہہ بھی نہیں سکتے۔

کہنے کی ضرورت بھی نہیں۔

کیوں۔ ضرورت کیوں نہیں اتنے بے ضرورت ہو گئے ہو۔

دیکھو ... !

دکھاؤ...... !

بعض دفعہ زچ کر دیتی ہو تم اتنی مضبوط کیوں ہو۔

یوں ہنستے نہ دیکھو دراڑیں تو میں نے اپنے اندر چھپا رکھی ہیں یقین کرو یہ قہقہے نہیں چیخیں ہیں۔ جنہیں میں نے ہنسی کا لبادہ اوڑھا دیا ہے۔

ارے تم تو سنجیدہ ہو گئیں تم کیا سمجھتی ہوں میں ان سب باتوں کو نہیں جانتا زیادہ مت ہنسا کرو زیادہ ہنسی انسان کے دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

زندہ کون رہنا چاہتا ہے۔

تمہیں پتا ہے ہمارے مذہب میں خودکشی حرام ہے۔

ظاہر ہے نعمتوں کو ٹھکرانا کہیں بھی جائز نہیں۔ زندگی کو ٹھکرانا کفرانِ نعمت ہی تو ہے۔

تو پھر !

لیکن تم کیا سمجھتے ہو موت صرف سانسوں کی ختم ہونے دل کی دھڑکنوں کے رک جانے کا نام ہے یہ تو خیر چھوڑو میں بھی کیا باتیں لے کر بیٹھ گئی ہوں۔

تمہارے اندر کی یہ کمبخت منحوس یعنی مایوس لڑکی کو دل چاہتا ہے کہ گولی مار دوں۔

اچھا جی اتنی محبت ہو گئی ہے آپ کو کہ میرے لئے ہی مجھے !

تمہیں اندازہ ہی نہیں احساس ہی نہیں میری چاہتوں میری محبتوں میرے جنون کا ورنہ تم کچی مچی مرنے کی باتیں کرتیں خیر چھوڑو تمہیں نہ ہی احساس ہو تو بہتر ہے ورنہ !!

کسی نے شاید تمہارے لئے ہی کہا ہے کہ

ان سے ملو ضرور سلیقے کے لوگ ہیں
سر بھی قلم کریں گے بڑے احترام سے

اور آپ کے بارے میں کسی نے کچھ نہیں کہا کیا۔

کہا ہے بالکل کہا ہے۔

کیا کہا ہے۔

ملتے کہاں ہیں ایسے محبت رسیدہ لوگ
کرتے رہو ہماری زیارت کبھی کبھی

کبھی کبھی کیوں ہمیشہ کیوں نہیں۔

چلو تم ہمیشہ کرلو۔

میں ہمیشہ ہی تو زیارت کرنا چاہتا ہوں۔

سنو.....!

ایک سپنوں کا گھر اور گھر میں تمہیں
ہم بسا لیں تو کیسا رہے گا
ایک پھولوں کا گھر اور اس میں تمہیں
ہم سجا لیں تو کیسا رہے گا

اچھا ہے۔

ہنس کے ٹال دیتی ہو۔

بعض دفعہ ہمارا بھلا اسی میں ہوتا ہے۔

کیا سوچنے لگی ہو۔

مجھے کیا کرنا چاہئے میں کیا کروں میں کس کو کھا جاؤں مجھے کوئی کام بتاؤ۔

کیا کرنا چاہتی ہو۔

بس ہوس سی ہے کچھ اچھا کرنے کی۔

ہوس اور اچھی۔

یہ ہوس کا مثبت پہلو ہے۔

کمال کی لڑکی ہو۔

نہیں! میرے ابو کا نام کمال نہیں ہے۔

مجھے پتا ہے۔

تو پھر کیوں کہہ رہے تھے کہ کمال کی لڑکی ہو۔

غلطی ہوگئی معافی چاہتا ہوں۔

چلو معاف کیا کیا یاد کرو گے کس سخی سے پالا پڑا ہے۔

شکریہ ویسے بھی ....ابھی ہم تمہارے ہیں، سارے ستم آزمالو۔

خیر بات ہو رہی تھی کچھ اچھا کرنے کی ہوس کی۔

تو کیا سوچا۔

سمجھ میں نہیں آتی کیا کروں۔ایک خواب کو ہاتھ پکڑا نہیں پاتی کہ دوسرا ہاتھ بڑھا دیتا ہے اس کو پکڑتی ہوں تو تیسرا اور اس طرح ایک سے ہاتھ چھڑاتی ایک کا ہاتھ پکڑتی جاتی ہوں کتنی دیر ہوگئی۔مگر یونہی ایسے ہی ہوں بلکہ شاید ایک ہی جگہ ایک سائیکل (Cycle) میں چکر لگا کر جہاں سے چلتی ہوں وہیں آ کھڑی ہوتی ہوں نہ رستے ختم ہوتے ہیں نہ منزلوں کی خواہش۔خیر تمہارے دوست کا کیا ہوا جس کی محبت کا کوئی چکر وکر تھا۔

تلخی سی آ جاتی تھی یونہی اس کے لہجے میں یوں وہ شخص دل کا بُرا نہیں تھا اور پھر یہ کہ زمانہ بھی اس سے نپٹنے پہ تلا ہوا تھا.....اس کو دیا گیا تھا جس طرح وہ جیا تھا بس وہی جیا تھا اور جیا بھی کیا تھا۔بس سانس ہی لیتا رہا دل دھڑکتے ہوئے دیکھتا رہا اور کرتا بھی کیا۔کبھی کبھی وہ سڑک کنارے ٹہلتا جاتا تھا۔کبھی ایئرپورٹ کبھی ریلوے اسٹیشن چلا جاتا یونہی آتے جاتے لوگوں کو دیکھتا رہتا تھا کیا سوچتا رہتا تھا خبر کسی کو نہ تھی۔کیا لیتا تھا وہ کسی کا ایسا بے ضرر سا بندہ صرف محبت ہی تو کرتا تھا۔

کیا ہوا اسے۔

مر گیا بے چارہ۔

کیسے.....

جیسے مرتے ہیں لیکن وہ تو بے موت مرا۔خیر تمہارے افسانے کا کیا ہوا جس کا تم فیصلہ نہیں کر پا رہی تھیں کہ دونوں کی شادی کر دی جائے یا نہیں۔

فیصلہ میں اب بھی نہیں کر پائی۔

مشکل کیا ہے۔

بات یہ ہے کہ جو مجھے پتا ہے وہ تو لکھ رہی ہوں جو نہیں پتا وہ کیسے لکھوں۔اصل میں وہ باتیں اتنی کر چکے ہیں کہ اب مزید باتیں کرنے کو سوچنی پڑتی ہیں۔مزید سوچنے کیلئے ٹائم ہی نہیں ملتا۔

تو پھر میری مانو ان کی شادی کر دو۔

پھر ایک مسئلہ ہے۔

ہمارے ہاں افسانوں کا ایک ٹرینڈ ہے کہ شادی پہ افسانہ ختم کر دیا جاتا ہے جبکہ میرا خیال ہے

اصل افسانہ یعنی ڈرامہ شادی کے بعد ہی شروع ہوتا ہے۔

توجناب یہاں پہ یہ افسانہ ختم کردیجئے اور دوسرا یہیں سے شروع کردیجئے۔ شادی کے بعد۔

کس کی۔

ان کی بھی اور اپنی بھی !

ٹھیک کہتے ہو تم کریں گے کچھ اُف!

میں ہمیشہ ٹھیک کہتا ہو کیا ہوا۔

ہوں کچھ طبیعت خراب ہے۔

خیریت ڈاکٹر کو دکھایا ہے۔

ہوں بس ذرا سی Anxity تھوڑی سی ٹینشن اور پھر تمہیں پتا ہے پریشر شوگر یا ہارٹ۔

تمہیں کیا ہے۔

تھوڑا سا پریشر لگ رہا ہے ہنڈ کا۔

یعنی ہنڈ پریشر۔

اوپر نیچے تو ہوتا رہتا ہے۔

تم اسے معمولی نہ لو۔

میرا یقین ہے کہ انسان کے جتنے دن لکھے گئے ہیں وہ بہرحال پورے ہوں گے نہ اس سے پہلے نہ اس کے بعد۔

وہ ٹھیک ہے لیکن دنیا میں ویسے ہی اچھے اور خوبصورت لوگوں کی کمی ہے۔ Take Care of Your Self دنیا تمہارے جیسے ہی لوگوں کی وجہ سے قائم ہے۔

یہ ساری خوش فہمی ہے ویسے تعریف کرنے کا شکریہ۔ غلط فہمی بھی ہوسکتی ہے۔

کیا فرق ہے غلط فہمی اور خوش فہمی میں۔

غلط فہمی اتنی نقصان دہ نہیں ہوتی جتنی کہ خطرناک خوش فہمی ہوتی ہے۔ غلط فہمی دوسرے کے متعلق ہوتی ہے اس لئے جلدی ختم ہوجاتی ہے۔ اس سے اتنی چوٹیں بھی نہیں آتیں۔ آتی بھی ہیں تو اندرونی ذرا سی احتیاط سے بچت ہوجاتی ہے۔ لیکن خوش فہمی اس کا علاج بھی حکیم لقمان کے پاس نہیں تھا۔ پہلی بات یہ کہ خوش فہمی اگر ہوجائے تو ختم نہیں ہوتی۔

مسلسل چوٹیں لگتی ہیں مزے کی بات بندے کو پتا نہیں چلتا خراشیں دراڑیں اس کے چہرے پہ نشان بناتی چلی جاتی ہیں۔ بندے کو فرصت ہی نہیں ملتی کہ آئینہ ہی دیکھ لے۔

مجھے ڈراؤ نہیں۔

دعوت تو تمہیں نے دی تھی بولنے کی۔

☆☆☆

Chapter # 11

چلو چل کے چائے پیتے ہیں۔

چائے کا موڈ نہیں ہو رہا۔

کتنی Unromantic بات کی ہے تم نے۔

چائے کا رومانس کے ساتھ کیا تعلق۔

تمہیں نہیں پتا۔

نہیں۔

میں بتاتا ہوں چلو تصور باندھو۔

تمہیں نہ باندھ لوں۔

مجھے تو تم باندھ ہی چکی ہو۔

کھول دوں۔

عادت ہو چکی ہے۔

بدتمیز۔

شکریہ۔ میں تمہیں بتا رہا تھا چائے کا رومانس سے تعلق۔

بتا بھی چکو۔

پہلے آنکھیں بند کرو۔

کیوں کیا مطلب ہے۔

اعتبار نہیں ہے۔

ہے لیکن اتنا نہیں ہے۔

کتنا ہے بتاؤ تا کہ مجھے اپنی اوقات کا تو پتا چلے۔

اب سنجیدہ نہ ہو جانا میں تو یونہی مذاق کر رہی تھی۔

نہ کیا کرو میری جان جلتی ہے۔

تم کوئی بات کر رہے تھے۔

ہاں چائے اور رومانس کی تم جانتی ہو چائے پینا کتنا رومانٹک ہوتا ہے۔ جب دو افراد میز کے گرد بیٹھے ہوں اک دوجے کو کچھ کہنا چاہ رہے ہوں مگر کہہ نہ پا رہے ہوں اس وقت چائے پینے سے بہترین حل کوئی نہیں ہوتا۔ خود کو اس مسئلے سے باہر نکالنے کیلئے۔ مگر پھر مسئلہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ جب چائے کے کپ سے گرم گرم بھاپ اُٹھ رہی ہو مہکی مہکی سی خوشبو ہر طرف پھیلی ہوئی ہو اور جب چائے کا سپ لیتے ہوئے نظر سے نظر ٹکرائے کوئی نظر اُٹھی کی اُٹھی رہ جائے اور کوئی نظر جھک جائے۔

بس کرو بس !

پتا ہے نظر سے نظر کیا کہتی ہے۔

Shut Up۔ ان اُلٹی سیدھی باتوں کے علاوہ تمہیں کچھ آتا بھی ہے کہ نہیں۔

کچھ غلط ہو گیا ہے کیا۔

کچھ تمہیں پتا ہے تمہاری یہ اُلٹی سیدھی باتیں مجھے بہت یاد آتی ہیں جب تم نہیں ہوتے۔

تم مجھے یاد کرتی ہو سچ سچ بتاؤ۔

نہیں !

اتنی بدلحاظ نہ ہو جایا کرو کبھی بتا دیا کرو کیوں چھپاتی ہو۔

ہوں چلو دیر ہو رہی ہے۔

ملتی رہا کرو اپنے ہونے کا احساس رہتا ہے۔

تم بھی چلو کیا کرو گے یہاں۔

ایک دوست کو ٹائم دیا ہوا ہے آنے ہی والا ہے۔ پانچ دس منٹ کا کام ہے پھر میں بھی چلتا ہوں۔ تمہارے بغیر کیا کروں گا یہاں۔

Ok See You

☆☆☆

ہیلو! 5733381

پیار کا پہلا خط لکھنے میں وقت تو لگتا ہے۔

ہیلو ہیلو، گانا ہی گاتے رہو گے یا کچھ بولو گے بھی۔

جناب

آپ کون۔

جسے آپ نے فون کیا۔

لیکن اصولاً تو آپ کو اس وقت یہاں نہیں ہونا چاہئے تھا بلکہ گھر پہ ہونا چاہئے تھا۔

چاہئے تو تھا۔

کیوں نہیں۔

ابھی کچھ صفحے باقی ہیں۔

سمجھی نہیں کیا کر رہے ہو۔

اخلاقی جرم۔

مطلب۔

نا سمجھ نادان پگلی دیوانی کسی کا خط یا ڈائری وغیرہ اس کی اجازت کے بغیر پڑھنا اخلاقی جرم ہی تو ہے۔

کیا مطلب کہیں میری ڈائری تو نہیں پڑھ رہے۔

ٹھیک سمجھی ہو۔

اسی لئے میں نے فون کیا تھا تمہاری ٹیبل پر ڈائری رہ گئی تھی۔ جنوں میں جانے کیا کیا بکا ہوا ہے۔ پلیز نہ پڑھو۔

اسی نے تو ابھی تک بٹھایا ہوا ہے۔

رسی سے باندھ دیا ہے کیا۔

ریشوں سنگلوں سے مضبوط لفظوں حرفوں نے جکڑا ہوا ہے۔ کس قدر عجیب و دلنشیں سے لہجے ہیں۔ ان لفظوں ان حرفوں کے۔ اٹھنا چاہا تو اٹھ نہیں پایا ایک لفظ پڑھا ایک سے دوسرا

ایک صفحہ پڑھا ایک سے دوسرا دوسرے سے تیسرا اور اس طرح ...... کوئی عجیب سی مگر خوبصورت بات ہے تمہاری تحریروں میں اور اتنی کہ یقین مانو تمہارا ڈسٹرب کرنا بھی برا لگا۔ کوئی اور ہوتا تو اب تک سوری رانگ نمبر Sorry Wrong Number کہہ کر بند کر چکا ہوتا۔

بند کر دوں۔

بس

تم مخاطب بھی ہو قریب بھی ہو
تم کو دیکھوں کہ تم سے بات کروں

ایسی کیا بات ہے۔

تم میں یا تحریروں میں۔

تحریروں میں۔

اصل میں کہیں بھی ایسا نہیں لگا کہ زبردستی کے الفاظ آ گئے ہوں یوں ترتیب اور چناؤ سے لفظ کے بعد لفظ آیا ہے کہ تاج محل سا بن گیا ہے اور تاج محل دیکھنا کسے پسند نہیں۔

It's too much خوامخواہ کی تعریفیں۔

تمہیں اچھی طرح پتا ہے کہ میں خوامخواہ تعریف نہیں کیا کرتا۔ مجھے بعض دفعہ کچھ تحریریں چھ بار پڑھنی پڑیں دو دفعہ تو اس لئے کہ تمہاری Writing اتنی اچھی نہیں مزید چار دفعہ اس لئے کہ مجھے یہ بہت اچھی لگیں۔ تم ہنس رہی ہو۔

ظاہر ہے۔

اچھا تم اندازہ لگا لو کہ میں تمہارے ساتھ ہی گھر جانے کیلئے تیار تھا بس دوست سے دس پندرہ منٹ لگے تھے۔ اے سی آف کر کے واپس ٹیبل پہ گاڑی کی چابی لینے آیا تو تمہاری ڈائری پہ نظر پڑی۔ یونہی کھڑے کھڑے ورق گردانی کی اور پھر بیٹھ گیا۔ پڑھنا شروع کیا تو پڑھتا ہی چلا گیا یہ تو تمہارے فون سے اندازہ ہوا کہ کیا وقت ہو گیا۔

اچھا اب تھک چکے ہوگے تمہارے سر میں درد ہو رہا تھا نیند آ رہی تھی تمہیں باقی کل پڑھ لینا۔

ابھی پڑھ کے ہی اٹھوں گا اتنا گیپ بھی برا لگ رہا ہے کہ گھر لے جاؤں اور وہاں جا کے پڑھوں۔ بلکہ راستے میں تو انہیں یاد کر کے سرور آئے گا۔

مجھے اندازہ نہیں تھا۔

تمہیں نہ اپنا اندازہ ہے نہ اپنی چیزوں کا نہ دوسرے کی چاہت کا۔

Ok میں فون بند کرتی ہوں میں مزید آپ کے اور اپنے بیچ حائل رہنا نہیں چاہتی۔

Thank You۔

بدتمیز آج خود ہی تھینک یو کہہ کر فون بند کر دیا اور نہ تو ضد ہی کرتا رہتا تھا کہ پہلے تم بند کرو اور بار کے مجھے ہی بند کرنا پڑتا تھا۔ مجھے اپنے آپ سے جیلسی فیل ہو رہی ہے کل بات کروں گی۔ اور خوشی بھی عجیب خوشیاں ہوتی ہیں۔

☆☆☆

Chapter # 12

سنو تمہاری میری شادی ہو جائے گی نا !

شاید۔

شاید نہیں انشاء اللہ کہو۔

ہاں اگر اللہ نے چاہا۔

اگر اللہ نے نہ چاہا تو بڑی مشکل ہو جائے گی۔

دیکھو وہی ہوتا ہے جو اوپر لکھا ہوتا ہے۔

میرا خیال ہے ایسا نہیں ہے۔

کیا مطلب۔

مطلب یہ کہ لکھتا تو وہی ہے لیکن کچھ ہم بھی لکھواتے ہیں۔

نہیں کبھی۔

سب کچھ وہ اپنی مرضی سے ہی کرتا ہے لیکن کچھ ہماری بھی کبھی کر دیتا ہے۔

شاید۔

میں یہ تو نہیں کہتا کہ تم نہ ملیں تو مر جاؤں گا لیکن بہت عجیب سا لگتا ہے تمہارے بغیر۔ اپنی زندگی کا تصور۔

This is the way things are زندگی یہی ہے ایسا ہی ہوتا ہے بعض دفعہ کہ جو چیزیں ہمیں پسند ہوتی ہیں ہمیں نہ صرف ان کے بغیر رہنا پڑتا ہے بلکہ جو چیزیں ہمیں ناپسند ہوتی ہیں ان کے ساتھ رہنا پڑتا ہے مرتا کوئی نہیں۔

سمجھاتا ہوں بہت سمجھاتا ہوں خود کو مگر اک پل کو بھی دماغ کی بات دل ماننے کو راضی نہیں ہوتا ڈانٹ کے چپ کروا دیتا ہے۔

بڑا بدتمیز ہے۔

کون۔

آپ کا دل۔

ہاں ہے تو۔

علاج کرواؤ اس کا۔

اتنا وقت نہیں ہے میرے پاس۔ انسان کتنا عجیب ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے جو وہ کر رہا ہے۔ وہ کوئی دوسرا نہیں کر سکتا اور دنیا اس کے دم سے ہے۔ مگر جب مرتا ہے تو دنیا وہی اپنے انداز سے چلتی رہتی ہے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ گویا جب تک زندہ رہتا ہے اس خوش فہمی میں رہتا ہے کہ دنیا اسی کی وجہ سے چل رہی ہے۔ مرنے کے بعد خیال آتا ہے کہ ایسا تو نہیں تھا۔

پھر تم بھی اپنے دل کے علاج کیلئے وقت نکالو۔

عجیب لڑکی ہو۔

وہ کیسے۔

ایک بات تو بتاؤ تم مجھ سے محبت تو خیر کرتی ہی نہیں لیکن کیا پسند بھی نہیں کرتیں کہ یوں جان چھڑاتی رہتی ہو۔

پتا نہیں تم سے محبت کی جا سکتی ہے کہ نہیں لیکن اتنا ضرور ہے کہ تم کو پسند کیا جا سکتا ہے۔

بھلا وہ کیسے اور کیوں۔

اب بھلا ایسے شخص کو ناپسند کرنے کی کیا وجہ جو آپ کی ذرا ذرا سی بات کو اتنی اہمیت دیتا ہو کہ جب ملے چھوٹی چھوٹی سی بات کو بھی نوٹ کر لیتا ہو۔ آج خوش آج اُداس ہو۔ آج رو کے آئی ہو جو یہ احساس دلاتا ہو تمہارے ہاتھ اچھے ہیں۔ تمہارے دانت خوبصورت ہیں تم ہنستی اچھی ہو تمہاری آواز پیاری ہے۔ تمہیں یہ کلر سوٹ کرتا ہے تمہارے پاؤں میں یہ چپل بجتی ہے۔ تمہاری بے آواز پازیب بھی کتنی بجتی ہے۔ چوڑیاں تم پہ جچتی ہیں۔ تم نے آج نیل پالش میری پسندیدہ کلر کی لگائی ہے فلاں دن تم نے فلاں جھمکے پہنے تھے آج بالیاں پہنی ہیں۔ جسے آپ ملو تو اسے وقت کا احساس ہی نہ ہو۔ جسے یہ احساس ہو کہ تم سے بہترین دنیا میں کوئی ہے ہی نہیں ایک سے ایک بڑھ کر ہستی ہو۔ اور اس کی آنکھوں میں آپ کی صورت بستی ہو۔ وہ آپ کو ایسے جانتا ہو جیسے آپ خود بھی خود کو نا جانتے ہوں۔ سنو۔ چاہنے والے بہت ہوتے ہیں لیکن یوں جاننے والا کوئی کوئی تم ان میں سے ایک

ہو۔ تمہیں نہ صرف خود مکمل ہونے بلکہ دوسروں کو بھی مکمل کرنے کا طریقہ سلیقہ آتا ہے۔ تم نہیں جانتے میرے کتنے ادھورے پن کو تم نے نامعلوم نامحسوس طریقے سے مکمل کیا ہے۔ جب بھی ملتے ہو میرے اندر چھپے ہوئے انسان سے مجھے ملوا دیتے ہو۔ کیا کہوں کہ تم کیا ہو۔

عجیب بدنصیب انسان ہوں میں بھی۔

کیا مطلب۔

یہ بدنصیبی نہیں ہے تو اور کیا ہے کہ آپ کی ہر بات ہر ادا کسی کو پسند ہو اچھی لگتی ہو بھی لگتی ہو مگر پھر بھی دوسرے کے پاس کوئی جواز نہیں مجھ سے محبت کرنے کا۔

سنو۔ اس محبت کے سوا بھی بہت سارے ایسے رشتے ہیں جو سچے اچھے کھرے اور پیارے ہیں۔

مجھے بس ایک ہی رشتہ ایک ہی ناطہ چاہئے اور وہ تمہیں مجھے دینا پڑے گا۔

تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے میں نے انکار کیا ہے۔ مجبوریاں تو تمہاری اپنی ہیں۔ اتنی روشنیاں تم سے وابستہ ہیں کہ تمہارا اپنی جگہ سے ہلنا ان کو ختم نہیں تو مدھم ضرور کر دے گا۔

اگر ان روشنیوں کو اپنی تمازتوں کا احساس نہیں انہیں خیال نہیں کہ طوفانی ہوائیں مجھ تک نہیں آنی چاہئیں تو مجھے بھی ...

مت بھولو کہ زندگی اپنے لئے ہی جینے کا نام نہیں۔ دوسروں کے کام آنے کا بھی نام ہے۔

کاش تم میں کوئی خامی ہوتی کوئی بُرائی ہوتی تم بے وفا ہوتیں تم ہرجائی ہوتیں کم از کم تم سے بچھڑنا تو آسان ہوتا۔ تم اپنی دوستی کو دشمنی میں نہیں بدل سکتیں کیا۔

کوشش کروں گی اب تم دھیرج رکھو خواہ مخواہ خود کو پریشان مت کرو۔

اتنے خلوص اتنے پیار سے کی تو ہو چکی دشمنی۔

میں چلوں۔

ایک منٹ۔ تمہیں پسند ہے نا بے مقصد سڑکوں پر گھومنا ایئر پورٹ اسٹیشن پر چکر لگانا وہاں کسی بنچ پر بیٹھ کر آتے جاتے لوگوں کو تکنا ان پہ فقرے کسنا۔

ہاں بہت۔ میں لڑکا ہوتی تو راتوں کو مسجدوں میں دیے جلاتی کسی نیم کے پیڑ تلے بیٹھ

کر بانسری بجاتی آتی جاتی لڑکیوں پہ فقرے کستی اور نہیں تو کسی ٹھیلے والے کے پاس کھڑے ہو کر وہ کیا پکوڑے اور کچوریاں کھاتی۔

یہ سب تو اب بھی ہو سکتا ہے چلو ایئرپورٹ چلتے ہیں یا کسی اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر کسی بینچ پر دھرنا مار کر بیٹھ جائیں گے اور وہاں جو ٹھیلے والے ہوتے ہیں نا ان سے نان پکوڑے لے کر کھائیں گے گرم گرم چائے پئیں گے .... کہاں کھو گئیں۔

اگر ایسا ہو تو کیسا لگے۔

کر کے دیکھ لیتے ہیں۔

یقیناً بہت اچھا لگے گا بہت مزہ آئے گا یہ سب ہو میں ہوں اور تم ہو۔

مجبوری کیا ہے۔

تمہیں پتا ہے کہ یہ سب میرے اصولوں کے خلاف ہے۔ تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے کچھ اصول بنا رکھے ہیں۔

اتنی چھوٹی سی جان نے کتنے بڑے بڑے اصول بنا رکھے ہیں۔ مجھے تم پر کبھی کبھی بہت غصہ آتا ہے اور اپنی بے بسی پر بھی۔ لیکن میں نے بھی عہد کر رکھا ہے کہ کسی دن تمہارے اصول نہ توڑ دیئے تو جو چاہے کہنا۔

دیکھو کوئی بدتمیزی نہیں ہونی چاہئے۔

جی نہیں سب کچھ تمیز کے دائرے میں ہوگا۔

خیر..... ان باتوں کو چھوڑو کسی اور موضوع پر بات کرتے ہیں۔ اچھا یہ بتاؤ یہ ادب ہوتا کیا ہے۔

بے ادبی کی آخری حد۔

مطلب۔

مطلب یہ کہ ادب کو جتنا اچھا اور بہترین بے ادب بے لحاظ اور بے احساس لوگ تخلیق کر سکتے ہیں اتنا ایک سیدھے سادھے نیک و شریف بندے کے بس کی بات نہیں۔

توبہ ..... اتنا بے لاگ تبصرہ۔

بے باک بھی۔

ویسے تم یہ زیادتی کر گئے ہو میں یہاں تمہیں سیکنڈ نہیں کرتی۔

Let Me Clear اب دیکھو میں نے اس دن تمہیں پڑھا مطلب تمہاری تحریروں کو تمہاری ساری تحریروں میں اپنا آپ جھلکتا ہے تمہارا اخلوص پیار معصومیت تمہارے اندر کی خوبصورت لڑکی تم ابھی تک کوئی برا کردار تخلیق نہیں کر سکیں جس دن تم نے ایسا کر لیا اپنے آپ کی نفی کر لی تو تم بھی ادب تخلیق کر لوگی۔

میں اب بھی نہیں سمجھی تم کیا کہنا چاہ رہے ہو۔

یہ لوگ اپنی عادت و کردار کی بدصورتی کو اپنے الفاظ سے خوبصورت بنا دیتے ہیں کہ لوگ انہیں خوبصورت انسان سمجھنے لگتے ہیں گو کہ There is Exceptional always there, but exception proves the rule.

میرا خیال ہے کہ ہر کسی کو حق ہوتا ہے کہ وہ اپنی کمی کو اپنی بدصورتی کو کسی طرح ختم نہیں تو کم کر سکے چھپا سکے۔

جی ضرور مگر! یہ بدصورتی اپنی ذات اپنے کردار سے ختم کرے اسے اندر چھپا کر سوئے ہوئے ناگ کی طرح نہ رکھے کہ جب چاہے وہ اُٹھ کر ڈس لے۔

تلخی کچھ زیادہ ہو گئی ہے۔ ہم بہت حساس اور معاشرے کے خوبصورت انسانوں کی بات کر رہے ہیں۔

ایک اچھا شاعر ایک اچھا لکھنے والا ایک اچھا انسان بھی ہو یہ ضروری نہیں۔ بالکل ایسے ہی جیسے ایک اچھے انسان کیلئے ضروری نہیں کہ وہ شاعر یا ادیب بھی ہو۔

یہ کیا بات ہوئی لکھنے والا کہنے والا اچھا ہے تو اچھا کہا اچھا لکھا نا .....!

بہت کم ہوتا ہے بہت ہی کم۔ مجھے تو ابھی تک ان سے مل کر مایوسی ہی ہوئی ہے مجھے تو ابھی تک یہی نظر آیا ہے کہ ؎

وڈی وڈی پوشاں تے نکے نکے لوگ
نکے نکے لوکاں نوں وڈے وڈے روگ

کیا سوچنے لگیں۔

سوچ رہی ہوں جانے تمہاری طرح کتنے لوگوں کے لہجوں میں اتنی کڑواہٹ ہو۔ اور کیا کل میرا بھی ان لوگوں میں شمار ہوگا کل میرے لئے بھی کوئی ایسے ہی زہر اُگلے گا۔

پگلی... میں اس بات سے انکار نہیں کرتا کہ خوبصورت انسان نہیں ہیں لیکن وہ بہت کم ہیں اور تمہارا شمار ویسے بھی نایاب کمیاب لوگوں میں ہوتا ہے تم بتاؤ تمہیں ابھی تک کسی نے متاثر کیا۔

میں ابھی تک کسی سے ملی کہاں ہوں صرف انہیں دیکھا ہے تھوڑی ہی دیر کے لئے۔

ملنا بھی نہیں تم حساس لڑکی ہو بہت دکھوگی۔

تم یہ سب کیسے کہہ سکتے ہو۔

دیکھو جو شراب شباب کے بغیر ادب تخلیق نہ کر سکے وہ بے ادب نہیں تو کیا۔ وہ غلاپن نہیں تو کیا مکاری وعیاری نہیں تو کیا بدصورتی نہیں تو کیا۔

بس کرو مجھے ڈر لگ رہا ہے۔

جو بُرا ہے ہم اسے بُرا کیوں نہیں کہہ سکتے اور ان کے منہ پہ۔

میرا تو خیال ہے کہ کسی کی اچھائی دیکھو تو اس کی تعریف کرو اگر کسی میں خامی یا برائی دیکھو تو اسے نظرانداز کردو چھپا جاؤ۔

تاکہ وہ اور شیر ہو جائے۔

تمہیں پتا ہے جب ہم اپنی طاقت کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں تو اصل میں دوسرے کی کمزوری کی بات کر رہے ہوتے ہیں جب کسی کی بُرائی کر رہے ہوتے ہیں تو اصل میں اپنی اچھائی کر رہے ہوتے ہیں۔

جیسے میں اپنی محبت کا اظہار کر رہا ہوتا ہوں تو اصل میں تمہاری نفرت کی بات کر رہا ہوتا ہوں۔

خدارا یہ نفرت کہاں سے لے آئے ہو میں چلتی ہوں۔

بیٹھ جاؤ بیٹھی رہو۔ اس دفعہ میں ایک فیصلہ کرنا چاہتا ہوں۔

وہ کیا۔

وہ یہ۔ یا تم ملو یا بالکل نہ ملو۔

قائم رہ سکو گے اگر نہ ملنے کا فیصلہ ہوا تو

تم رہ سکو گی۔

مشکل لگتا ہے۔

تم چاہتی کیا ہو۔

تمہارے دل سے اپنی خوامخواہ کی Attachment ختم کرنا۔

محبت کیوں نہیں کہتیں... لوگ محبتوں کے درخت لگاتے ہیں اور تم لگے لگائے درخت کی جڑیں اپنے ہاتھوں سے کلہاڑیاں مار مار کے کاٹ رہی ہو۔

چلو ایسا ہی سمجھ لو۔

ایسا کیا سمجھ لوں ایسا ہی ہے... میں چلتا ہوں۔

As You Wish

It's not my wish, it's your wish

او کے یہ میری ہی وش سہی۔

God Bless Us.

شکریہ

☆☆☆

Chapter # 13

ہیلو ..... بہت انتظار کروایا۔

بہت کوشش کرتا ہوں کہ آپ سے کام نہ پڑے لیکن پھر کوئی نہ کوئی کام نکل ہی آتا ہے۔

اس قدر اجنبی لہجہ..... کہاں ہو اس وقت۔

میں جہاں بھی ہوں آپ سے بہت دور ہوں آپ نے خود اپنے ہاتھوں سے اس پیڑ کی جڑیں کاٹی ہیں پتے نوچے ہیں ٹہنیاں توڑی ہیں جو آپ کی محبت کا میرے دل میں اگا تھا۔

مانتی ہوں پتا ہے مجھے اس کے سوا چارہ ہی کوئی نہیں تھا۔

اُف میرے خدا ! وہی لہجہ مصلحتوں والا تنہا رہ جاؤ گی اور اتنا کہ مر جاؤ گی تم۔

اس سے اچھی کیا بات ہو سکتی ہے۔

کیا ملا تمہیں خود کو مجھ سے دور کر کے.....

جو تمہارے قریب ہوتے نہیں ملا تھا۔

بہت عجیب لڑکی ہو تم یوں ہر طرح سے خوبیوں خامیوں سمیت میرے آئیڈیل کے فریم میں فٹ آتی ہو کسی دن میں تمہاری ساری مصلحتوں اصولوں سمیت تمہیں تم سے چرا کے لے جاؤں گا۔ اور تم چیختی چلاتی رہ جاؤ گی۔

یہ چوری چکاری کب سے شروع کر دی۔

جب سے لوگوں نے مجھے میرا حصہ دینا چھوڑ دیا۔

حصہ یا بھتہ۔

جو چاہے کہو جو چاہے سمجھو تم اپنے آپ کو تو میری نظروں سے اوجھل کر سکتی ہو اپنی یاد کو نہیں خیال کو تصور کو نہیں جو تھوڑے سے وقت میں میں نے بہت سا وقت تمہارے ساتھ گزارا ہے وہ میرا سرمایہ ہے۔

ایسا سرمایہ جس کا فائدہ کوئی نہیں۔

تم اتنی بے حس بے احساس نہیں ہو اور نہ کوشش کرو بننے کی مت کانٹے بکھیرو چلو گی تو اپنے

آپ کو زخمی کر لو گی چنو گی تو اپنے ہاتھوں کو لہولہان کر لو گی۔ یوں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو اور مجھ پر بھی رحم کرو۔

کیا کروں پھول میری قسمت میں نہیں ہیں۔ بس کانٹے ہی کانٹے ہیں۔

کانٹے ہونے کا مطلب تو یہی ہے کہ یہیں کہیں آس پاس تمہارے پھول بھی ہیں۔

واقعی.....اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا۔ ''تھینک یو ویری مچ'' میں بہت اُداس تھی تم سے بات کر کے میری.........

میری اُداسی کون دور کرے گا۔

کسے کرنی چاہئے۔

میں نے کس کی کی۔

میری۔

تو پھر

یعنی مجھے۔

بالکل۔

وہ کیسے۔

تمہاری اُداسی تو میری آواز سن کے دور ہو گئی میری اُداسی بے قراری تمہیں دیکھے بنا چین نہیں پائے گی۔

میرا گھر میرا آفس میرا راستہ..... تمہارے گھر تمہارے آفس تمہارے راستے سے دور تو ہے لیکن تمہارے شہر میں ہی ہے۔

بلا رہی ہو۔

ہاں مگر اس طرح

یونہی کبھی کبھار ملیں کوئی بات ہو
یہ کب کہا ہے کہ وہ خوش بدن ہمارا ہو

اگر یہ کہہ لیں یہ چاہ لیں تو محترمہ مجھ پر بڑا احسان ہوگا۔ کیونکہ کبھی کبھار مل لینے اور بات کرنے سے میرا دل نہیں بھرتا۔ میں تو چاہتا ہوں کہ وہ صرف میرا اور میرا ہی ہو۔ ویسے

ابھی ہم تمہارے اور بہت ہی پیارے ہیں۔

اب زیادہ فری نہ ہو۔فوراً پٹری سے اُتر جاتے ہو۔

اور تم بھی تو فوراً لال جھنڈی لہرانے لگتی ہو۔

باتیں بہت کرنی آتی ہیں تمہیں۔

تمہیں اچھا نہیں لگتا۔

پتا نہیں۔اچھا سنو میری ڈائری تمہارے پاس ہے زحمت نہ ہو تو آفس ڈراپ کرتے جاؤ۔

ڈائری والی کو پک نہ کرتا جاؤں۔

بدتمیزی نہیں......اپنی پہلی فرصت میں ڈائری پہنچادو بہت یاد آ رہی ہے مجھے

اور مجھے تم یاد آ رہی ہو۔

توبہ ہے۔

اور کچھ

نہیں اور کچھ نہیں۔ویسے کیا ہو رہا تھا آج کل۔

کیا کروگی پوچھ کر۔

یہ میری بات کا جواب نہیں۔

آپ کی تو کسی بات کا جواب نہیں۔

طنز کر رہے ہو۔

مجھے کیا پڑی کسی پر طنز کرنے کی۔

کسی پر یعنی کسی پر ”میں کب سے شامل ہوگئی“ کسی میں۔

جب سے آپ کو کسی کی کوئی خبر نہیں اپنا مطلب ہوا تو بات کر لی۔

یہ بات ٹھیک ہے کہ میں ذرا مصروف تھی لیکن تمہیں بھولی ہرگز نہیں۔

کوئی ثبوت

ایسی باتوں کا ثبوت کہاں ہوتا ہے۔

جب ثبوت نہیں ہے تو

ثبوت کیلئے مجھے کیا کرنا چاہئے۔

اتنا نہ آزماؤ۔

تم سے ملوں تو مصیبت تم سے نہ ملوں تو مصیبت۔

اچھا اب میں چلتا ہوں۔

کچھ دیر ٹھہروگے نہیں۔

یہ کوئی ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن......

لیکن۔

کچھ نہیں۔اتنے عرصے بعد ملے ہو اور یوں دل جلا رہے ہو۔

کس کا۔

اپنا بھی اور میرا بھی۔

بتاؤ میں کیا کروں۔

مجھ سے پوچھ رہے ہو جیسے خود پتا نہیں۔

کس سے پوچھوں کون بتائے گا اس مسئلے کا حل۔ایک قدم آگے بڑھاتا ہوں دس قدم پیچھے چلے جاتے ہیں۔

ایسا کرو اُلٹا چلنا شروع کردو۔

میری جان پر بنی ہے تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے۔

جس کا علاج نہ ہو وہ سہنا ہی پڑتا ہے۔

اچھا اب کہیں ملو تمہیں کڈنیپ (Kidnap) نہ کرلوں تو کہنا۔

خدا حافظ......!

خدا ہی حافظ۔

☆☆☆

Chapter # 14

آؤ بیٹھو...... بیٹھو نا لوگ کیا سوچیں گے میں لڑکی کو زبردستی لفٹ دے رہا ہوں۔

ویسے لفٹ تو زبردستی ہی دے رہے ہو۔

گاڑی میں بیٹھنے کا شکریہ۔

یہ میرے اصول کے خلاف ہے۔

جانتا ہوں۔

پھر ایسا کیوں کیا۔

جان بوجھ کر بڑا دل چاہتا تھا تم سے تمہارے اصول کی خلاف ورزی کرواؤں۔ آج موقع مل گیا ویسے Last Time تمہیں یاد ہوگا کہ میں نے کہا تھا کہ اب کہیں نظر آئیں تو کڈنیپ (Kidnap) کرلوں گا۔

مجھے کچھ یاد نہیں۔

یاد دلاؤں۔

نہیں شکریہ۔

ناراض ہو۔

یقیناً۔

کیوں ۔

تم نے اچھا نہیں کیا۔

یہ لفٹ دینے کی

ہاں پہلے بھی تم کئی دفعہ پاس سے گزر چکے ہو مگر اس طرح کی حرکت نہیں کی۔

مجھے پتا تھا کہ یوں سڑک پر تم انکار نہیں کرسکوگی۔

تم نے اچھا نہیں کیا۔

بے شک لیکن مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے میں نے بارہا سوچا تھا کہ تم میرے ساتھ نہیں

میں تمہارے ساتھ سفر کروں گا تو کیسا لگے گا۔

پھر کیسا لگ رہا ہے۔

تمہارا کوئی خواب ایک دم سے حقیقت بن کے سامنے آیا کبھی۔

ہاں تلخ خواب اکثر۔

پلیز...... اتنے اچھے خوبصورت موقع پر کوئی بدشگونی نہیں ہوگی۔

یہ کہاں جا رہے ہو۔

پٹرول ڈلوالوں پھر بتاتا ہوں۔

ٹینکی فل کیوں کروائی۔

تاکہ راستے میں دوبارہ کہیں رکنے کی زحمت نہ کرنی پڑے۔

مطلب۔

میں تو چلا جدھر چلے راستہ۔

کیا مطلب۔

جناب جب تک اس گاڑی میں پیٹرول کا آخری قطرہ ہے ہم نہیں رکیں گے۔

ایک وہ بدتمیزی تھی ایک یہ بدتمیزی ہے۔

وہ کونسی۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے والی...... جب تم نے گاڑی میرے سامنے روک کر بیٹھنے پر اصرار کیا اور اس سے پہلے جو زوردار بریک لگائے تھے۔

وہ تو دلی مرادیوں سامنے آنے پر بریک تو لگتے ہی ہیں۔

اور ہارن کس خوشی میں بجایا تھا۔

تمہیں متوجہ کرنے کے لئے۔

اور جو اتنے سارے لوگ متوجہ ہو گئے تھے۔

ان کی خیر ہے۔

تمہیں پتا ہے اس وقت میں نے کیا کہا تھا۔

میں نے تمہارے ہلتے لبوں سے اندازہ لگا لیا تھا کہ تم نے کیا کہا ہوگا۔

کیا کہا ہوگا۔

اُلو کا پٹھا۔

بالکل یہی کہا تھا۔

مجھے اندازہ تھا

تمہیں پتا ہے میرا Reaction دوسرا بھی ہو سکتا تھا۔ تمہارے اس طرح سڑک پر روکنے پر۔

جی جناب! مجھے پورا پورا اندازہ تھا کہ مجھے ایک زوردار تھپڑ بھی پڑ سکتا ہے لیکن وہ کہتے ہیں نا کہ اُمید پہ دنیا قائم ہے۔

اوہ میرے خدا یہ تو بارش شروع ہوگئی۔

اے ابرِ کرم آج اتنا برس اتنا برس کہ وہ جا نہ سکیں۔

گانا بند کرو اور گاڑی کو کسی سائیڈ پر لگاؤ بارش میں نہیں چلانی چاہیے۔

ویسے بھی مجھے مرنے کا ابھی کوئی شوق نہیں بہت سے کام کرنے والے ہیں۔

اس چیز کا مجھے تم سے زیادہ خیال ہے اور روک دی گاڑی اور یہ لو ٹیپ آن کر دی۔

پتا نہیں کتنی دیر بارش ہوتی رہے گی۔

اس پریشانی کو بھول کر یہ محسوس کرنے کی کوشش کرو کہ کس قدر حسین لحات ہیں اور گانا بھی۔

لگ جا گلے کہ پھر یہ حسیں رات ہو نہ ہو

ٹیپ بند کرو دیکھو وہ سامنے والی گاڑی کو بے چارے نے کراس پہ ہی روک لی۔

وہ بے چارہ نہیں بے چاری ہے۔

میرا خیال ہے تمہیں اس کی مدد کرنی چاہیے۔

تا کہ تم یہ گاڑی لے کر نو دو گیارہ ہو جاؤ۔

کتنا مزہ آئے گا وہ لڑکی تمہیں لفٹ دے گی تمہارے گھر تمہیں چھوڑنے جائے گی تم اسے چائے کی دعوت دو گے اور.........

رہنے دو ایک تو سنبھالی نہیں جا رہی مجھ سے ویسے ایک بات بتاؤں بالکل سنجیدگی سے۔

ارے تم تو سنجیدہ ہو گئے۔

یقین جانو مجھے تمہارے سوا کوئی لڑکی اچھی نہیں لگتی میں بہت ساری لڑکیوں سے ملتا ہوں

ان سے باتیں کرتا ہوں۔ میری دوستی ہے بہتوں کے ساتھ مگر جو تمہاری بات ہے وہ مجھے کسی اور میں نظر ہی نہیں آتی۔ میں چاہتا ہوں تم سے بغاوت کرنا لیکن کر نہیں پاتا۔ ایک دو دفعہ کوشش بھی کی لیکن اپنے کاندھے پر تمہارا ان دیکھا ہاتھ پیچھے کھینچتا ہوا محسوس ہوا۔ میں نے جھٹکا بھی لیکن دل نے ڈانٹ دیا۔ آنکھوں نے کہا تم کیا بے ایمانی کر رہے ہو۔ خوبصورت سے خوبصورت لڑکی دیکھ لوں۔ بات کر لوں اسے چھو لوں کچھ نہیں ہوتا۔ مگر تمہاری آہٹ ہی سن لوں تو دل میں کہیں گھنٹی سی بج جاتی ہے دل کے تار بجنے لگتے ہیں۔ خوشی سکون اطمینان کہیں آپ ہی آپ دل و دماغ میں دھنک رنگوں کی طرح اُترتے ہیں۔ میرے ساتھ ایسا کیوں اور تمہارے ساتھ ایسا کیوں نہیں ہے۔

پتا نہیں۔

یکطرفہ محبت بھی صحرا میں کھلے پھول کی طرح ہے نہ سہرے میں سج پاتا ہے نہ کسی جوڑے میں لگ پاتا ہے نہ کسی تربت پہ میری محبت بھی مجھے صحراء میں کھلے پھول کی مانند لگتی ہے۔

تم مجھ سے کیا چاہتے ہو آخر اک بھرم ہے رہنے دو اسے۔

سوری... چھوڑو یہ بتاؤ تمہاری گاڑی کہاں ہے۔

آج کل ورکشاپ میں۔

میں تمہیں روز لینے آجایا کروں۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔

اچھا یہ بتاؤ اتنا کچھ کر لیا تم نے اب کیا ارادہ ہے۔

انتظار۔

کس کا۔

یہ ابھی سوچنا ہے کس کا انتظار کرنا چاہیے اور کس کا نہیں۔

اگر میں کہوں کہ میرا انتظار کرنا۔

ابھی میں نے یہ سوچنا شروع نہیں کیا۔

بہرحال جب بھی سوچو مجھے بھی دھیان میں رکھنا۔

انتظار کر سکو گے۔

انتظار یا صبر۔

میرا خیال ہے دونوں ایک ہی چیز کے نام ہیں۔

نہیں فرق ہے۔

مثلاً۔

مثلاً انتظار کا پھل ہو یا نہ ہو صبر کا پھل ضرور ہوتا ہے۔ میٹھا ہو یا کڑوا ہو۔

تو پھر ایسا کرو صبر کے ساتھ انتظار کرو۔

ایسا ہی کر رہا ہوں ویسے سنو...... تمہیں مجھ پر رحم نہیں آتا۔

مجھ پہ رحم کرنے والے نے رحم نہیں کیا میں کسی پہ کیا رحم کروں۔

دوسروں کے بدلے مجھ سے تو نہ لو۔

تم خود ہی جان بوجھ کر زد میں جاتے ہو دوسروں کی طرح اس دائرے سے نکل کیوں نہیں جاتے۔

میں گھیرا تنگ کرنا چاہتا ہوں اور تم توڑنے کا مشورہ دے رہی ہو۔

فیس لئے بغیر مشورہ دیا ہے نا اس لئے قدر نہیں کی۔

فیس لے لو مگر خدارا ایسے مشورے تو نہ دو۔

جو چاہے کرو میں کون ہوتی ہوں کچھ کہنے والی۔

تم ہی تو ہو۔

اچھا اب بدتمیزی نہ کرو۔

اس میں بدتمیزی والی کون سی بات ہے۔

تمہیں توڑنے کا بہانہ چاہئے۔

اور تمہیں تو چاہیے ہی نہیں۔ اچھا بابا تم جیتیں میں ہارا۔ کیونکہ......

ابھی تم ہمارے ہو

اور بہت ہی پیارے ہو

ہار گئے۔

جیت کر کیا کروں گا۔

جیسے تمہاری مرضی۔

تم بھی ہار گئیں۔

میں بھی جیت کر کیا کروں گی۔

ویسے خوب گزرے گی جو مل بیٹھے گے ہارے ہوئے دو۔

بڑے چالاک ہو۔

چالاک ہی ہوں نا تمہاری طرح دوغلا تو نہیں۔

ہار مانی ہے نا اس لئے جو چاہے کہہ لو۔

ویسے کوئی کوئی ہی ہوتا ہے جس کے جیتنے سے کوئی ہار جاتا ہے۔

چلیں دیر ہوگئی ہے بارش بھی تھم گئی ہے۔

کل میں تمہارے آفس آرہا ہوں۔

میں انتظار کروں گی۔

☆☆☆

Chapter # 15

کیا ہو رہا ہے۔

بیٹھو مگر کچھ دیر چپ بیٹھو میں تھوڑا سا یہ کام کر لوں۔

اے تمہیں کچھ اندازہ ہے میں کتنی دیر سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں اور تمہارے ہی سامنے۔

ایک منٹ ...... !

کوئی ایک منٹ ونٹ نہیں۔

ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو بہت ضروری کاغذ ہیں پلیز۔

Shurt Up

ارے ارے پلیز رحم کرو میری کئی دنوں کی محنت ہیں بس تھوڑا سا رہ گیا ہے پھر باتیں کریں گے۔

جے تیرے رہے سہارے تے ساری عمر رئے کنوارے۔

بدتمیز۔

پرانی بات ہے کوئی نئی بات کرو۔

تم نہیں ملتے تو میں کافی بور ہوتی ہوں۔

Really

لیکن تم ملتے ہو تو زیادہ بور ہوتی ہوں۔

بدتمیز۔

شکریہ۔ پرانی بات ہے کوئی نئی بات کرو۔

فوراً بدلہ چکا دیا۔

زبانی کلامی جو چکانا تھا۔

سنو !

ہوں۔

عورت کو "دل داری" کیلئے بنایا گیا ہے تم کہاں "دنیاداری" میں پھنس گئی ہو۔

تم نے "دل داری" ہی کرنی ہے تو میری "طرف داری" کرو یہ پیپرز مجھے واپس کردو۔

یہ میری بات کا جواب نہیں۔

آپ کی بات کا یہ جواب ہے کہ جو راس آئے وہی کرنا چاہئے۔

کرو بابا...... جو دل میں آئے وہی کرو میں کچھ دنوں کیلئے شہر سے باہر جا رہا ہوں۔

جلدی آ جانا۔

کہوں تو جاؤں ہی نا۔

تمہیں تو رکنے کا بہانہ چاہئے۔

چلا گیا تو پچھتاؤ گی۔

جہاں اتنے پچھتاوے وہاں اک اور سہی۔

تمہیں دکھ کیا ہے...... آج بتا ہی دو۔

دکھ یہ ہے کہ:

دکھ کوئی نہیں ہے سکھ کوئی نہیں ہے
کسی سے ملنے کا کسی سے بچھڑنے کا
کسی کو پانے کا کسی کو کھونے کا
کسی کو آنے کا کسی کو جانے کا سلیقہ نہیں ہے
دکھ یہ ہے کہ دکھ کوئی نہیں سکھ کوئی نہیں

مجھے پتا ہے تمہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن میں بہت اداس ہوں۔ اب یہ نہ کہنا کہ تم اداس کب نہیں ہوتیں۔ کیونکہ اس طرح کی اداس میں کبھی نہیں رہی۔ چلئے آؤ پلیز ہم کو اس سے کیا مطلب یہ کیسے ہو یہ کیونکر ہو ویسے تم اچھا سلوک نہیں کر رہے ہو میرے ساتھ۔ تمہاری محبت کا یہی دین ایمان ہے کہ کسی پتھر کو موم کرو اور یوں پگھلنے اور بکھرنے دو۔ کسی سانچے میں نہ ڈھالو...... بولو! اگر تم کیوں بولنے لگے۔

ایسا نہیں ہے۔

ایسا ہی تو ہے تم اس وقت تک میرے آس پاس آگے پیچھے رہے جب تک تم نے میری آنکھوں میں پانی نہیں بھر دیا۔ میری ہنسی کو میرا نہیں رہنے دیا۔ میں کس قدر بے خبر بے

پرواہ چلی جارہی تھی۔ بدلحاظ ہوائیں بھی میرا لحاظ کر کے چلا کرتی تھیں بلکہ آنچل کو چھونے کی ہمت ان میں بھی نہیں تھی میری چوڑیوں کو کھنکنے کیلئے میری پائل کو بجنے کیلئے میرے گجروں کو مہکنے کیلئے کسی کا انتظار نہیں کرنا پڑتا تھا میں خود پہ بہت اترایا کرتی تھی آئینے میں جب بھی تکتی تھی اپنی ہی صورت نظر آتی تھی کوئی نہیں جھانکتا تھا ان آنکھوں میں کیا آزادی بھرے دن تھے رات ہوتے ہی سوجانا اور صبح دیر گئے سوتے رہنا۔

کیا پڑھ رہی ہو۔

دیکھو یہ کتنے خوبصورت ڈائیلاگ ہیں۔

دکھاؤ مجھے تو حسرت ہی رہی کہ کوئی مجھے بھی یہ کہے......

تمہیں پتا ہے عورت کس مقام پہ یہ سب باتیں کرتی ہے۔ جہاں سے گرنے کا شدید خطرہ ہوتا ہے۔ یہ اتنا نازک مقام ہوتا ہے کہ سنبھلنا ناممکن ہوتا ہے مگر جو سنبھل جاتا ہے۔

وہ تمہاری طرح ایک ناقابل شکست سیسہ پلائی ہوئی نا ٹوٹنے والی دیوار بن جاتی ہے جس سے دوسرا اپنا سر ٹکرا ٹکرا کر مر تو سکتا ہے لیکن ......

میری بھی تو سنو.....!

کیا سنوں۔ وہی عقیدت بھری کہانیاں جن کی وجہ سے تمہیں بھی کبھی کبھی محبت سی ہونے لگتی ہے۔

تم انہیں کہانیاں کہہ رہے ہو۔

نہیں عقیدت جس سے محبت کے ہاتھ بندھے ہوتے ہیں۔

محبت کے ہاتھ تو ہوتے ہی بندھے ہیں۔ ہاں لیکن محبت میں ایک ہاتھ اپنا تو دوسرا کسی اور کا ہوتا ہے اور عقیدت میں دونوں اپنے ہی ہاتھ بندھے ہوتے ہیں۔

خوبصورت بات کہی ہے تم نے چرانے کو دل چاہ رہا ہے۔

کسے۔

تمہیں۔

بدتمیزی نہ کیا کرو۔

سنو تم روٹھتی ہو اور فوراً خود ہی مان جاتی ہو جیسے کوئی بات یاد آ جاتی ہو۔

اچھی Observation ہے تمہاری مگر کیوں پوچھ رہے ہو۔

اصل میں مجھے منانا بہت اچھا آتا ہے کبھی روٹھو نا۔

میں آج تک کسی سے نہیں روٹھی۔

کیوں......

کسی پہ اتنا مان نہیں کر پاتی کہ میں روٹھی تو وہ منا لے گا۔ بالفرض اگر اس نے نہ منایا تو یہی خیال مجھے روٹھنے نہیں دیتا۔

پگلی لیکن ایک اور بات بھی ہے اور وہ یہ کہ تم سے کوئی روٹھا ہوا ہے ناراض ہے اس کا بھی پتا نہیں چلتا یا یہ کہ احساس نہیں ہوتا تمہیں ......

نگاہ کی ہلکی سی تبدیلی کو محسوس کر لیتی ہوں۔

پھر کیا کرتی ہو۔

اگر میری وجہ سے کسی کے ماتھے پہ بل پڑے ہوں یا کسی کی آنکھوں کو میری وجہ سے اپنا زاویہ بدلنا پڑے تو میں خود ہی وہاں سے ہٹ جایا کرتی ہوں۔

گویا روٹھنے والے سے خود ہی روٹھ جاتی ہو۔

اس کا مجھے اندازہ نہیں۔

مجھے پتا ہے تمہیں نہ صرف روٹھنا بلکہ منانا بھی بہت اچھا آتا ہے لیکن ڈرتی ہوں کہ تم پہ کسی کو پیار نہ آ جائے۔

شاید۔

شاید نہیں یقیناً لیکن شاید تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ اس کے باوجود جس کو تم پہ پیار آنا ہوتا ہے اسے آ ہی جاتا ہے۔

اتنے براڈ مائنڈڈ بننے کی ضرورت نہیں ہے۔

تمہارے جیسی لڑکی کے ساتھ بننا پڑتا ہے تمہیں پتا ہے یونیورسٹی آنے سے پہلے کالج لائف میں میں بڑا نیرو مائنڈڈ ہوا کرتا تھا۔ میرے ساتھ میری کزن پڑھا کرتی تھی وہ بہت پیاری سی اور معصوم تھی۔ لڑکے جب اس کی تعریف کیا کرتے تھے یا اس سے بات کیا کرتے تھے تو میں کھول اٹھتا تھا انہیں تو کچھ نہیں کہہ پاتا تھا لیکن اس بے چاری سے لڑ پڑتا تھا۔

- پھر.........!
- پھر اس نے تنگ آ کر میری وجہ سے کالج کیا پڑھنا ہی چھوڑ دیا۔ پھر اس کی شادی ہوگئی کچھ عرصے بعد حالات ایسے آ پڑے کہ اسے جاب (Job) کرنا پڑی اب وہ ایک معمولی سی جاب کررہی ہے۔ ٹائپنگ سیکھ کر ایک آفس میں Typist لگی ہوئی ہے۔ I Feel Guilty۔
- کیوں......۔
- اس لئے کہ میں اسے کالج میں تنگ نہ کرتا تو وہ اور کچھ پڑھ لیتی تعلیم اچھی ہوتی تو جاب اچھی مل جاتی۔
- ہاں یہ تو ہے......اسے چاہئے تعلیم بھی ساتھ ساتھ جاری رکھے۔
- میں نے اسے کہا تھا وہ اب بی اے کی تیاری کررہی ہے میں بہت اُداس ہوجاتا ہوں اس کا سوچ کر۔ اس کیلئے بہت دعا کرتا ہوں۔
- میں بھی حیران ہوا کرتی تھی کہ عام حالات میں مرد اتنا فراخ دل ہوتا نہیں جتنے تم ہو۔ I Still Remember جب تم یونیورسٹی میں اس لڑکے کو میرے پاس کینٹین میں لے آئے تھے جب ہمارا گروپ بیٹھا ہوا تھا اور اس سے کہا تھا کہ......صاحب اس کے باوجود کے مجھے نہیں پتا یہ مجھے پسند کرتی ہے یا نہیں لیکن میں اسے پسند کرتا ہوں اور اس سے شادی کرنے کا بھی پکا ارادہ رکھتا ہوں۔ اس کے باوجود تم ٹرائی کرکے دیکھ لو اگر یہ محترمہ راضی ہوجائیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں سب نے بڑا انجوائے کیا تھا تمہارے اس مذاق کو۔ ویسے بائی داوے اس نے کیا کہا تھا۔
- اس نے کہا کہ آپ کے گروپ کی فلاں محترمہ مجھے بہت پسند ہیں میں رشتے کی بات کرنا چاہتا ہوں اگر تم مدد کرو تو......
- تو اچھی مدد کی تھی تم نے......اتنا شرمندہ کیا کہ دوبارہ نظر ہی نہیں آیا۔
- ملا تھا مجھے پچھلے دنوں اپنی فیملی کیساتھ مارکیٹ میں پوچھ رہا تھا سناؤ کتنے بچے ہیں تمہارے۔
- تم نے کیا کہا۔

- کیا بتاتا کہ میں تو اب تک Try ہی کررہا ہوں۔ محترمہ نے اس وقت بھی مذاق سمجھا تھا اور اب بھی مذاق ہی سمجھتی ہیں۔
- اس کی بددعا تو نہیں لگ گئی۔
- اس کی کیا......کئی دوسروں کی بھی لگی لگتی ہیں میں نے تو اب تمہیں بتانا ہی چھوڑ دیا ہے کہ میں لوگوں کو کیسے کیسے ٹالتا ہوں تم تک پہنچنے ہی نہیں دیتا۔
- کمال ہے......ایسی کیا خاص بات ہے مجھ میں معمولی سی ایک لڑکی ہوں۔
- اپنی طرح ہر کسی کو کور نگاہ تو نہ سمجھو لوگ خوبصورتی کو پتا نہیں کن کن جگہوں اور باتوں میں ڈھونڈ نکالتے ہیں۔
- مثلاً......
- مثلاً تم نے اپنی ہنسی پہ غور کیا ہے۔
- ہاں خاصی بھونڈی ہے۔ تم جتنے خوبصورت ہو۔ عدم کی چشم حیراں میں۔ لوگ تمہیں اتنا خوبصورت تو نہیں کہتے۔
- کیوں نہیں کہتے۔
- اس لئے کہ ہوں ہی نہیں۔
- کیا......اتنی فضول جتنی تم خود کو سمجھتی ہو۔
- شکر ہے کہ یہاں میری جگہ کوئی اور نہیں ہے ورنہ تو وہ کب کی تمہاری باتوں کی وجہ سے زمین پہ چلنا بھول چکی ہوتی۔ ویسے تمہیں فن آتا ہے لڑکیوں کو پٹانے کا۔
- اور تمہیں فن آتا ہے لڑکوں کو بھگانے کا۔
- میں تو بڑے اخلاق سے ہنس کے ملتی ہوں۔
- جی صرف اس وقت تک جب تک یہ نہ پتا چل جائے کہ یہ کوئی گڑبڑ کرنے والا ہے۔
- ایسا ہی ہونا چاہئے......کیونکہ جوڑے تو آسمانوں پر بنتے ہیں پھر انسان زمین پر ٹکریں کیوں مارے۔ بہرحال میرا خیال ہے لڑکے بہت معصوم اور سادہ ہوتے ہیں۔
- جی......بے وقوف نہیں ہوتے میری طرح......شکر ہی ہے ورنہ تو یہاں لائن لگی ہوتی لڑکے زیادہ دیر ایک لڑکی پر وقت ضائع نہیں کرتے وہ تو بس میری ہی سوئی اک جگہ اٹک

گئی ہے۔

تمہیں ڈش کون سی پسند ہے۔

مجھے ڈش انٹینا پسند ہے۔

میں نے کھانے والی ڈش کا پوچھا ہے دکھانے والی ڈش کا نہیں۔

ویسے مجھے ڈشوں میں Fish اور Fish میں بھی سیل فش (Selfish) پسند ہے۔

اچھا تم یہ کتاب پڑھو میں ذرا ہیڈ آفس تک ہو کر آتی ہوں۔ بور نہیں ہونا وہ سامنے کچن ہے چائے کو دل چاہے تو بنا لینا کچھ کھانے کو دل چاہے تو فریج کی تلاشی لے لینا۔

کیا بنے گا اس لڑکی کا۔

☆☆☆

Chapter # 16

دیر نہیں ہوگئی۔

ہاں کچھ دیر ہو ہی گئی۔

تھکتی نہیں ہو کاندھے کے اس بیگ سے ہاتھوں کی ان کتابوں ان فائلوں اس مصروفیت سے اتنی مصروفیت اور مصروف لوگ اچھے لگتے ہیں کیا۔

مجھے مصروف لوگ بہت بُرے لگتے ہیں۔

اس کے باوجود کہ تم خود اتنی مصروف رہتی ہو۔

ہاں اس کے باوجود

دیکھو زندگی محبت کیلئے ہی کم ہے اور ہم فضول سے کاموں میں گزار دیتے ہیں۔

مطلب۔

تمہارا دل نہیں چاہتا کہ کوئی تمہارے کاندھے سے بیگ تمہارے ہاتھوں سے ان کتابوں ان فائلوں کو تم سے تمہاری مصروفیت کو لے کے ایک طرف رکھ دے اور صرف اور صرف تمہیں اپنا انتظار دے۔ صبح وہ جانے بھی نہ پائے کہ واپس آنے کا انتظار کہیں سے فون آنے کا انتظار اس کی باتوں شرارتوں اس کے روٹھنے اس کے منانے کا انتظار اس سے اس کی باتوں اپنی باتوں کا انتظار اس سے اس کے انتظار کے شکوے کا انتظار اور اس کے انتظار کی تکمیل کا انتظار۔ ہر روز یہ انتظار مراد ہو اور ہر روز انتظار ہو تمہارا دل نہیں چاہتا۔ اک "عام سی لڑکی" بن کے تو دیکھو بہت خوبصورت ہوتی ہے۔

کبھی کبھی تو بہت دل چاہتا ہے ایک عام سی لڑکی بن جانے کو مجھے پتا ہے عام لڑکی بہت خوبصورت کومل اور نازک ہوتی ہے لیکن وہ بہت جلد مر جاتی ہے یا یہ کہ ماردی جاتی ہے تم لوگ..... بے موت مار دیتے ہو اس معصوم کو اتنی جلدی برت لیتے ہو اسے کہ شاید وہ جلد آ جاتی ہے تمہارے ہاتھ اس لئے۔ میں جلدی مرنا نہیں چاہتی۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن کبھی کبھی تو مجھے تمہارے اس ''خاص لڑکی'' ہونے سے بڑی چڑ ہوتی ہے۔

تمہیں تو ہمیشہ ہونی چاہئے بلکہ سبھی کو۔

کیوں......۔

کیونکہ میں نے کبھی موقع ہی نہیں دیا تمہیں یا کسی کو بھی کہ وہ میرے اندر کی عام سی کومل سی نازک سی ڈرپوک سی دیوانی سی لڑکی کو دیکھ سکے۔ کبھی کبھی تو مجھے ڈر ہی لگتا ہے کہ میں بغیر محبت کے ہی نہ مر جاؤں۔ حالانکہ میں روٹھنا چاہتی ہوں کسی سے میں کسی کو منانا چاہتی ہوں میں جیتنا چاہتی ہوں کسی کو میں ہارنا چاہتی ہوں کسی سے مگر کوئی ایسا نہیں ہے جس کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کے اس سے اپنا نام پوچھوں جس کو اپنی صبح بتاؤں جس سے اس کی شام پوچھوں۔

میں حاضر ہوں میری آنکھیں حاضر ہیں۔

کچھ حق نہیں ہے میرا ان پر۔

کچھ تو حق بنتا ہے۔

یہ بھی تو یہ طے نہیں ہے۔

میرے اپنے اور کس حد تک تمہارے اپنے تک تو یہ طے ہے۔

یہ کافی نہیں ہے۔

چائے تو ہے نا۔

نہیں کڑوا قہوہ ہے۔

چینی ڈال لوں۔

پینک ٹی تو پھر بھی نہیں بن سکے گی۔

ایسا کرتا ہوں ادرک یا پودینہ یا لیموں کا قہوہ پی لیتا ہوں عشق کا بخار تو کم ہوگا۔

تھرمامیٹر ایک منٹ رکھا جائے یا ایک گھنٹہ جتنا ٹمپریچر ہوتا اتنا ہی بتاتا ہے۔

کبھی شاعری میں ابہام پیدا کرتی ہو کبھی ڈاکٹری میں۔

نہ بابا۔ کہاں میں اور کہاں یہ مسیحا۔

ڈاکٹروں کو مسیحا کہہ رہی ہو۔

نہیں مسیحاؤں کو ڈاکٹر کہہ رہی ہوں۔

کبھی ان مسیحاؤں کو قریب سے دیکھا ہے۔

نہیں کبھی اتنا بیمار نہیں ہوئی۔

ہونا بھی نہیں۔

کیا...... بیمار یا قریب۔

دونوں۔

بدتمیز۔

شکریہ۔ سنو...... کبھی اپنے اندر کی عام لڑکی سے ملواؤ نا ہمیشہ اس ایک خاص لڑکی سے ملوایا ہے جو ہر وقت Creation کے موڈ میں ہوتی ہے ہمیشہ مصروف ہوتی ہے کسی نہ کسی کام میں۔

جس دن تم نے اس عام سی لڑکی سے مل لیا نا پھر تمہارے لئے ہی مشکل ہو جائے گی۔

وہ تو اب بھی ہے۔

تب اور بھی ہو جائے گی۔ پوچھو کیوں۔

کیوں......۔

کیونکہ وہ بہت خوبصورت ہے اتنی خوبصورت کہ جتنی کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔

وہ تو مجھے اندازہ ہے۔ شروع شروع میں جھلک دیکھی تھی اس کی۔ پھر پتا نہیں تم نے کہاں چھپا دیا اسے۔ ویسے تم ملنے میں ایسی نہیں ہو جیسی دیکھنے میں۔

یعنی جیسی دیکھنے میں ہوں ویسی ملنے میں نہیں۔

ہاں اک نظر دیکھ کے دوسری نظر پلٹ کے دیکھنے والے بہت کم ہوں گے تمہیں۔

بہت ہی کم مگر میں خوش ہوں۔

کیوں......۔

یہ پتا نہیں۔

اصل میں تمہارے اندر کی لڑکی فطرتاً شریف ہے۔

یہ بھی اچھی خوبصورت لڑکیاں میرے اندر ہی کیوں ہیں۔

کھل کے عیب و ہنر تو تمہارے شادی کے بعد ہی سامنے آئیں گے۔

مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔ میرے عیبوں کو ہنر کرنے والا نہ ملا تو۔

کیا مطلب۔

ڈرتی ہوں بہت رائیگانی سے۔ ضائع نہیں ہونا چاہتی۔ بہت زیادتی ہوگی اگر کوئی ایسا نہ ملا جس نے میرے عیب و ہنر کو صحیح سے ہینڈل نہ کیا۔

اور اس کے عیب و ہنر کہاں جائیں گے۔

ظاہر ہے میں کس مرض کی دوا ہوں گی صرف اس صورت میں اگر اس کے دل میں عزت واحترام اور تھوڑی سی کہیں محبت بھی ہوئی تو ......

تم نے محبت کو پہلے اور عزت واحترام کو بعد میں کیوں نہیں کہا جب کہ میرے خیال میں تو جہاں محبت ہو عزت واحترام خود بخود آ جاتا ہے۔

ایسا بہت کم ہے۔

زیادہ کیا ہے۔

بے عزتی بداحترامی اذیت ظلم اور پھنے خانی کو محبت کا نام دیا جاتا ہے۔ تم نے اکثر دیکھا یا سنا ہوگا لوگوں سے کہ ''اونوں چنڈ ماروتی تے کی ہویا او وا اونوں پیار وی تے بڑا کردا اے۔''

ہے تو .... !

خیر !

مجھے تم پہ بہت مان ہے۔

یہ کانٹے نہ ہی بیچو تو اچھا ہے۔

میں نے کبھی خود سے ایسا نہیں کیا۔

ہاں... مان کیا نہیں جاتا خود بخود ہو جاتا ہے۔ ہر ٹوٹنے والی چیز کی نہیں جاتی ہو جایا کرتی ہے۔

اک خواہش دل میں اُبھری ہے۔

وہ کیا۔

بڑی معصوم سی ہے۔

کہہ بھی چکو۔

بُرا تو نہیں مانو گی۔

شاید۔

آمنے سامنے بیٹھ کے ہاتھوں میں ہاتھ لے کے چپ کی زباں میں آج باتیں کریں اور اتنی کریں کہ تھک جائیں۔

واقعی معصوم خواہش ہے کہاں جا رہے ہو۔

تمہیں کیسے پتا چلا کہ میں پھر ٹور (Tour) پہ جا رہا ہوں۔

ہجر سے پرانی دوستی ہے بچپن سے کھیلتا آ رہا ہے میرے ساتھ میرے ساتھ پلا بڑھا ہے۔

تمہیں احساس نہیں ہونے دوں گا کہ میں تم سے دور ہوں اس لئے کہ بھرے شہر میں کیا بھری دنیا میں اک تمہیں کو دوست کہا ہے اور تمہارے اک دوست کہنے سے میں شہر کیا اپنے آپ میں بھری دنیا ہو گیا ہوں مجھے فخر ہے میرے ہونے کی وجہ تم ہو۔

اور پلیز... تم میرے نہ ہونے کی وجہ نہ بن جانا۔

Come On میں تمہیں روز فون کروں گا اور خط لکھوں گا انتظار کرنا کرو گی نا؟

یہ فضول خرچی ہوگی بچت کرنا۔

بچت سے اگر تاج محل بنے تو کروں ورنہ فائدہ۔ میرے لئے بڑا مشکل ہو جاتا ہے نئے شہر نئے لوگوں میں ...

کچھ دن مشکل کچھ راتیں کٹھن ہوتی ہیں ہر نئے شہر میں... واپسی کب ہوگی۔

پہلے جانے تو دو... ارے بہت خوبصورت چپل پہنی ہے دکھاؤ... تمہارے پاؤں کتنے نازک کتنے چھوٹے چھوٹے سے ہیں۔

اتنے بھائیوں کی بہن جو ہوں۔

پاؤں چھوٹے ہونے سے بھائیوں کا کیا تعلق۔

تمہیں نہیں معلوم۔

نہیں ... !

ارے بابا ... بھائیوں کو کوئی لڑکی پسند آ جائے تو وہ بہنوں کے جوتے کیا پاؤں بھی دبا دبا کے منتیں کرتے ہیں اور پھر ان کے گھر کے چکر لگا لگا کے بہنوں کے پاؤں گھستے ہیں۔ اس لئے جتنے بھائی ہوں اتنے پاؤں چھوٹے ....

اچھا کہا ... چلتا ہوں۔

یہی زندگی ہے۔

ہنساتی بھی ہو اور اداس بھی کرتی ہو۔ سنو ... ابھی ہم تمہارے ہیں خیال رکھنا۔

☆☆☆

Chapter # 17

کہتا تھا روز فون کروں گا خط لکھوں گا اتنے دن ہو گئے صرف پہلے دن فون کیا اور ایک خط، کہتا ہے یہاں کے دکھ سکھ بہت عجیب ہیں تمہیں کیا بتاؤں کہ تم سمجھ نہ پاؤ گی میں ... سمجھ نہیں پاؤ گی جو پلی بڑھی ہی ان عجیب سے سکھوں میں ہے۔ اسے مان ہے کہ اس کی چاہتیں اس کی محبتیں اتنی کمزور نہیں کہ ذرا سی دوری سے ... ذرا سی دوری اور زیادہ دوری کیا ہوتی ہے۔ دوری تو دوری ہوتی ہے مجبور ہوتی ہے اور ویسے بھی ہوا ہی نہیں ہو گی تو سانسیں کیسے آئیں جائیں گی جب سانسیں ہی نہیں آئیں جائیں گی تو دل کیسے دھڑکے گا اور دل کا نہ دھڑکنا ہی تو موت ہے۔ کتنے دن ہو گئے مجھے مرے انگلیوں پہ گنوں تو دکھنے لگتی ہیں۔ کوئی نہیں جس کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کے اس سے اپنا نام پوچھوں جس کو اپنا دن بتاؤں جس سے اس کی شام پوچھوں۔

کون ہو میری آنکھوں سے ہاتھ ہٹاؤ۔

پہلے مجھے میرا نام بتاؤ۔

تم ..... کون ہیں آپ۔

مجھے نہیں جانتیں مجھے نہیں پہنچانتیں۔

اگر جانتی بھی تھی پہنچانتی بھی تھی تو اب نہیں۔

میں یاد دلاؤں تمہیں ہم کتنا ساتھ رہے ہیں کتنی باتیں کی ہیں کتنا شور مچایا ہم نے۔

اور میں یاد دلاؤں تمہیں کہ ہم کتنا دور رہے ہیں کتنے خاموش کتنے چپ رہے ہیں۔

دور رہ کے بھی میرا اک اک لمحہ تمہاری یاد میں گزرا تمہارے خیال سے باتیں کرتے۔

تو اب اسی سے جواب مانگو مجھ سے کیا کہتے ہو۔

دیکھو ... دیکھو یہ اک اک حرف میری ڈائری میں تم سے وابستہ ہے۔ اک اک دن کا اک اک لمحے کا حساب ہے اس میں۔

اپنے پاس رکھو مجھے نہیں چاہئے وہ کرب وہ دکھ وہ اذیت مجھے پڑھنے نہیں دیں گے جنہیں تم

نے خاموشی سناٹوں چپ کی گہری گھاٹیوں میں دھکیل دیا۔

اس بات پہ ناراض ہوتا کہ میں نے تمہیں خط نہیں لکھے فون نہیں کیے اصل میں

مجھے صرف وہ تاج محل دکھادو جو تم نے خطوں اور فونوں سے بچا کے بنایا ہے۔

اصل میں ……!

پلیز …… میرے سامنے سے ہٹ جاؤ اس سے پہلے کہ میرا دم گھٹ جائے مجھ تک ہوا آنے دو۔

مجھے نہیں پتا تھا یہ ذرا سی دوری۔

یہ ذرا سی دوری اور پھر دوری۔ تو بولا کرتی ہے چیخا کرتی ہے شور مچایا کرتی ہے۔

دیکھ رہا ہوں اسے بولتا چیختا شور مچاتا۔ مجھے خوشی ہو رہی ہے مجھے یقین نہیں آ رہا کہ یہ تم ہو۔ یوں سنبھل سنبھل کے احتیاط سے چلنے والی لڑکی جو ساری عمر نہ کہہ سکی آج۔

آئی ہیٹ یو I Hate You۔ چلے جاؤ مجھے ڈسٹرب نہ کرو میں تمہاری پہلے بھی عادی نہیں تھی بس تمہاری تھوڑی سی عادت ہوگئی تھی۔ سو وہ اب نہیں رہی۔ میرے رستوں میں تمہارے قدموں کی گنجائش نہیں رہی۔ چلے جاؤ پلیز۔

چلا جاتا ہوں مگر سن لو میرے رستے بنے ہی تمہارے قدموں کے لئے ہیں۔ تمہیں دکھ پہنچا۔ ''آئی ایم ویری سوری'' خدا حافظ

گئے ہو سلسلے توڑ نے تو کچھ دیر اور ٹھہرو مجھے کچھ اور سلسلے بڑھانے دو
کچھ مان تھے جو یونہی میں نے تم پہ کر لئے تھے تم سے پوچھے بنا
تمہارے کچھ روپ اپنی آنکھوں میں بھر لئے تھے مجھے ان آنکھوں سے آنکھیں چرانے دو
تمہارا نام میرے لب پہ بار بار آتا ہے مجھے یہ نام بھلانے دو
سنو …… !!

ہوں۔

پلٹ کے دیکھو۔

ڈرتا ہوں پتھر کا نہ ہو جاؤں۔

پتھروں سے سر ٹکرایا ہے تو زخموں سے ڈرتے ہو۔

نہ پتھروں سے ڈرتا ہوں نہ زخموں سے بس تمہارے لہجے کی کاٹ تمہاری ناراضگی روح تک

کو جھنجھوڑ دیتی ہے۔ آج تم نے اپنی نفرت کا اظہار کیا تو اپنی محبت کا احساس ہوا مجھے۔

تمہیں تو کہتے ہو جب ہم اپنی وفا کی بات کر رہے ہوتے ہیں تو اصل میں ہم دوسرے کی بے وفائی کی بات کر رہے ہوتے ہیں۔ آئی ایم سوری……

سنو …… مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

کیوں …… ۔

تم اتنے عرصے بعد آئے اور میں جاہلوں کی طرح لڑ پڑی میں اتنی کمزور کبھی نہ تھی۔

دیوانی کی سی نہ بات کرے تو اور کرے دیوانی کیا۔

بہر حال میں مانتا ہوں کہ اس میں زیادہ قصور میرا ہے۔ مجھے سوری کہنا چاہئے۔

اس سے یہ نہ سمجھنا کہ مجھے تم سے لڑنا ہی نہیں ہے کوئی شکوہ ہی نہیں کوئی گلہ نہیں مجھے بس یہ احساس ہے کہ گھر اور دوست کی طرف وہی آتا ہے جسے سکون کی طلب ہو اور میں اس بات کا ہمیشہ خیال رکھتی ہوں کہ کسی آنے والے کو یہ احساس نہ ہو کہ اس نے آ کر غلطی کی ہے کہیں اور ہی جھک مار لیتا تو اچھا تھا۔

تھینک یو۔

جن سے مل کر زندگی سے عشق ہو جائے وہ لوگ
آپ نے شاید نہ دیکھے ہوں مگر ایسے بھی ہیں

مجھے کہہ رہے ہو مجھے بتا رہے ہو جس کے سامنے زندہ و جاوید ثبوت بیٹھا ہو تمہاری صورت میں۔

آج تم بہت اچھی لگ رہی ہو۔

آئینہ دیکھا تھا میں نے۔

کہہ رہا تھا نا کہ بنا کے مصور نے توڑا قلم۔

یہ منہ اور یہ مسور کی دال۔

تمہیں یہ احساسِ کمتری کیوں۔

احساسِ برتری سے بہتر ہے۔

وہ کیسے۔

انسان اپنے جامے میں رہتا ہے۔

تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ جامے سے باہر وہی ہوتا ہے جسے احساس برتری ہو۔

اکڑ کے چلنا تو خدا کو بھی پسند نہیں۔

کس چیز کی کمی ہے تم میں۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے لیکن بندہ ہمیشہ سے ناشکرا ہے بس میں خود سے مطمئن نہیں ہوں۔

تم خوبصورتی کسے کہتی ہو لمبا چوڑا قد گورا چٹا رنگ۔

نہیں ہرگز نہیں میری محبت اور دوستی کی بنیاد کبھی اس بات پہ نہیں رہی۔ میں حسن صورت کی نہیں حسن سیرت کی قائل ہوں۔ منیر کہتا ہے کہ:

ہر مکھ پہ خوبصورتی کا مقام
ہر کسی کے چہرے میں
اک حیا سی ہوتی ہے
رُخ کے ایک حصے میں
حسن کے علاقے میں
اک ادا سی ہوتی ہے
اس کو میں نے دیکھا تھا
گرم خوں مہینوں میں
شہر کے مکینوں میں
اک طرف کھڑے تنہا
جس طرف کو رستے تھے
جن کے ساتھ گلیاں تھیں
جن میں لوگ بستے تھے

بے کشش مکانوں میں
جیسے چاند راتیں تھیں
اس کے سرد چہرے پہ
خوشگوار آنکھیں تھیں

انشاء کہتا ہے کہ:

جس چیز سے تجھ کو نسبت ہے جس چیز کی تجھ کو چاہت ہے
وہ سونا ہے وہ ہیرا ہے وہ ماٹی ہو یا کنکر ہو

☆☆☆

Chapter # 18

کتنی دیر لگے گی۔

زیادہ نہیں۔ گئی اور آئی۔

میں انتظار کروں گا۔

زیادہ نہیں کرنا میرا کوئی پتا نہیں۔

تمہارا واقعی کوئی پتا نہیں۔

او کے بائے ..... ذرا وہ نیلی فائل پکڑانا۔ تمہیں کیا ہوا ایک دم سے اتنے اُداس کیوں ہو گئے۔

میں تم سے ملنے تم سے باتیں کرنے آیا تھا۔

تمہیں پتا ہے نوکری میں نخرہ نہیں ہوتا۔ ضروری کام ہے مجھے ..... لیکن ..... خیر ..... ایک منٹ میں فون کرکے اکاؤنٹینٹ کو بلا لیتی ہوں اور اسے سیں سمجھا دیتی ہوں لیکن تم یہ دو چار منٹ چپ بیٹھو گے۔ منظور !

ہزار دفعہ منظور۔

بدتمیز ..... ہوں ..... اب بولو۔

ایک شرط پہ۔

وہ کیا۔

اب تم کسی فائل میں نہیں جھانکو گی کوئی رپورٹ نہیں دیکھو گی پین کو ہاتھ نہیں لگاؤ گی۔

یہ ذرا مشکل ہے یقین جانو یہ جو کام ہوتے ہیں نا یہ صرف آنکھوں اور ہاتھوں سے کئے جاتے ہیں اتنے روٹین کے کام ہوتے ہیں ان میں دل دماغ کان Involve نہیں ہوتے۔ سمجھ رہے ہو نا میں کیا کہہ رہی ہوں۔

لیکن تمہیں یوں مصروف دیکھ کر میرا دل نہیں چاہتا بات کرنے کو ویسے بھی یہ ایٹیکیٹس کے خلاف ہے کہ ایک بندہ آیا ہی آپ سے ملنے ہو اور آپ کام میں مصروف ہوں۔

یہ لو بابا ..... پین رکھ دیا خوش ..... !

آج کچھ زیادہ اچھی نہیں ہو گئی ہو۔

میں ہمیشہ سے اچھی ہوں۔

مجھ سے زیادہ کون جانتا ہے۔

شکریہ۔ کوئی بات ..... کوئی خوشبو جیسی بات کرو۔

کیا یہ ممکن ہے کہ کسی شخص کو ساری عمر میں کسی سے محبت ہی نہ ہوئی ہو۔

ممکن تو نہیں ..... لیکن ..... ! میں اپنا آپ ٹٹولتی ہوں نا تو مجھے خالی خالی کھوکھلا سا لگتا ہے۔

کبھی دل میں ہوک نہیں اٹھی......

بس کبھی کبھی دل کے کسی کونے کھدرے سے اک درد سا اٹھتا ہے اک چبھن سی ہوتی ہے بہت ہلکی سی پھر ختم ..... !

یہ محبت ہی تو ہے

اگر یہ محبت ہے تو مجھ میں یہ اُداسیاں کیوں۔ خوف کیوں۔ وحشتیں کیوں۔ یہ خالی پن کیوں۔ وہ بجلیاں سی کیوں نہیں کوندتیں۔ وہ شعلے سے کیوں نہیں لپکتے وہ بے چینیاں سی کیوں نہیں ہیں۔ جو محبت کا خاصہ ہوتی ہیں۔ یہ محبت تو ہرگز نہیں بس اک پرچھائیں سی کسی ڈری سہمی فاختہ کی طرح خوفزدہ مجھے خوف آتا ہے میں بنا محبت کیے ہی نہ مر جاؤں۔

اصل میں محترمہ۔ آپ نے اتنی سی عمر میں اتنے بڑے بڑے اصول بنا لئے اتنی بڑی بڑی دیواریں بنالیں حدیں کھینچ دیں کہ نہ کوئی ادھر آ سکے نہ آپ ادھر جا سکیں۔ اور کسی نے کوشش بھی کی تو تم نے ہری جھنڈی دکھا دی اور وہ گزر گیا۔ تم جانو کہ لڑکے اپنا زیادہ وقت کسی پہ ضائع نہیں کرتے دانہ ڈالنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کوئی چگے نہ چگے۔

تم بھی تو ہو ان لڑکوں میں۔

سارے میری طرح بیوقوف تو نہیں ہوتے خیر یہ تو مذاق میں بات ہو رہی تھی تم یہ بتاؤ تم ایسا کیوں سوچتی ہو۔

میں ہمیشہ آخری سیڑھی سے نیچے کھینچی گئی ہوں ہمیشہ آگے جا کے پیچھے دھکیلی گئی ہوں بس سارا وقت چلتی ہوں سنبھل سنبھل کے احتیاط سے آخری قدم پہ ٹھوکر کھاتی ہوں۔ کامیابی

اور ناکامی کے درمیان جو بال برابر لکیر ہوتی ہے نا وہاں سے ناکام ہوتی ہوں۔ کبھی کبھی تو حد ہی ہو جاتی ہے۔ اس قدر رنج ہاتھ پاؤں نگاہیں ہو جاتی ہیں کہ میرے ساتھ بھی ہیں کہ نہیں سوچنا پڑتا ہے۔

تم بولتی بہت ہو۔

سبھی کہتے ہیں میں بولتی بہت ہوں ہر وقت ہنستی رہتی ہوں شور مچائے رکھتی ہون اگر میں ایسا نہ کروں تو میرے اندر چیختی چلاتی دھاڑتی تنہائیاں سنائے مجھے مار نہ ڈالیں۔ مگر پھر سوچتی ہوں کب تک......۔

تم نہ خود محبت کرتی ہو نہ مجھے کرنے دیتی ہو۔ نہ خود خوش ہوتی ہو نہ مجھے ہونے دیتی ہو تم چاہتی کیا ہو۔

کاش میں سمجھ سکتی۔

نہ اُلجھو اتنا کہ سلجھنا مشکل ہو جائے۔

مشکل تو ہو چکا بہت اُلجھ چکی ہوں مزید کیا نہ اُلجھوں۔ حالانکہ یونہی ہاتھوں پہ دھاگہ ڈالا تھا کھیلنے کو یوں اُلجھ جائے گا اندازہ نہیں تھا۔

ہاتھ اُلجھے ہوئے ریشم میں پھنسا بیٹھے ہیں
اب بتا کون سے دھاگے کو جدا کس سے کریں

چائے نہیں پلواؤ گی۔

میری یہ مجال۔

تھینک یو۔

لو پتی ہی نہیں ہے۔

دودھ نہ ہوتا تو کہتا قہوہ بنا لاؤ تم نے سوچ سمجھ کر ایسی چیز کا کہا کہ......

بدتمیزی نہ کرو......اُٹھ کے خود ہی کچن میں دیکھ لو۔

مجھے تم پہ یقین ہے اور اتنا کہ ہو بھی تو تم کہو کہ نہیں ہے تو میں کہوں گا نہیں ہے۔

اتنا اندھا یقین بھی نہیں ہونا چاہیے۔ میں نے ایک بات دیکھی ہے اتنے عرصے میں کہ تم مجھے کچھ زیادہ ہی اچھا اور سب سے ماورا سمجھتے ہو اور ظلم یہ کہ وقتاً فوقتاً جتاتے بھی رہتے ہو

یعنی بتاتے بھی رہتے ہو میں پہلے ہی کونشیز (Consious) تھی تمہارے بار بار کہنے سے کچھ زیادہ ہی ہو گئی ہوں۔ اتنی مضبوط نہیں تھی جتنا تم نے بنا دیا ہے۔ آخر میں بھی انسان ہوں کہیں غلطی ہو سکتی ہے۔

کہیں انسان کی کوئی مجبوری بھی تو ہوتی ہے۔ مجبوری یا نادانستگی میں ہوئی غلطی غلطی نہیں ہوتی۔

تم پھر گھیر کے مجھے وہیں لے آتے ہو۔ میں تمہارے لئے شربت بنا کر لاتی ہوں۔

بہانہ اُٹھنے کا۔

شگفتہ شگفتہ بہانے ترے
وہ باتیں تری وہ فسانے ترے

یہ لو اسکواش

شکریہ۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔

تو قریب آ تجھے دیکھ لوں تو وہی ہے یا کوئی اور ہے۔

اوہ شاعری۔

اب بھی نہ کروں۔

پتا نہیں۔

حد ہوتی ہے۔

کس کی۔

پتا نہیں کی۔

یعنی لاعلمی کی۔

نہیں لاپرواہی کی۔

ایسا نہیں لگتا ہم دو متضاد چیزیں ہیں اور ایک سمت کو چل پڑے ہیں۔

متضاد چیزیں ہی ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔

کس نے کہا۔

میں نے۔

کیوں۔

ایسے ہی تمہیں دیکھ کر خود کو دیکھ کر۔

میرے خیال میں کافی باتیں ہوگئیں ہیں اب کچھ کام کرلوں۔

نہ

لگتا نہیں ہے جی مرا اُجڑے دیار میں
شاید کہ کچھ کمی ہے ہمارے ہی پیار میں

شعر ٹھیک پڑھا کرو۔ کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں۔

حالانکہ میں اپنے جذبوں کی پوری سچائی اور گہرائی کے ساتھ ہوں۔

جانتی ہوں۔

شکریہ جاننے کا۔

نہیں۔ جو ہے سو ہے

ہائے..... محبت وہ مرض ہے جس کی نبض پر مسیحا کی اُنگلیاں نہ رکھی جائیں تو ڈوبنے لگتی ہے۔

اچھا Define کیا ہے محبت کو۔

اس سے بھی اچھا Define کرسکتا ہوں اگر کوئی موقع دے تو۔ یہ "لومیرج" (Marriage Love) کے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا۔

لومیرج بہادر مضبوط اعصاب پر اعتماد خود اعتماد خوبصورت لوگ کرتے ہیں پھول کی طرح دکھنے والے خوشبو کی طرح محسوس ہونے والے شام کی طرح سندر صبح کی روپہلی کرنوں کی طرح خوبصورت جنگلی پھول کسی صحراء میں پانی کسی ریگستان میں نخلستان چھاؤں اور پانی دینے والے درختوں دریاؤں کی طرح کے لوگ۔

کورٹ میرج۔

بزدل لوگ کم حوصلہ کم ہمت لوگ۔

کیا مطلب۔

یوں تو میں ان کی ہمت اور حوصلے کو سلام کرتی ہوں وہ میری تمہاری طرح دوغلے انسان

نہیں ہوتے۔ جو اچھے بھی نہیں ہوتے۔ مگر خوامخواہ اچھے بنے رہتے ہیں خود کو اور دوسروں کو دھوکہ دیتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ بہت عظیم ہوتے ہیں نڈر..... جو کہا وہ کیا..... جسے چاہا اسے پالیا دنیا برا کہتی ہے تو کہتی رہے وہ مطمئن خوش سچے کھرے لوگ۔

لیکن ابھی تو تم انہیں کم حوصلہ کم ہمت بزدل کہہ رہی تھیں۔

ہاں..... وہ اس لئے کہ تم نے کسی بہت اونچے کیکر کے درخت پہ بنے ہوئے گھونسلے کو دیکھا ہے۔ ایک درخت پہ ایک ہی گھونسلا ہر کسی کی پہنچ سے دور خوبصورت مگر بہت نازک ہواؤں کی زد میں آیا ہوا عجیب سا بہت ہی چھوٹا سا میں اُداس ہو جاتی ہوں ان گھونسلوں کو دیکھ کر ڈرتی ہوں اتنی اونچائی سے گر گئے تو

کیا مطلب۔

سونا آگ میں جلتا ہے تو کندن ہو جاتا ہے اور لکڑی آگ میں جلتی ہے تو راکھ۔

تم نے سونا کسے کہا اور لکڑی کسے کہا۔ کندن کسے کہا اور راکھ کسے۔

میرا خیال ہے تم سمجھ گئے ہو۔

تم نے مجھے اُداس کردیا۔

مت ملا کر اُداس لوگوں سے
حسن تیرا بکھر نہ جائے کہیں

سنا ہے تمہاری دوست اپنی ساس سے لڑ کر پھر آ گئی ہے میکے۔

اس کی ماں سے کبھی نہیں بنی تھی ساس سے کیا بنتی۔

ساس سے بننے کیلئے ماں سے بننا ضروری ہے کیا۔

جس نے اپنی ماں کی قدر نہیں کی وہ دوسرے کی ماں کی کیا قدر کرے گا۔

ماں اور ساس میں بڑا فرق ہوتا ہے۔

بالکل فرق ہوتا ہے لیکن صرف اتنا کہ ایک نماز کی سنت ہے تو ایک فرض رکعت ہے۔

کیا مطلب۔

مطلب یہ کہ ماں اگر نماز کی سنت ہے تو ساس نماز کی فرض رکعت ہے۔

اور جانتے ہو نا کہ نماز اگر قضا ہو جائے تو اسے ادا کرنے کیلئے فرض تو بہر حال پڑھنے ہی

پڑھتے ہیں ورنہ تو قضا نماز بھی ادا نہیں ہوتی۔ میری دعا ہے کہ کسی کی نماز قضا نہ ہو۔

قضا نماز ادا کرنے کی کسی کسی ہی کو توفیق ہوتی ہے۔ دنیا میں کسی نے اتنا خوبصورت ساس کو Define نہیں کیا ہوگا۔ جتنا تم نے کیا ہے آئی سلوٹ یو۔ لیکن ایسا سمجھتی بھی ہو یا کہ..........

تمہیں پتا ہے میرے آئیڈیل رشتے کون سے ہیں۔

کون سے ہیں۔

بھابھی اور ساس۔

بڑے بدنام رشتے آئیڈیل بنائے ہیں۔

دنیا جہاں کی خوبصورتی ان رشتوں میں ہے۔ جانتے ہو میں تمہیں انکار کیوں کرتی چلی آ رہی ہوں۔

جانتا ہوں میری ماں اپنی بھانجی لانا چاہتی ہیں۔

ان کی مان لو بہت سکھی رہو گے۔

میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا۔

جو تمہارے پاس ہے اسی کو اپنی قسمت جانو۔

جن لوگوں سے تمہارا کوئی لین دین نہیں ہے ان کی کیسے وکالت کر لیتی ہو۔

کون ہے جس نے کسی سے نہیں لینا ہے جس نے کسی کو کچھ نہیں دینا ہے۔

اب اس موڑ پہ آ کے تمہیں مڑ کے دیکھوں حوصلہ نہیں ہے اور مجھے بے حوصلہ کرنے میں ہر ہر موڑ پہ تمہارا ہاتھ ہے۔

میرا ہاتھ ہے۔

ہاں یوں کسی کو تنہا چھوڑ دینا دنیا کے بھرے پرے میلے میں

کن کن روشنیوں کو آنکھوں میں پڑنے سے بچاؤں۔ کب تک دل میں دیئے جلاؤں کب تک خود جلوں۔ کل رات تمہارے بارے میں سوچا تو خیال آیا کہ

میں نے بہت وقت برباد کیا ہے یہی کہو گی نا۔

ہاں...... اداس ہو جاتی ہوں تمہارا سوچ کر کافی دنوں سے ملے نہیں تھے سوچا فون کروں

لیکن پھر جانے کیا سوچ کر نہیں کیا۔ کافی بھاری رات گزری۔

چلو تمہیں اک رات کے بھاری ہونے کا احساس تو ہوا میں جانتا ہوں تم کوشش ضرور کرتی ہوگی لیکن اس سے زیادہ مجھے یہ پتا ہے کہ وہ کوشش کامیاب نہیں ہوتی ہوگی کیونکہ مجھے اس کا بھی اندازہ ہے کہ کامیاب ہونے والی کوئی کوشش تم کرتی ہی نہیں ہو تمہاری مصلحتیں تمہیں روک دیتی ہیں۔ جو محبتوں سے زیادہ مضبوط ہیں۔ تمہارا بھی کیا قصور ہے۔

اپنی قسمت میں ادھوری چیزیں لکھی ہیں ادھورا پن ہر شے میں ہے اپنے اندر ہو یا اپنے طرف آنے والی کوئی چیز۔

آتی ہے لڑ کھڑاتے ہوئے میری سمت کو
کوئی خوشی کے پاؤں سے کانٹا نکال دے

مجھ سے ملتے ہوئے سوچا تو ہوتا۔

یہی تو غلطی ہوئی پتا نہیں تھا کہ تم نظر سے دل میں دل سے روح میں سما جاؤ گی۔

نہ اتنی اونچائی پہ لے جایا کرو گرتی ہوں تو بہت لگتی ہے اپنی ہی نظر میں اٹھ نہیں پاتی بہت دیر لگتی ہے سنبھلنے میں۔ کیا سوجھتی ہے تمہیں اتنے عرصے بعد پرسکوں پانی میں پتھر پھینکنے کی۔

آئی ایم سوری...... لیکن کیا چاہتی ہو بالکل بھول جاؤں۔

یہی بہتر ہے شاید۔

میں نے کبھی تم سے کچھ نہیں مانگا۔

میرے پاس تھا ہی کیا دینے کو۔

اور جو تمہارے پاس تھا یا ہے وہ تم دینے کو تیار نہیں۔

میرے پاس امانتیں ہی ہیں نام پتا بتاؤ اور لے جاؤ۔

وہی تو بتا نہیں پاتا۔

بہر حال...... میں نے بھی کبھی تم سے کچھ نہیں مانگا اور جو کچھ تم نے دیا وہ سب جوں کا توں میرے پلو سے بندھا پڑا ہے سب تمہارا ہے جب چاہے لے جاؤ بلکہ اب لے ہی جاؤ کب تک حفاظت کروں گی۔

میں نے تو پھول دیئے تھے تم کانٹے بنا کے واپس کر رہی ہو۔

میں اپنا چراغ جلانے کیلئے دوسروں کے چراغ نہیں بجھا سکتی۔

ہم اپنے چراغوں سے ان کے چراغ جلائیں گے۔

مجھے ڈر لگتا ہے۔

میں جو ہوں ڈرنے کی کیا بات ہے۔

یہی تو ڈرنے کی بات ہے لیکن تم مجھ سے ناراض نہ ہونا۔

تم سے ناراض ہی تو نہیں ہو سکتا تم پہ غصہ بھی بہت آتا ہے۔ اپنی نگاہ میں تمہیں رکھنے کی اتنی عادت ہو گئی ہے کہ نگاہ ادھر اُدھر کرتے گھبرا جاتا ہوں اپنی سوچوں میں ہی نہیں اپنی سانسوں میں بھی تمہیں بسانا چاہتا ہوں۔ اتنی خالی خالی نگاہوں سے کیا دیکھ رہی ہو۔

کچھ نہیں

سوری ...... !

چلیں ...... دیر ہو رہی ہے۔

☆☆☆

Chapter # 19

کتنی عجیب بات ہے ہمارے رستے ایک ہیں لیکن منزل ایک نہیں۔

جانے کیوں تم آتے ہو تو تمام وحشتیں بھی بج دھج کے ملنے کو آ جاتی ہیں ہر بار ان کی تعداد میں اضافہ ہی ہوا ہے اک راہ گزر سی بنالی ہے انہوں نے میرے سوچ کے آنگن میں اس بار بھی ہر بار کی طرح آئیں اور اٹکھیلیاں کرتی ہوئی گزر گئیں۔ نہیں دیکھا انہوں نے کہ ان کے قدموں کی دھمک سے کتنے تارے ٹوٹ گئے ہیں۔ ان کے دیکھنے یا نہ دیکھنے سے ہوتا بھی کیا ہے۔ جب جسے دیکھنا چاہئے وہی نہیں دیکھتا اور اب تو اک بے حسی سے چھا گئی ہے بلکہ رگوں میں دوڑنے لگی ہے۔ بڑا شکوہ ہے مجھے ان سے کہ آتے ہی اتنے زخم لگا دیتی ہیں کہ ...... خیر یہ سلسلہ تو چلتے ہی رہنا ہے جب تک سانس چل رہی ہے۔

کیا کریں ہم اور کیا کرنا چاہئے۔

ملنا چھوڑ دیں۔

یہ کیسے ممکن ہے۔

کوشش تو کریں۔

نہیں مجھ سے نہیں ہو سکے گا۔

ہو تو مجھ سے بھی نہیں سکے گا۔

پھر کیوں خود کو آزمائیں۔ کھرے تو ہم دونوں ہی ہیں۔

خاصے خوش فہم واقع ہوئے ہیں آپ۔

ارے ہاں یاد آیا۔

یاد ہیں کل پہ اُٹھا رکھو ابھی مجھے گھر پہنچنا ہے کل چھٹی ہے گھر آ جاؤ۔ امی بھی یاد کر رہی تھیں۔

اوکے ...... پھر کل ملاقات ہوتی ہے لیکن جانتی ہو نہ کل میں کتنے گھنٹے ہیں ابھی۔

لوگوں کی زندگیاں گزر جاتی ہیں تم گھنٹوں کی بات کر رہے ہو۔

دعا کرنا کوئی معجزہ ہو جائے۔

مطلب۔

مطلب یہ کہ ان حالات میں میرا تمہارا ہمیشہ کیلئے ملنا صرف معجزے کے تحت ہی ہو سکتا ہے۔

اس دور میں معجزہ..... معجزے تو تب ہوا کرتے تھے جب خدا کو اپنی خدائی کا یقین دلانا ہوتا تھا اب تو صدیوں گزر گئیں ہیں اسے اپنی خدائی کا یقین دلائے ہوئے اب بھلا وہ معجزے کیوں کرنے لگا۔

کفر تو نہ بولو۔

میرے خدا مجھے معاف کرنا۔

سنو ہم ملنا چاہیں تو کوئی مشکل تو نہیں..... صرف کچھ کچے دھاگے ہیں جو توڑنے پڑیں گے میرے لئے تو بالکل مشکل نہیں تم ایک طرف اور ساری دنیا ایک طرف۔

اتنا مان دینے کا شکریہ۔

اتنا پیار کیوں نہیں کہتیں۔

پتا نہیں اتنا عرصہ ہو جانے کے باوجود میں تم سے دنیا کے ہر موضوع پر بات کر لیتی ہوں لیکن اس لفظ پہ کیوں رک جاتی ہوں تم اقرار کرتے ہو اچھا لگتا ہے بار بار یقین دلاتے ہو تمام تر یقین کے باوجود یقین نہ کرنا اچھا لگتا ہے انکار کر جاتی ہوں۔ پتا نہیں کیوں.....

ہم دونوں کے رشتے کی شاید یہی خوبصورتی ہے کہ ایک تو میں نے اقرار دیر سے کیا اور تمہیں بتانے میں بھی زمانے لگا دیئے اور پھر تم کو بتا ہی دیا خیر تم نے اقرار کیا ہی نہیں سنو میری اک خواہش ہے۔

آخری تو نہیں۔

یہی سمجھلو۔

مذاق کر رہی تھی بولو۔

تم سے اپنے لئے وہی اک گھسا پٹا سا جملہ سنوں جو

تم جانتے ہو کہ میں کہہ نہیں پاؤں گی۔

تمہیں پتا ہے کہ میں رہ نہیں پاتا۔

کتنے متضاد ہیں ہم اور ساتھ ہیں۔

متضاد ہی ساتھ ہوتے ہیں ہم معنی تو کبھی کبھی ہی اکٹھے آتے ہیں۔ ایک ہو تو دوسرے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔

ویسے ہماری کامیابی کا راز کیا ہے۔

تمہاری سویٹ نیچر۔

نہیں ویسے سوچو تو...

صرف ایک بات۔

وہ کیا۔

ہم کسی اختلاف والی بات پر بات ہی نہیں کرتے۔

سوائے ایک بات کے

اس میں ہم دونوں حق بجانب ہیں۔

تمہیں کچھ اندازہ ہی نہیں تمہاری کتنی چیزیں میرے پاس ہیں۔

جس چیز کا مجھے پتا ہے کہ وہ میری تمہارے پاس ہے۔ اس کے بعد تو کسی اندازے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اور ویسے بھی ابھی ہم تمہارے ہیں اور بہت ہی پیارے ہیں۔

تم محبت نہ کرتے تو حکومت کرتے۔

تم محبت کرتیں تو حکومت نہ کرتیں

پھر تو میں نے ٹھیک ہی کیا۔

باتیں بنانی تو کوئی تم سے سیکھے۔

میں تیار ہوں سکھانے کو اگر تم سیکھو تو۔

مجھے کیا کیا سکھاؤ گی۔اور کیا کیا بتاؤ گی۔

ایک ہی بات ہے۔شاید!!

میں تمہیں چاہتا ہوں اور کتنا چاہتا ہوں تمہیں اندازہ ہے نا۔

بس اندازہ ہی ہے۔

زندگی میں کبھی کبھی اندازے بڑے کام آتے ہیں۔

ٹوٹنے پر اتنا دکھ نہیں ہوتا۔

اپنے ہی کیے جو ہوتے ہیں اور اپنے کیے پر بھلا ہم دکھتے ہیں دکھ تو دوسروں کے کیئے کا ہوتا ہے۔

تم سے بات کر کے نئی نئی دنیا دیکھنے کو ملتی ہے ملتے رہا کرو۔

میں تو مل کے ہی رہنا چاہتا ہوں اعتراض تو تمہیں ہی ہے۔

یہ چلغوزے لو۔

موسم کیا بدلا بات ہی بدل دی تم نے۔

آج واقعی موسم بدلا ہے ضرورت محسوس ہو رہی ہے گرم کپڑوں گرم کمروں گرم چیزوں کی۔

اور گرم گرم باتوں کی۔

Change اچھی لگتی ہے سدا ایک سا موسم رہے تو بوریت ہونے لگتی ہے۔اس دفعہ گرمیاں کچھ لمبی ہوگئی تھیں اکتاہٹ سی ہونے لگی تھی۔

سنو یہ ہجر کا موسم بھی کچھ زیادہ لمبا نہیں ہوگیا۔ڈھل جانا چاہئے اس سورج کو بہت دھوپ سہہ لی ہے۔اب تو پاؤں بھی تھک گئے ہیں اس دشت میں چلتے چلتے ہاتھ بھی التجائیں کرنے لگے ہیں کانٹے چنتے چنتے۔آنکھیں رم جھم برسنے لگتی ہیں تو اور بھی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔میرے رب ہمیں بچالے۔کب تک تیرے ہوتے ہوئے تیرے بندوں کی

خدائی ان کی حکمرانی برداشت کریں کب تک۔

اپنی دعا میں مجھے بھی شامل کرلو۔

میری تو دعا ہی تم ہو۔

سنو یوں سبب بے سبب یاد رکھنے کی عادت نہ ڈال لینا۔

یہ تم کہہ رہی ہو۔لڑکیاں تو چاہتی ہیں کہ انہیں

لڑکیاں تھوڑی خود غرض ضرور ہوتی ہیں لیکن میں ان میں سے نہیں ہوں۔میں ہوں یا نہ ہوں۔تمہیں دکھتے نہیں دیکھ سکتی۔پتا نہیں کیوں تم گہری سانس بھی لو تو درد میں اپنے سینے میں محسوس کرتی ہوں۔

اس پر بھی کہتی ہو میں تمہیں یاد نہ کروں۔خدا کی قسم دل چاہتا ہے کہ میں تمہیں تمہیں سے چرالے جاؤں اور..........

بس بس اب شاعری نہ کرنے لگ جانا۔

سن تو لو۔

پلیز اتنا ہی بوجھ میرے کاندھوں پہ رکھو جو میں اٹھا کے چلتی پھرتی رہوں۔

سنو اک دھاگہ ہی تو توڑنا ہے۔

اور ایک دھاگے میں جان بھی تو ہو سکتی ہے۔

ہم اتنے اچھے کیوں ہیں۔

افسوس ہو رہا ہے کیا۔

نہیں ہونا چاہئے کیا۔ارے ہم جس دنیا کا اتنا خیال رکھ رہے ہیں ذرا سوچو وہ اس قابل بھی ہے کہ نہیں۔

سچ جانو تو سچ یہ ہے کہ ہم باہر کی دنیا کا نہیں اصل میں اپنے اندر کی دنیا کا خیال رکھ رہے ہیں ورنہ......

ورنہ ....

ورنہ ہم اتنے اچھے۔

کوئی کنفرم (Conferm) بات کرو۔

کوئی بات بھی تو کنفرم نہیں ہے۔ میری زندگی یقین اور بے یقینی کے ساتھ ساتھ چلی جا رہی ہے۔

میری محبت بھی کنفرم نہیں ہے تمہیں۔ اتنی تو ناانصافی نہ کرو۔

کبھی کبھی مجھے تم سے ڈر لگنے لگتا ہے۔

میں نے تم سے کبھی تمہاری محبت کا تقاضا نہیں کیا لیکن تم میری محبت کو تو........

محبت تو خود اک تقاضا ہوتی ہے خود کو اگلے کی دنیا میں اس کی ذات میں مدغم کر دینے کا صلہ کے بغیر چاہے جانے کا اس کی پروا کیے بغیر کہ اگلے کے دل میں کیا ہے۔ جیسے تمہیں کوئی غرض نہیں کہ میرے لئے تمہارے دل میں کیا ہے۔ محبت ہے بھی یا کہ نہیں۔

میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم آتے جاتے میرے پاس لمحہ دو لمحہ ٹھہر جاتی ہو۔ میری سن لیتی ہو مجھے کچھ کہہ جاتی ہو۔ میرے لئے یہی کافی ہے۔ تم نے کبھی اقرار نہیں کیا سوچتا ہوں تم کیسی لگو گی اقرار کرتے ...

بہت عجیب سا لگتا ہے مجھے بھی۔

تمہیں اندازہ نہیں اتنے عرصے سے میں کس کیفیت میں ہوں۔ اس شخص کی طرح جس نے اپنی مرضی محبت جان انا مان اور اپنی زندگی اپنا سب کچھ کسی دوسرے کے قدموں میں رکھ دیا ہو اور اُلٹے قدموں بھاگ کر دور جا کھڑا ہو۔ اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھے اب اس بات کا منتظر ہو کہ کب اسے اگلے کی ٹھوکر کی آواز آئے اور سب چیزیں اس کے آگے پیچھے دائیں بائیں جا بکھریں۔

یہ نفرت یہ محبت یہ سب کیا ہے۔ عذاب نرے عذاب ...... ویسے محبت آسان کام ہے نسبتاً نفرت بہت مشکل اور کمال کا کام ہے۔ کیونکہ محبت کیلئے انسان کو ضرورت نہیں پڑتی

کسی بہانے کی کسی جواز کی محبت ہوگئی سو ہوگئی مگر نفرت کیلئے تو بہانے بنائے جاتے ہیں دلیلیں دی جاتی ہیں تاویلیں پیش کی جاتی ہیں جواز ڈھونڈے جاتے ہیں۔ ورنہ تو نفرت نفرت نہیں رہتی۔ سومائی ڈیئر تم آسان کام کرتے آ رہے ہو۔ کسی کو کتنی مشکل ہوتی ہے یہ ثابت کرنے میں کہ تمہیں اس سے محبت نہیں ہے تمہیں کیا پتا۔

محبت اور عشق میں کیا فرق ہے۔

بہت فرق ہے محبت میں انسان پھر بھی جواباً محبت چاہتا ہے صلہ چاہتا ہے وفا کرتا ہے وفا چاہتا ہے لا حاصل کو بھی حاصل کرنا چاہتا ہے بس پا لینے کی ہوس رہتی ہے من کے ساتھ تن کی ہوس رہتی ہے۔ مگر عشق تو فقیری درویشی کام ہے بے پرواہ نہیں کوئی چاہتا ہے یا نہیں کوئی ملے گا یا نہیں من کو پرواہ نہیں وہ کس کو چاہتا ہے کس سے ملتا ہے فکر نہیں فاقہ نہیں۔ بس مست ہیں کہ چراغ دل میں جلے ہیں یقین ہے کہ بجھیں گے نہیں اور بجھ بھی گئے تو روشنی کم نہ ہوگی۔

آج کل کے دور میں محبت ہے نہ عشق صرف ہوس رہ گئی ہے۔

لہٰذا انسان کو چاہئے کہ جتنی جلدی ہو سکے ”میرج لو“ کر لے۔

یہ لَو میرج کورٹ میرج تو سنا تھا یہ ”میرج لو“ کیا ہے۔

لَو میرج اور میرج لَو میں فرق یہ ہے کہ لَو میرج میں Love پہلے کیا جاتا ہے اور شادی بعد میں لیکن میرج لَو (Marriage Love) میں پہلے شادی پھر لَو (Love)۔

ویسے آئیڈیا اچھا ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ آج تم نے ”اسے“ گاڑی میں آگے بٹھا دیا اور خود پیچھے بیٹھ گئیں کیوں۔

میں تو تقریباً روز ہی تمہارے ساتھ سفر کرتی ہوں وہ اتنے عرصے بعد ملی تھی۔ اس لئے۔

لڑکیاں تو اپنی سیٹ نہیں چھوڑتیں۔

کیا فرق پڑتا ہے اس سے۔

تمہیں نہیں پتا تم پیچھے بیٹھ کے میری نظر میں کتنی آگے آ گئی ہو۔

میں کسی کے آگے نہیں آنا چاہتی۔

ایک بات پوچھوں۔

کیا پوچھنا چاہتے ہو۔

وہی جو تم چھپا رہی ہو۔

مجھے پتا ہے تم اندر تک دیکھ لینے کی صلاحیت رکھتے ہو اور میری کوئی بات تم سے چھپی نہیں رہتی۔

میں صرف وہ جاننا چاہتا ہوں جو تم اس وقت سوچ رہی تھیں جب میں اس سے باتوں میں مصروف تھا میری مسلسل نظر تم پر تھی۔

سچ کہہ دوں۔

وہی تو سننا چاہتا ہوں۔

میرے دل و دماغ میں اک جنگ سی چھڑی ہوئی تھی دل عقل کو ڈانٹ رہا تھا کہ اتنا حاتم طائی بننے کی کیا ضرورت تھی کہ ”اسے“ آگے بٹھا دیا۔

کیا مطلب۔

اصل میں میں جتنی بھی براڈ مائنڈڈ بن جاؤں ہوں تو وہی اندر سے اک فضول سی لڑکی۔ مجھے اس پہ بہت غصہ آتا ہے۔

سمجھا نہیں !

تمہاری توجہ میں ذرا سی کمی کیا ہوئی کہ دل لگا اُلٹا سیدھا سوچنے۔ بدتمیز کہیں کا۔ ایک لمحے کو تو میرا دل چاہا کہ گاڑی رکواؤں اور اُتر جاؤں۔

خوبصورت ہو بہت ہی خوبصورت ہو آئی لو یو (I LOVE YOU) ابھی کیا۔ ہم ہمیشہ سے تمہارے ہیں۔

یہ کیا بدتمیزی ہے۔

باتیں ہی تمہاری ایسی ہیں کہ تم پہ بے اختیار پیار آ جاتا ہے۔

کیا مطلب۔

دل بھی چاہا تو یہ کہ گاڑی رکوا کے خود اُتر جاؤں کوئی اور ہوتی تو کہتی کہ گاڑی رکوا کے ”اسے“ اتار دوں۔

لیکن پتا نہیں میں نے یہ کیوں سوچا۔

اب میں بتاؤں گا تو تم مانو گی نہیں۔

بتاؤ تو سہی شاید مان جاؤں۔

محبت مائی ڈیئر محبت۔

نہیں ..... میرا نہیں خیال۔

نہ مانو Symptoms تو اسی بیماری کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔ تمہاری اتنی خوبصورت محبت میرے حصے میں آئی ہے کہ جتنا رشک کروں کم ہے۔

میں سوچ رہی تھی کہ محبتیں بٹتی ہوں گی تو کیسا لگتا ہو گا جب کہ توجہ ہی بٹی تو اندر سے کوئی چیز ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی ایسا کیوں ہوا۔

محبت کہا نا محبت..... !

نہیں میرے خیال میں عادت۔

کیا مطلب۔

مطلب ایک شخص کی محبت کی عادت اس کی توجہ کی عادت ان باتوں میں دراڑیں پڑیں تو بڑی تکلیف ہوتی ہے جیسے اس وقت مجھے ہوئی۔

اپنا ہاتھ دو۔

کیوں ۔

کبھی کبھی سارے جہاں کی باتیں وہ نہیں کہہ پاتیں جو ہاتھوں کے لمس کہہ دیا کرتے ہیں۔

یوں اک اک رگ سے ہوتے ہوئے دل تک احساسات پہنچتے ہیں اور پھر وہاں سے (Purify) ہوکر دوبارہ زندگی بن کر پورے جسم و جاں میں پھیل جاتے ہیں کہ زندگی پیاری لگنے لگتی ہے جینے کو بہانہ مل جاتا ہے۔ دونا اپنے ہاتھ میں چھوکر تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرے کیا احساسات ہیں۔

- وہ تو بغیر چھوئے ہی مجھ تک پہنچ جاتے ہیں۔
- وہ کیسے۔
- تمہیں پتا نہیں شاید آنکھیں یہ کام زیادہ اچھا کرتی ہیں اور تمہاری آنکھیں تو بہت شور کرتی ہیں۔
- کمال نا ہوجائے اگر آنکھیں اور ہاتھ
- گنے کا رس نہ پیا جائے۔
- بدل دیا نا موضوع۔
- یہی موزوں تھا۔
- بہر حال تمہارا کیا خیال ہے کچھ زخم خود بخود نہیں بھر جاتے۔
- نہیں ایسا نہیں ہوتا ہمیشہ بھرنے پڑتے ہیں۔
- وہ کیسے۔
- اب دیکھو نا تھوڑی ہی دیر پہلے جو میں نے اپنی آنکھیں اپنے ہاتھوں کسی کو دی تھیں اپنے حصے کی آنکھیں۔ توجہ اور بقول تمہارے محبت ہلکی سی کسک جو ہوئی تھی ہلکی سی چوٹ جو لگی تھی بڑھ کر گھاؤ بن جاتی اگر تم اس کے بعد اپنی توجہ میری طرف لا کر میری توجہ اس طرف سے نہ ہٹاتے مجھے یہ احساس نہ دلاتے کہ میں تمہاری نظر میں کہاں ہوں تمہارے دل میں کس مقام پر ہوں مجھے حوصلہ ملا کہ چلو نہ چاہنے کے باوجود میں نے کوئی اچھا کام تو کیا ہے۔
- تم چاہنے کے باوجود برا نہیں کر پاتیں یہی تمہاری خوبی ہے۔ میں یونہی تو تمہارا قائل نہیں

دوسرے لفظوں میں تم گھائل بھی کہہ سکتی ہو۔

- بدتمیز۔
- ایک بات تو بتاؤ۔
- پوچھو۔
- شروع کے دنوں میں تم نے اپنے ہر ہر عمل سے اس بات سے مجھے باز رکھا کہ میں تمہیں یہ بتا سکوں کہ میں تمہیں پسند کرتا ہوں جان بوجھ کر۔
- ہاں۔
- کیوں.....
- کبھی کبھی مجھے یہ اپنی خوش فہمی سی لگا کرتی تھی۔
- سوئٹ (Sweet)۔
- تم کیا کہنا چاہ رہے ہو۔
- یہی کہ شروع شروع میں تم نے اپنے ہر ہر عمل سے مجھے یہ کہنے سے باز رکھا کہ میں تمہیں پسند کرتا ہوں لیکن آخر میں نے تمہیں بتا ہی دیا اپنے دل پہ پڑا بوجھ تمہارے سر پہ رکھ ہی دیا ایک دفعہ تو تم لڑکھڑا ہی گئیں تھیں۔ جیسے کسی بندے کے سر پر اچانک اس کی توقع سے زیادہ بوجھ رکھ دیا جائے تو وہ لڑکھڑاتا ہے۔ مجھے بہت اچھا لگا تھا۔ جب تم نے حیران ہوکے مجھے دیکھا تھا اور پھر اس سامان کو جو تھا تو تمہارے سر پہ لیکن میرے ہاتھوں کے سہارے ہی تھا..... آخر تمہیں مجھ پہ رحم آ ہی گیا تم نے میرے ہاتھوں کا آزاد کردیا مگر ساتھ ہی تمہاری نظروں نے کہا کہ خبردار...... اپنے سامان کی حفاظت خود کرنا اور آخر تم نے اس سامان کو اپنے ہاتھوں سے سنبھال لیا۔ مجھے تمہاری اس سامان کو اٹھائے پہلی دفعہ جب تم چلیں وہ چال یاد ہے..... کتنی دیر...... اس بوجھ کو اٹھا کے بھی تم سوچتیں رہیں کہ اٹھائے رکھوں یا پھینک دوں۔ بہر حال تمہارا شکریہ کہ تم نے پھینکا نہیں اور اب اتنے عرصے بعد یہ ہوا کہ تم عادی ہو چکی ہو اور

اب تو کسی پرفیکٹ مُیار کی طرح سر پہ محبتوں کے گھڑے اُٹھائے کچی پکی پگڈنڈیوں پہ چل رہی ہو بس کبھی کبھی مڑ کے دیکھ لیتی ہو اور مجھے پیچھے آتے دیکھ کر ہنس پڑتی ہو۔

پتا نہیں ان گھڑوں کو میں کسی گھر کے صحن میں رکھ کر ان میں سے "بک" بھر کے پانی بھی پی سکوں گی کہ نہیں یا یونہی ان اَن دیکھے گھڑوں کو سر پہ اُٹھائے چلتی رہوں گی۔ ویسے گھڑے میں سے اگر پانی نہ نکالا جائے تو کیا خیال ہے کتنا عرصہ پانی اس میں رہ سکتا ہے۔

پتا نہیں کبھی دھیان نہیں گیا ادھر۔

پتا کرنا۔

گھڑے تو تم نے اُٹھائے ہوئے ہیں یہ تو تمہیں بتا سکو گی۔

پانی تو تمہیں ہونا کب تک رہو گے یہ تو تمہیں نے بتانا ہے۔

یہ تو شاید رکھنے اور سنبھالنے والے پر ہی ہوتا ہے کہ وہ کب تک سنبھالے رکھے۔

میرے خیال میں تو یہ تقدیر پر منحصر ہوتا ہے۔ بعض دفعہ جن چیزوں کو ہم سنبھال سنبھال رکھتے ہیں وہی کھو جاتی ہیں۔ کسی دوسرے کو مل جاتی ہیں اور کبھی کسی دوسرے کو ملے بغیر ہی کھوئے رہتی ہیں۔

کیا بات ہے تمہاری آنکھیں تمہاری ہنسی کا ساتھ نہیں دے پائیں۔

کب تک ساتھ دیں۔

☆☆☆

Chapter # 20

فون کی بیل بج رہی ہے ٹھہرو میں فون سن لوں۔

۔

جب وہ مجھ سے چھپ کر رویا تب یہ بات کھلی ہے
کہنے کو ہم ایک ہیں لیکن دکھ اپنا اپنا ہے

تم کب آئے۔ بیٹھو۔

کس کا فون تھا۔

ٹھہرو میں ابھی آتی ہوں۔

تم کہیں جاؤ گی تو آؤ گی نا۔

پلیز صرف ایک منٹ۔

میں ان سرخ آنکھوں سے پوچھنا چاہتا ہوں یہ چھپانا کیا چاہ رہی ہیں اور وہ بھی مجھ سے۔

دیکھو ایسی کوئی بات نہیں۔

روئی ہو نا۔

ہاں...... لیکن یہ کوئی بات نہیں ہے کہ......

کیوں...... ۔

میرا دوپٹہ چھوڑو۔

میری بات کا جواب دو۔

انسان کبھی اُداس ہو ہی جاتا ہے۔

انسان اداس ہوا کرتے ہیں "پتھر" نہیں۔

تم کہنے میں حق بجانب ہو۔

میں اور کئی باتوں میں بھی حق بجانب ہوں۔

جہاں اختلاف ہو جائے وہاں بات بدل لینا ہی بہتر ہے چلو کوئی ایسی بات ہی نہ کریں۔

ایک بات پوچھوں۔

ہوں...... پوچھو۔

سچ سچ بتانا کیا تمہیں واقعی اس بات کا احساس نہیں جس نے میری دنیا تو بدل ڈالی اور تمہاری دنیا پہ ذرا اثر نہیں ڈالا۔

بات یہ ہے کہ لوگ اپنی ہتھیلیوں پہ اپنی دنیا لے کے پھرتے ہیں اور میری ہتھیلیوں میں اتنے سوراخ ہیں کہ دنیا اس پہ ٹھہرتی ہی نہیں۔

اس کا ایک ہی علاج ہے۔

وہ کیا۔

میں اپنے ہاتھ تمہیں دے دوں۔

سہارے۔

نہیں! استعارے محبت کے خلوص کے۔

تم بہت اچھے ہو۔

ہنستی رہا کرو چاہے مجھے پریشان کر کے ویسے تمہیں بڑی خوشی ہوتی ہے نا مجھے پریشان کر کے۔

تمہیں خوشی نہیں ہوتی کسی کو پریشان کر کے مجھے تو بہت ہوتی ہے۔

جھوٹ کسی بھی روپ میں ہو تم پہ جچتا نہیں ہے۔

Come On کن باتوں میں الجھ گئے ہو گاڑی لائے ہو لانگ ڈرائیو پر چلتے ہیں۔

مجھے مت احساس دلاؤ کہ میں نے کسی پتھر سے سر ٹکرایا دل لگایا ہے۔

کیا ہوا۔

بتاؤ نہ کیا ہوا تھا۔

سچ بتاؤں۔

ہاں۔

مجھے خود پتا نہیں۔

کوئی یاد آیا تھا۔

کوئی نہیں...... کچھ یاد آیا تھا۔

کیا...

کیا بتاؤں۔ مجھے دکھ بتانے کبھی نہیں آئے۔

سکھ بتانے والوں کا یہی المیہ ہوتا ہے۔ جانے کیوں آج پہلی بار تم جتنی دور ہو اس سے کہیں زیادہ دور سے بولتی ہوئی لگی ہو۔

وقت اپنا رنگ دکھا رہا ہے۔ پتا نہیں کیوں مجھے احساس ہو رہا ہے اندر سے کوئی کہہ رہا ہے کہ کوئی لمحے ہی نہیں کوئی رستے کوئی جذبے بدل رہا ہے۔ تھا کوئی میرے ساتھ اب کوئی لمحہ ہے کہ نہیں ہوگا۔

وہ اب نہیں رہا اس کی بھی دسترس میں
دل جانتا تو ہے دل مانتا نہیں ہے

بات نہیں بتاؤ گی کہ کیا بات ہے۔

تمہارے گھر سے فون آیا تھا۔

کیا کہا تھا۔

اطلاع دی کہ تمہاری منگنی کر رہے ہیں اور دھمکی دی ہے کہ تمہارا پیچھا چھوڑ دوں۔ بتاؤ میں تمہارا پیچھا کر رہی ہوں یا تم...... میں چھپتی پھرتی ہوں تم سے لیکن تم جانے کیسے پہنچ جاتے ہو مجھ تک...... خدا کیلئے میرا پیچھا چھوڑ دو۔ مجھے تم سے محبت نہیں ہے تمہارے دل میں اگر کوئی خوش فہمی یا غلط فہمی ہے تو اسے نکال دو۔

Come On کن کی باتوں میں آ گئی ہو میں ان کی طرف سے معافی مانگتا ہوں۔ سنو...... تمہاری آنکھیں بھی خواب مانگتی ہیں۔

میں انہیں خواب نہیں دے سکتی۔

کیوں ۔

تعبیریں مشکل ہیں۔

ناممکن تو نہیں۔

ناممکن تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔

یہ بتاؤ تمہیں کچھ اندازہ ہے۔تم روز کتنے لوگوں سے ملتی ہو۔

کافی پروفیشن ہی ایسا ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔

کسی نے متاثر کیا۔

شروع شروع میں تو اکثر نے......اس کے بعد کسی کسی نے......اور اب تو کافی عرصے سے کسی نے نہیں۔

کیوں ....

پتا نہیں۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ کوئی دل کی دہلیز پہ کھڑا حالات کا منتظر ہو کہ وہ اسے اچھا یا بُرا بنا دیں۔ اس سے پہلے چاہے بہت سے آئے ہوں مگر اس کے بعد کوئی نہ آیا ہو۔

نثر میں بھی اچھی شاعری کر لیتے ہو۔

ہر انسان اتنا شاعر تو ہوتا ہے فرق صرف لکھ لینے کا ہوتا ہے۔جو لکھ لے وہ رائٹر وہ شاعر جو نہ لکھے وہ نہیں۔

میرے خیال میں جو لوگ شاعری پسند کرتے ہیں اصل میں وہ خود بھی شاعر ہوتے ہیں جیسے جو لوگ موسیقی پسند کرتے ہیں وہ کسی حد تک موسیقار یا گلوکار ہو سکتے ہیں۔کافی دنوں کے بعد یوں بیٹھ کے باتیں کر رہے ہیں اچھا لگ رہا ہے۔

یوں غم روزگار میں کھوئے رہے کہ اپنی ہی خبر نہ لی۔
لیکن میں تو ناصر کے اس شعر کی طرح رہا ہوں۔

دل کے جزدان میں اک نام سجا ہے ناصر
ہم کہیں بھی ہوں مگر اس کی خبر رکھتے ہیں

پھر کیا خبریں ہیں اس کی۔

یوں ہے کہ نہ اٹھتا ہے نہ اٹھنے دیتا ہے۔نہ جاتا ہے نہ جانے دیتا ہے۔عجیب کیفیت میں رکھا ہوا ہے غیر بننے دیتا ہے نہ اپنا بناتا ہے۔کبھی کبھی تو یوں لگتا ہے کہ۔

وہ دوست ہے تو بس اتنا کہ اجنبی کم ہے

ضروری تو نہیں انسان جو سوچے جس کی تمنا کرے وہ اسے مل بھی جائے۔

تقدیریں لکھنے والے کہاں گئے۔وہ خورشید چہرے الاؤ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔

کمیاب تھے نایاب ہو گئے۔اب تو بس سب کچھ بیٹھے بٹھائے مل جائے تو مل جائے۔تگ و دو کرنے کچھ پا لینے کا جذبہ رکھنے والے لوگ ہی نہیں رہے مجھے وحشت ہوتی ہے۔

کیا مسئلہ ہے تمہارا کبھی کبھی بہت سمجھدار اور کبھی کبھی بہت ناسمجھ پگلی دیوانی سی لگتی ہو۔کبھی انتہائی بے حس و بے لحاظ لگتی ہو اور کبھی کانچ کی چوڑی سے بھی نازک اور کبھی پتھر۔

اصل میں I'm Hoosh, Have a Heart۔

میں ایک وحشی ہوں جو دل رکھتا ہے اور ویسے بھی۔

ہم وہ وحشی ہیں کہ جو شہر میں آجاتے ہیں
جینا آتا نہیں اور دہر میں آجاتے ہیں
دولت مہر لٹا دیتے ہیں بے مہروں پر
بات ہوتی نہیں اور لہر میں آجاتے ہیں

میں تمہیں بس ہنسنے ہنسانے والی چابی کی ایک گڑیا سمجھتا رہا۔جس میں چابی بھری اور تم اتنی اداس اتنی تنہا ہوتے آنسو اتنی وحشتیں ہیں۔مجھے اندازہ نہ تھا۔

۔

ہم نے جس طرح سبو توڑا ہے ہم جانتے ہیں

دل کا وہ خوں کہ مئے ناب کا قطرہ قطرہ
جوئے الماس تھا دریائے شب نسیاں تھا
ایک اک حرف عکسِ حرمِ ایماں تھا
ایک ہی راہ پہنچتی تھی تجلی کے حضور
ہم نے اس راہ سے منہ جوڑا ہے ہم جانتے ہیں

بہت خوب آگے کہو۔

ـ

ماہ پاروں کے طلسمات میں یہ تیرا فسوں
شیوہ و شعبدہ و رسم و روایات میں تُو
حرف و تقدیر میں تو رمز و کنایات میں تُو
خواب کی بزم تری دیدۂ بے خواب میں تُو
دل کی دھڑکن کا ترے قرب کے لمحوں پہ مدار
ہم نے جس طرح تجھے چھوڑا ہے ہم جانتے ہیں

کیا آج کڑی دھوپ میں ہی جلاؤ گی۔

میری سوچ کے سر پہ چادر نہیں ہے دوست۔ میری سوچ کے پاؤں جل اُٹھے ہیں۔

پھر سے سایہ بن جاؤ۔ کِن مِن کِن مِن برس جاؤ۔

آج میری بے بسی کو کاندھا چاہئے جس پہ وہ سر رکھ کے رو سکے۔

تم اور بے بس Come On۔

تمہیں نہیں پتا کبھی کبھی میں خدا سے لڑ پڑتی ہوں۔

بُری بات۔

یہ جتنی بُری بات ہے اتنی اچھی بھی۔

وہ کیسے۔

کیونکہ میرا اس پر ایمان ہے مجھے اس پہ مان ہے اس لئے ہی تو میں اس سے لڑتی جھگڑتی اس سے شکوے گلے کرتی رہتی ہوں اور کہتی رہتی ہوں کہ:

ہائے او میرے مالکا
تینوں رحم نہیں آوندا......
میرے تے
کی تینوں وی دسنا پوے گا......
منوں مان اے کناں......
تیرے تے

اپنا اپنا انداز ہے محبت کرنے کا۔

I'm still honest اس نے مجھے بہت کچھ دیا ہے میری اوقات سے زیادہ مگر جو اس نے مجھ سے لیا ہے وہ ان سب سے کہیں زیادہ ہے۔ لیکن پھر شکر بھی ادا کرتی ہوں سکھ کی ساری دعاؤں کے پوری نہ ہونے کا کہ اگر سکھ کی ساری دعائیں پوری ہو جائیں تو ہم نہ اپنے آپ کو دیکھ سکیں نہ اس کو محسوس کر سکیں اور نہ خود کو چھو سکیں۔

سنو

ہوں۔

ـ

آخری حیلہ تو کر دیکھیں
جو کاغذ اپنے حصے کا ہے
وہ کاغذ تو بھر دیکھیں

کوئی کاغذ اس کی مرضی کے خلاف نہیں بھرا جا سکتا۔ کیا سوچ رہے ہو۔

میں... سنو میں تمہارے پاس رہا تو تمہارے لئے تم سے دور بھی ہوا تو تمہارے لئے میں زمانے بھر کی خوشیاں سمیٹ کر تمہارے قدموں میں ڈھیر کر دینا چاہتا تھا اور چاہتا ہوں۔

مجھے تھوڑی سی مہلت دے دو۔ وہ سب سچ کرنے کی جو جو میں نے تمہارے لئے سوچ رکھا ہے میں اتنی تیز دوڑ رہا ہوں تو صرف تمہارے لئے۔ ورنہ یقین جانو نہ مجھے کہیں جانے کی تمنا ہے نہ خواہش نہ جلدی تمہیں دیکھا تو تم سے ملنے تمنا کی تم سے ملا تو تم سے ملتے ہی رہنے کی خواہش ہوئی۔ تم سے ملنے لگا تو تمہیں پانے کی ہوک اٹھی کہیں سے آواز آئی اسے دل میں کہیں رکھ لو اسے دنیا کی گرد آنکھوں سے چھپا لو۔ اس کے رہنے کو کہیں الگ اک بستی بسا دو اور میں اٹھ کھڑا ہوا آج تک بیٹھا نہیں۔ میں نے آج تک جو پایا ہے تمہاری وجہ سے پایا ہے۔ تمہاری قسمت سے تمہارے نام سے پلیز تم میری قسمت تو ہو تم میرا نصیب بھی بن جاؤ تم کیوں۔ سانسیں روکے بیٹھی ہو۔

تم باتیں بہت کرتے ہو۔

اور عمل بہت کم یہی کہنا چاہتی ہو نا

میں جانتی ہوں ایسا نہیں ہے۔

آج میں سچ بولوں تو تم برا تو نہیں مناؤ گی۔

کہہ ڈالو آج جو دل میں جو دماغ میں ہے۔

میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ مجھے تم سے محبت ہے یا ضد

کیا مطلب ان سب باتوں کے باوجود ابھی تم طے نہیں کر پائے کیا۔

اصل میں تم اتنی اچھی سادہ پرخلوص پرنیت لڑکی ہو کہ تم سے جھوٹ بولنے کو دل نہیں چاہتا۔

شکریہ لیکن محبت تو سمجھ آتی ہے "ضد" نہیں اور محبت بھی کیا بس تمہاری نظر میں اپنے لئے تحفظ۔ احترام دیکھا تو تمہارے ساتھ چلنے لگی اور تم نے بھی پورا پورا ساتھ دیا۔ سو ہم یہاں تک آ گئے ورنہ تم جانتے ہو میں روز کتنے لوگوں سے ملتی ہوں۔ شروع سے کو۔ ایجوکیشن میں پڑھا۔ لہٰذا ہوش سنبھالتے ہی لڑکوں سے واسطہ پڑا۔ تب سے آج تک میری کسی لڑکے سے بگڑی نہیں لیکن کبھی اتنی بنی بھی نہیں وہ میرا اپنا نہیں احترام کرتے تھے کہ نہیں میں بہر حال ان کی عزت کرتی رہی اور You Know یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آپ کسی کی عزت کرتے

ہوں اور وہ آپ کی نہ کرے۔ دعا سلام کا سلسلہ سب سے رہا لیکن تمہیں ہمیشہ ساتھ رکھا۔ تمہارے دکھ سکھ میں شریک رہی اپنے دکھ سکھ میں تمہیں شریک رکھا۔ تو اس کی وجہ یہی تھی کہ تم دوسرے لوگوں سے مختلف تھے۔ تمہیں پتا ہے نہ لڑکیاں بہت تیز ہوتی ہیں اپنی اطراف اُٹھنے والی ہر نظر کو پہچانتی ہیں۔

اچھی طرح اندازہ ہے۔

میں روز کتنے لوگوں سے ملتی ہوں اک عرصے سے ملتی چلی آ رہی ہوں۔ نہ کسی سے بات کی نہ کسی کو بات کرنے دی نہ کسی کے ساتھ چلی اور نہ کسی کو ساتھ چلنے دیا۔ شروع سے میری عادت رہی ہے۔

بس یہی سے میری ضد شروع ہوئی تھی۔ تم سے بات کرنے کی تمہاری ساتھ چلنے کی اور تم کو چھو کر دیکھنے کی تم کیا ہو موم پتھر برف بادل پھول یا کانٹا لیکن جب تم سے بات کی تم سے ملا تو پتا چلا کہ تم تو خوشبو ہو تم تو روح ہو۔ جسے دیکھا نہیں جا سکتا۔ جسے چھوا نہیں جا سکتا جسے صرف محسوس کیا جا سکتا ہے۔ پھول سمجھ کے توڑنا چاہا تو خیال آیا مرجھا جاؤ گی۔ تتلیاں سی اُڑتی رہیں۔ میرے خیال کے اس پھول سے کبھی اس پھول پے۔ تمہیں ایسے سنبھال سنبھال رکھا جیسے کوئی اپنی چیز سنبھال کے احتیاط سے رکھتا ہے۔ تمہیں کوئی خراش نہ آئے اپنے ہاتھوں کو لوہے کی طرح مضبوط بنا لیا اور خود کو تمہارے گرد لپیٹ لیا تمہاری ایسے ہی حفاظت کی ہے جیسے کوئی اپنی کرتا ہے۔

تمہیں چھونے سے ڈرتا رہا کہ کہیں تمہارے رنگ میری انگلیوں کو زخمی نہ کر دیں حالانکہ میرے اندر کا کمینہ انسان کہتا "تم بزدل ہو" اک لڑکی کو چھوتے ڈرتے ہو مجھے یاد دلاتا کہ تم تو کہتے تھے میں اس سے بات کروں گا اس کے ساتھ چلوں گا۔ میں تمہیں توڑنے آیا تھا خود ٹوٹ گیا میں تمہیں ہرانا چاہتا تھا خود ہار گیا اور وہ بھی یوں کہ:

میں اپنی جیت سمجھتا تھا مات ہونے تک

تم ہارے نہیں تم جیت گئے ہو مجھے اندازہ تھا کہ کوئی مرد اتنا مستقل مزاج نہیں ہوتا آج کے

دور میں کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے۔ ''محبت یا ضد'' مجھے یہ بھی پتا تھا کہ اگر صرف محبت ہو تو اتنا عرصہ ان حالات میں Servive نہیں کر سکتی۔

لیکن یہ بھی پتا تھا ''ضد'' جب ''محبت'' میں بدل جائے تو یا خود خدا ہو جاتی ہے یا اگلے کو خدا بنا دیتی ہے۔ مجھے پتا تھا کہ میری پل بھر کی ناراضگی تمہیں راتوں کو سونے نہیں دیتی میں ہمیشہ کیلئے سامنے سے ہٹ جاؤں تم سے برداشت نہیں ہوگا۔

تمہیں افسوس تو ہوا ہوگا۔

تمہارے ساتھ تم سے وابستہ اتنی خوشیاں اور مان ہیں کہ یہ ذرا سا افسوس ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

شکریہ تم جانتے ہو مجھے میرے ساتھ چلتی رہیں میں حیران ہوں۔

کچھ تم پہ مان تھا کچھ خود پہ ویسے بھی ہر انسان کے اندر جہاں اک کمینہ انسان ہوتا ہے کمزور انسان ہوتا ہے، وہاں اک مضبوط اور معصوم انسان بھی ہوتا ہے۔ میں نے محسوس کر لیا تھا کہ میرے ماتھے پہ پڑی ہلکی سی لکیر بھی تمہیں پریشان کر دیتی ہے بے چین کر دیتی ہے تمہارے لئے سوہان روح ہو جاتی ہے۔ تم مجھے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ خود زخمی ہو سکتے ہو مجھے زخمی نہیں کر سکتے اور جناب اس میں آپ کا کوئی کمال نہیں۔ میں نے دوستی کے لئے صحیح شخص کا انتخاب کیا۔ میں خوش ہوں کہ میرا اندازہ ... بلکہ تم میرے اندازوں سے زیادہ قد آور نکلے۔ آئی ایم پراؤڈ آف یو (I'm Proud of You)۔

تمہیں پتا ہے مرد کبھی آزمانے سے باز نہیں آتا۔ چاہے وہ اس میں خود ٹوٹ جائے میں نے تمہیں بہت آزمایا۔ اور تم نے مجھے آزمائش میں ڈال دیا۔ میں نے بہت لڑکیاں دیکھی ہیں لیکن تم جیسی نہیں ہوتی ہوں گی لیکن میری زندگی میں ایک تم ہی ہو مجھے فخر ہے تم پر۔ تمہیں آنکھوں سے لگا کر کسی اوطاق میں سجا کے رکھ دینے کو دل کرتا ہے کسی مقدس کتاب کی طرح۔

جانتے ہو تمہارے اس اک اقرار نے مجھے کتنا بڑا کر دیا ہے۔

چھوٹا تو تم نے کبھی خود کو ہونے ہی نہیں دیا۔ عمر میں قد میں تم سے اتنا بڑا ہونے کے باوجود

میں خود کو بہت چھوٹا محسوس کرتا ہوں۔

اتنا ہی کافی ہے آج جو چھاؤں ملی ہے میری تمام عمر کی دھوپ ٹھنڈی ہو گئی ہے۔

سنو ....!

ہوں...

ہم نے زندگی کے بہت سارے موسم اکٹھے گزارے ہیں۔ دعا ہے کہ باقی سارے موسم بھی اکٹھے ہی گزاریں لیکن...... اگر بالفرض مزید نہ گزار پائے تو...... کسی دوسرے کے موسموں میں رہنا پڑا تو.........

مجھے خوشی ہے کہ ہم نے جتنے بھی موسم گزارے ہیں ان میں کوئی موسم پچھتاوے کا موسم نہیں ہے۔ ہم جب بھی ملیں گے ہمارے ساتھ ہمارے درمیان ایک مقدس تقدس بھرا موسم رہے گا۔ عمر بھر کی کمائی ہے یہ موسم اتنا عرصہ ملنے کے باوجود بھی ایسا لگتا ہے کہ ہم آج ہی ملے ہیں بلکہ ابھی ابھی...... تمہیں بھی ایسا ہی لگتا ہے کیا۔

ہاں ... ایسا ہی ہے۔

کیوں... بھلا کیوں یہ دنیا تو اتنی پُر خار ہے کہ دو کے بعد تیسری دفعہ ملنا افورڈ نہیں ہو سکتا۔

شاید اس لئے کہ.........

ابھی تک دل ہمارے
خندۂ طفلاں کی صورت
بے کدورت ہیں
ابھی ہم خوبصورت ہیں
ابھی ہم دستخط کرتے ہیں
اپنے قتل ناموں پر
ابھی ہم آسمانوں کی امانت
زمینوں کی ضرورت ہیں

ابھی ہم خوبصورت ہیں

خوبصورت ہونا بھی تو اک مصیبت ہے۔

سنو دل چاہ رہا ہے کہ کچھ دیر خاموش ہو کے اک دوسرے کو محسوس کریں۔ انداز تو کریں کہ ہم کتنے خوبصورت ہیں۔

جب تک میں تمہارا ہوں خوبصورت ہوں جب تک تم میری ہو خوبصورت ہو۔

لیکن میرا خیال ہے کہ ہم اک دوسرے کے نہ بھی ہوں تو ہم خوبصورت ہیں۔ اور یہی ہماری خوبصورتی ہے کیونکہ خوبصورتی تو خوبصورتی ہوتی ہے۔ ہمارے پاس ہو یا کسی کے پاس ہو۔

اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ

ابھی ہم تمہارے ہیں
اور بہت ہی پیارے ہیں

بدتمیز۔

شکریہ۔

کیا ہوا ایک دم سے چپ ہو گئے ہو۔

میں جب تمہیں یہ کہتا ہوں کہ ابھی ہم تمہارے ہیں تو کیسا لگتا ہے تمہیں۔

کیا مطلب۔

پلیز سیریس ہو کر بتاؤ۔

مسئلہ کیا ہے۔

تمہیں پتا ہے میں یہ جملہ تمہیں کب سے کہہ رہا ہوں۔

کئی سال ہو گئے۔

اس کی Origin کا پتا ہے۔

نہیں

آج کون سا مہینہ اور کیا تاریخ ہے۔

آج 14 فروری ہے۔

آج کے دن کی اہمیت کا پتا نہیں تمہیں۔

تمہارا برتھ ڈے ہے کیا۔

نہیں سنو! کبھی تم بھی اقرار کرو یہ کہو کہ میں تمہاری ہوں۔ مجھے تم سے پیار ہے۔ میں تمہارا انتظار کروں گی وغیرہ وغیرہ۔

شکل دیکھی ہے اپنی

کیا خرابی ہے اس میں۔

کیا خرابی نہیں ہے اس میں۔

پلیز میں سیریس ہوں۔

میرا ہاتھ چھوڑو۔ بدتمیز۔

سوری میں جذباتی ہو گیا تھا۔

چپ کیوں ہو گئے۔

اک دکھ ہے میری محبت کا میں جسے چاہتا ہوں اس نے آج تک مجھے نہیں کہا کہ میں تمہاری ہوں۔

میرا خیال ہے..... اس کی ضرورت نہیں ہے۔

محترمہ ہے! چپ چاپ محبت کرتے رہنے کے زمانے گئے۔ آج کل تو چیخ چیخ کر اگلے کو بتانا پڑتا ہے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ دوری محبت کو بڑھاتی ہے یہ فارمولہ بھی پرانا ہو گیا ہے۔ Reminders کا زمانہ ہے۔ جتنا یاد دلاؤ گے یاد رہے گا۔ جتنا گڑ ڈالو گے اتنا ہی میٹھا ہو گا۔

زیادہ میٹھا ڈالنے سے کڑوا بھی تو ہو جاتا ہے۔

صحیح لیکن..... اچھا ایک بات بتاؤ۔ میں تم سے جب کہتا ہوں کہ ابھی ہم تمہارے ہیں تو

تمہیں اچھا لگتا ہے کہ نہیں۔ کوئی احساس طمانیت بن کر اندر ہی اندر اُترتا ہے کہ نہیں۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن ...

لیکن ... دیکھو ... یہ سارے کارڈز (Cards) دیکھو ان پر لکھے ہوئے سال بھی دیکھو۔ آج ہی یہ کارڈ ملا ہے پڑھو اس میں کیا لکھا ہے۔

"ابھی ہم تمہارے ہیں۔"

جانے کون ہے میں نہیں جانتا۔ ایک عرصے سے ہر 14 فروری کو اس کا یہ کارڈ ملتا ہے جس پر لکھا ہوتا ہے۔ عجیب بزدل لڑکی ہے۔ سامنے نہیں آتی۔ میں اسے کھوج نکالتا اگر میری آنکھوں پہ تمہاری محبت کی پٹی نہ بندھی ہوتی۔

اُتار دو پٹی اور ڈھونڈ لو اسے۔

لیکن کیا کروں گا اسے ڈھونڈ کر اس اقرار سے مجھے کیا لینا۔ لیکن میں اس کی قدر ضرور کرتا ہوں جس کی محبت کو اس سے کوئی مطلب نہیں کہ میں اس کا ہوں بھی کہ نہیں۔ مجھے یہ جملہ ان کارڈز سے ملتا ہے اور میں پوری سچائیوں محبتوں اور خلوص سے تمہاری طرف ٹرانسفر کر دیتا ہوں۔

یہ 14 فروری کو ہی تمہیں ملتا ہے۔ لیکن بڑی فضول لڑکی ہے جو تم پہ یہ کارڈز کے پیسے ضائع کرتی ہے۔ سیدھے سادھے سامنے آ کر کیوں نہیں کہتی۔

یہی تو میں کہتا ہوں۔

خیر ......!

جیلسی فیل ہو رہی ہے کیا۔

جی نہیں ......!

اچھا یہ بتاؤ کل جی پی او گئی تھیں۔

ہاں وہ ...... نہیں میں انارکلی گئی تھی تم نے دیکھا تھا۔

ہاں ...... جی پی او سے نکلتے ہوئے۔

بلایا کیوں نہیں۔

کچھ دوست تھے ساتھ اس لئے نہیں بلایا۔

میں چلتی ہوں۔

ایک منٹ ٹھہرو ...... اس کارڈ پہ Stemp دیکھو۔ جی پی او کی لگی ہے کہ نہیں۔

"وہ تو ہر ایک پہ ......"

میری طرف دیکھو

بدتمیزی نہ کرو۔ میں چلتی ہوں۔

یاہو ... پکڑی گئی نا آج ... یہ تم ہو نا بتاؤ ... تمہیں میری قسم تمہیں اپنی عزیز ترین ہستی کی قسم ... جھوٹ نہ بولنا ... بتاؤ نا۔ یہ اتنے سالوں سے مجھے باقاعدہ کارڈ ڈالتی ہو نا پلیز دیکھو ... میرے دل کی دھڑکنیں میرے قابو میں نہیں۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے تمہارے جھوٹ سے۔

تم زبردستی سچ بلوا رہے ہو ...... ۔

یاہو ...... اک بار میرے سامنے بھی تو کہو کہ "ابھی تم میری ہو"

ایک منٹ تم وہاں اپنی کرسی پر بیٹھو میں وہاں دروازے پر جا کے کہوں گی۔

کیوں ہمت نہیں ہے کہ "میرے سامنے کہہ سکو"

ہوتی تو کیا ہر سال ان کارڈز پر پیسے ضائع کرتی۔

آج کتنا خوشی کا دن ہے۔ میرے خدا میں کیا کروں۔ میرا دل چاہ رہا ہے کہ ساری کائنات کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر بتاؤں کہ ...... آج صدیوں کے پیاسے کو پانی ملا ہے اور عبادتوں کا ثمر ملا ہے۔ آج ہی تو کوئی دیا جلا ہے۔ جس سے میرے سارے اندھیرے جگمگا گئے ہیں۔ خیر خیر ...... پلیز! ایک بار کہہ دو۔ لو میں یہاں بیٹھ رہا ہوں۔ تم دروازے سے اندر ہی رہنا۔

"پہلے آنکھیں بند کرو۔"

میرے خدا! میرے ہاتھ کہاں ہیں میں اپنی آنکھوں پہ رکھ لوں۔ ٹھیک ہے میں تیار ہوں

سننے کو۔

تو سنو..... کبھی ہم تمہارے تھے۔خدا حافظ!

بدتمیز..... بھاگ گئی۔آج ہی تو مجھے سند ملی ہے کہ تم میری ہو۔ورنہ تو بس میں اندھیروں میں اک خوف لے کے طوفانوں میں موجوں سے مقابلہ کر رہا تھا۔اک یقینی بے یقینی تھی۔

آج تو ایک لمحے میں صدیوں کی مسافتیں منزل ہوئی ہیں اور مجھ اُلو کو بھی پتا نہیں تھا کہ یہ اتنے سالوں سے مجھے بیوقوف بنا رہی ہے۔

تمہاری معصومیت تمہاری حیا پہ پیار آ رہا ہے۔تم واقعی محبت کے قابل ہو۔جب تک یہ دنیا ہے ہم تمہارے ہیں ابھی کیا ہم ہمیشہ تمہارے ہیں۔

سورج چاند اور تارے
پنچھی جھیل کنارے
کہتے ہیں کیا سنئے ذرا
ابھی ہم تمہارے ہیں.....!

ختم شد